

صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحد صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیئرمین پشاور میں بروز بدھ مورخہ 7 اکتوبر 2009ء بمطابق 17 شوال 1430ھ
صبح دس بجکر پچپن منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔

يَتَأْتِيهَا إِلَّا نَسْنُ مَا عَزَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ ۝ أَلَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّكَ فَعَدَلَكَ ۝ فِي أَيِّ صُورَةٍ مَا
شَاءَ رَكَّبَكَ ۝ كَلَّا بَلْ تُكذِّبُونَ بِاللَّيْنِ ۝ وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ ۝ كِرَامًا كَاتِبِينَ ۝ يَعْلَمُونَ
مَا تَفْعَلُونَ ۝ إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ۝ وَإِنَّ الْفَجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ ۝ يَصَلُّونَهَا يَوْمَ الَّذِينَ ۝ وَمَا هُمْ
عَنْهَا بِغَائِبِينَ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمَ الَّذِينَ ۝ ثُمَّ مَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمَ الَّذِينَ ۝ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ
لِنَفْسٍ نَشيئًا ۝ وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِلَّهِ ۝ صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمِ۔

(ترجمہ): اے انسان تجھ کو اپنے پروردگار کرم گستر کے باب میں کس چیز نے دھوکا دیا۔ (وہی تو ہے)
جس نے تجھے بنایا اور (تیرے اعضا کو) ٹھیک کیا اور (تیرے قامت کو) معتدل رکھا۔ اور جس صورت
میں چاہا تجھے جوڑ دیا۔ مگر ہیبت تم لوگ جزا کو جھٹلاتے ہو۔ حالانکہ تم پر نگہبان مقرر ہیں۔ عالی قدر
(تمہاری باتوں کے) لکھنے والے۔ جو تم کرتے ہو وہ اسے جانتے ہیں۔ بے شک نیکو کار نعمتوں (کی بہشت)
میں ہوں گے۔ اور بدکردار دوزخ میں۔ (یعنی) جزا کے دن اس میں داخل ہوں گے۔ اور اس سے
چھپ نہیں سکیں گے۔ اور تمہیں کیا معلوم کہ جزا کا دن کیسا ہے؟ پھر تمہیں کیا معلوم کہ جزا کا دن کیسا ہے؟
جس روز کوئی کسی کا بھلا نہ کر سکے گا اور حکم اس روز خدا ہی کا ہوگا۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر۔ یوہ اہمہ خبرہ کول غوارم۔

جناب سپیکر: خہ شوی دی منور خانہ، خہ داسے؟

غیر رسمی کارروائی

پختونوں کے بارے میں وزیراعظم برطانیہ کا مذموم بیان

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر، دے مخکبے ورخو کبے د برتیش پرائم منسٹر صاحب پہ یوانٹرویو کبے دا خبرہ کرے وہ چہ تقریباً 90% پبنتانہ دہشت گرد دی، نو پہ دے سلسلہ کبے زما دے ایوان تہ دا خواست دے چہ برتیش گورنمنٹ والا راغلی دی چہ کم از کم پہ دے سلسلہ کبے د دوئی نہ وضاحت اوشی چہ پبنتانہ خنگہ دہشت گرد دی؟ نو سر، پہ دے باندے کم از کم یو قرارداد راوستل پکار دی چہ د دے پبنتوئے دا کوم تذلیل کرے دے، پہ دے سلسلہ کبے سر، زما ایوان تہ ہم دا ریکویسٹ دے چہ کم از کم پہ دے باندے یو قرارداد پیش کرے شی۔

جناب سپیکر: کہ خیر وی، د دے نہ وروستو، چہ دا ضروری خیزونہ ختم شی کنہ۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جی، سر؟

جناب سپیکر: بیا وروستو ستاسو خیل تائم بہ وی چہ تاسو غوارئ۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی، اکرم خان درانی صاحب خہ وائی؟

قائد حزب اختلاف: محترم سپیکر صاحب، ڊیرہ مننہ۔ خنگہ چہ دا پوائنٹ منور خان Raise کرو جی، دغہ شان ما ہم وئیل چہ پہ دے خیبر تی وی باندے یوانٹرویو چلیدلے دہ او پہ ہغے برطانوی وزیراعظم گورڈن براؤن وئیلی دی چہ زمونہ چہ خومرہ دلته پبنتانہ دی، دا دہشت گرد دی، نو چونکہ دا اسمبلی نمائندگی کوی د تولو پبنتو او د دے صوبے نو کہ چرتہ کبے 90% دہشت گرد وی نو مونہ بہ خان شمار کرو چہ دا ناست مونہ پہ کوم فیصد کبے راخو؟ مونہ بہ دا اوگورو چہ آیا دا ناستہ کمیونٹی چہ دہ، دا خو Cream دے او د دے مقصد دا

دے چہ زمونہ د نمائندگانو سرہ سرہ دا عوام ہم دہشتگرد دی او د دے صوبے چہ منتخب خلق دی، ہغہ ہم دہشتگرد دی، نو دا وینا خوداسے دہ چہ لکہ دیو ڈیرے غیرت مندے او د داسے صوبے پہ خاورہ چہ دلته دایمان، غیرت، اسلام او د ہر خہ نبینہ چہ دہ، پہ دے صوبہ باندے دہ نو دے تہ پہ دے انداز باندے وینا کول، د دے صوبے د عوامو توهین دے او زہ بہ خواست کوم چہ دا د تہ لو نہ Priority No. 1 دہ۔ کہ دا مونہ پہ دومرہ لاندے نظر باندے واخلو چہ مونہ بہ نورہ کارروائی او کرو او بیا بہ پہ ہغے باندے راخو، خکہ چہ خوک ستا غیرت پہ نبینہ کری، ستا دین پہ نبینہ کری، ستا مذهب پہ نبینہ کری او پہ ہغے باندے مونہ غیرت نہ کوؤ نو بیا نور ترقیاتی کارونہ بہ مونہ خہ کولے شو؟ نو زما بہ دا گزارش وی چہ دلته خویو عجیبہ غوندے خبر راخی، نن پہ اخبار کبے دی چہ پی۔ سی ہوٹل چہ دے، ہغہ ہم پہ چار کروڑ ڈالر باندے اغستے شوے دے۔ دلته زمونہ د کور کمانڈر کور دے، دلته زمونہ سپریم کورٹ دے، دلته اسمبلی دہ نو کہ چرتہ دا پاکستان دومرہ غریب وی چہ د ہشوانی نہ دا ہوٹل دوئی خپلہ نہ شی اغستے نو مونہ بہ د دے صوبے خلق چندہ ورتہ جمع کرو او دا ہوٹل بہ واخلو خوپکار نہ دہ چہ پہ دومرہ حساس خائے کبے دومرہ عجیبہ عجیبہ خبرے راخی۔ ولے چہ مخکبے ہم داشبہات وو چہ دلته کبے کومہ دہما کہ شوے وہ نو پہ دیکبے بلیک واٹرو او پہ دومرہ حساس خائے کبے چہ مونہ تہ دا خلق راشی نو دا خوداسے دہ چہ لکہ پہ کور کبے دننہ کبینی۔ نو زہ بہ گورنمنٹ تہ دا گزارش او کرم چہ کومہ خبرہ منور خان پور تہ کرلہ، دا زمونہ د تہ لو آواز دے۔ رولز بہ Relax کرو چہ یو مذمتی قرارداد راورو او کم از کم کہ مونہ داسے اونکرل نومونہ بہ د دے صوبے د پشنتنو ہغہ حق ادا نہ کرو چہ کوم حق ادا کول پہ مونہ باندے دی۔ ڈیرہ ڈیرہ منہ۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: جناب سپیکر صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جناب بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر: جناب سپیکر صاحب، زہ شکر گزار یمہ د شیرپاؤ خان او د درانی صاحب ہم۔ سپیکر صاحب، چہ کومے پورے د ہغے بیان تعلق دے، د ہغے

مونبرہ بالکل مذمت ہم کوؤ او مونبرہ پہ دے فخر کوؤ چہ مونبرہ ٲول پبنتانہ یو، عدم تشدد والا خلق یو او د خدائے فضل سرہ عدم تشدد زمونبرہ بنیادی پرنسپلز دی او پہ دے صوبہ کبنے د ٲولونہ زیات ووت د خدائے پہ فضل سرہ اے این پی تہ ملاؤ شوے دے پہ وجہ د دے چہ مونبرہ د عدم تشدد خبرہ کوؤ۔ پبنتانہ چہ دی، ہغوی ٲول، مونبرہ د جنگ د جدل اختلاف کوؤ۔ زمونبرہ دا ایمان دے چہ دا ٲوپک نفرت پیدا کوی، تشدد نفرت پیدا کوی، عدم تشدد مینہ او محبت پیدا کوی خو چہ دا کومہ خبرہ ئے کرے دہ، دا بالکل مونبرہ Condemn کوؤ او د خدائے فضل سرہ د ہغہ دہشت گردو خلاف خو پبنتانہ جنگیری، بل خو شوک نہ جنگیری۔ نو دائے خنگہ وئیلی دی چہ دا 90% پبنتانہ چہ دی، ہغہ دہشت گرد دی؟ دا خو 5% کسان بہ وی، 5% تاسو 90% خومہ حسابوئ۔ مونبرہ د دوئ سرہ Agree کوؤ او مونبرہ وایو چہ بالکل د دے خلاف قرارداد راولو۔ یو خائے بہ کبنینو، قرارداد بہ ہم اولیکو او چہ دوئ خنگہ وائی، ہغہ شان بہ کوؤ۔ مونبرہ د ہغے بیان مذمت کوؤ۔

جناب سپیکر: تاسو دا ٲرافت کرئ۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: ریزولیشن پہ شریکہ باندے ٲرافت کرئ۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: سکندر خان، نو بیا وروستو بہ ئے راوړئ جی۔ تر ہغے بہ دا 'کوئسچنز آور' شروع کرو۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

Mr. Speaker: Ji, Question No. 312, Janab Gulistan Khan, MPA. He is not present. Mr. Adnan Khan Wazir, MPA,. Ji Question No. 342. Adnan Khan, MPA, please.

* 342 - جناب عدنان خان وزیر: کیا وزیر بلدیات و دیہی ترقی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ دور حکومت میں ضلع بنوں میں ٹاؤن ون اور ٹاؤن ٹو میں ٲریشر ٲمپس منظور ہوئے تھے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ دونوں ٹاؤنز میں کل کتنے پریشر پمپس لگائے گئے ہیں اور کہاں کہاں لگائے گئے ہیں، ان میں کونسی کوالٹی اور گیج کے پائپ استعمال ہوئے ہیں، نیز کونسی سب مرسیبل مشینیں لگائی گئی ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب بشیر احمد بلور [سینیئر وزیر (بلديات)]: (الف) یہ درست ہے کہ گزشتہ دور حکومت میں ٹاؤن ون اور ٹاؤن ٹو میں پریشر پمپس لگائے گئے تھے۔ یہ پمپس بنیادی طور پر مقامی حکومتوں اور پراجیکٹس کے وسائل سے فراہم کئے گئے تھے۔

(ب) ٹاؤن ون بنوں میں اڑتالیس عدد پریشر پمپس جن کی تخمینہ لاگت 2617000 روپے بنتی ہے، ضلعی اے ڈی پی سے برائے سال 2006-07 و 2007-08 لگائے گئے۔ اسی طرح رورل واٹر سپلائی سینیٹیشن (RWSS P) کے فنڈز سے ٹاؤن ون بنوں میں سال 2005-06 میں اکتیس پمپس جن کی لاگت 1166000 روپے بنتی ہے، لگائے گئے۔ اسی طرح مذکورہ پراجیکٹ کے فنڈز سے برائے سال 2006-07 اکتالیس ہینڈ پمپس، جن کا تخمینہ 1595200 روپے بنتا ہے، ٹاؤن ون بنوں میں لگائے گئے۔

ٹاؤن ٹو بنوں میں ایک سو چار عدد پریشر پمپس جن کی تخمینہ لاگت 3720683 روپے بنتی ہے، ضلعی اے ڈی پی سے برائے سال 2005-06 و 2006-07 لگائے گئے۔ اسی طرح رورل واٹر سپلائی سینیٹیشن پراجیکٹ (RWSSP) کے فنڈز سے برائے سال 2005-06 و 2006-07 میں دو سو آٹھ عدد پریشر پمپس جن کی لاگت 7812262 روپے بنتی ہے، لگائے گئے۔ ان پمپس کی تنصیب کے مقامات اور ان میں استعمال ہونے والے پائپس کی کوالٹی گیج اور مشین کی تفصیلات لائبریری میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔

ضمنی سوال خہ شتہ دے جی؟ Mr. Speaker: Any supplementary?

جناب عدنان خان: ڈیرہ مہربانی، سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، یہ دیکھنے زما چہ کوم Reservations وو، دا سوال مادور کس اینڈ سروسز نہ ہم کرے وو، پہ تاؤن ون او تاؤن تو کنبے ما د بلدیاتو منسٹر نہ کرے وو خو چونکہ دا سوال Already ہلتہ کنبے ور کس اینڈ سروسز ستینڈنگ کمیٹی کنبے دے نو ہلتہ نہ مونبرہ پہ دیکنبے بلدیاتو تہ لیٹر ہم کرے دے چہ تاسو ہم خپل ریکارڈ ہلتہ کنبے راا ولیبریٰ خکہ دا Regarding installation of pressure pumps دے او تیوب ویلز ہم، پہ ہغے کنبے دا کوئسچن دے نو دا ہلتہ کنبے ور کس اینڈ سروسز ستینڈنگ کمیٹی نہ مونبرہ لیٹر کرے دے خو ہلتہ کنبے دا بلدیاتو والا ریکارڈ ہم

مونبرہ راغبو بنتے دے نو خکھ پہ دے باندے نور خہ نہ وایم، دا بہ هلتنہ کنبے مونبرہ
تہ راشی۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ سردار اورنگزیب خان، کونسی نمبر جی؟ کونسی نمبر جی؟ لہذا پہ تیزہ او وایں؟

* 419 - سردار اورنگزیب نلوٹھ: کیا وزیر بلدیات و دیہی ترقی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سی ڈی اینڈ ایم ڈی پشاور اور حیات آباد کی ترقی پر کافی رقم خرچ کر رہی ہے؛
(ب) آیا یہ درست ہے کہ سی ڈی اینڈ ایم ڈی کو حیات آباد اور پشاور پر اپریٹ ٹیکس سے کافی آمدنی حاصل
ہوئی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(1) سی ڈی اینڈ ایم ڈی نے گزشتہ پانچ سالوں کے دوران پشاور و حیات آباد کی ترقی پر کتنی رقم خرچ کی
ہے؛

(2) مذکورہ محکمے کو ٹیکسوں کی مد میں کتنی آمدنی حاصل ہوئی ہے، اسکی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب بشیر احمد بلور { سینیئر وزیر (بلدیات) } : (الف) جی ہاں۔

(ب) جی نہیں۔

(ج) جہاں تک براہ راست پر اپریٹ ٹیکس کی وصولی کا تعلق ہے تو سی ڈی اینڈ ایم ڈی (پی ڈی اے) اس مد
میں کوئی رقم وصول نہیں کر رہی بلکہ صوبائی حکومت سے اس سلسلے میں رقوم وصول کی جاتی ہیں۔

(1) پی ڈی اے گزشتہ پانچ سالوں کے دوران حیات آباد اور پشاور کی ترقی پر جو رقم خرچ کر چکی ہے، اسکی
تفصیل لائبریری میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

(2) مذکورہ محکمہ کو ٹیکسوں کی مد میں کوئی آمدنی حاصل نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر: جی، سردار اورنگزیب خان نلوٹھ صاحب۔ ارباب صاحب وائی چہ دا ورسرہ
ضروری دے نلو تہہ صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھ: جناب، میرا ضمنی کونسی نمبر ہے منسٹر صاحب سے۔ انہوں نے جواب میں
لکھا ہے کہ "مذکورہ محکمہ کو ٹیکسوں کی مد میں کوئی آمدنی حاصل نہیں ہوئی" تو میرا کونسی نمبر ہے کہ ریگی للہ
ٹاؤن اور حیات آباد کے پلاٹوں کی رقم کو کون وصول کرتا ہے؟ اگر آپکا محکمہ وصول کرتا ہے تو وہ کتنی رقم
ہے؟

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، دا کوم دوئی کونسچن کوی چہ ہغوی دا ویلی دی چہ خپل پراپرٹی ٹیکس نہ وصولوؤ، د پراپرٹی ٹیکس خبرہ دوئی کہے دہ، د پلاٹ چہ دے، ہغہ خامخا اتھارتی چہ دہ، ہغوی ئے وصولوی او دا اتھارتی چہ دہ، ہغہ چہ دوئی مونبرہ تہ نوے کونسچن راوری چہ ہغے اتھارتی خومرہ پورے پیسے اوسہ پورے وصول کری دی نو دا خوبلین او ملین روپی وی۔ دا حیات آباد خو اوس نہ دے جوڑ شوے، دا خود شلو دیرشو کالو نہ جوڑ دے۔ دوئی د پراپرٹی ٹیکس باندے، آپ نے پراپرٹی کا پوچھا ہے، پراپرٹی وہ کہتے ہیں کہ ہم وصول نہیں کرتے۔ اب آپ فرماتے ہیں کہ جی پلاٹوں کی بات کریں تو اب پلاٹوں کی بات جو ہے، وہ تو نیا کونسچن لائیں گے تو ہم پلاٹوں کی بات کریں گے۔ پراپرٹی ٹیکس جو ہے، سارا ریونیوڈیپارٹمنٹ وصول کرتا ہے اور اسکے بعد وہ اپنے منہا کر کے جو انکے Expenses ہوتے ہیں، وہ ٹی ایم اوز کو بھی دیتا ہے اور حیات آباد کو بھی دیتا ہے مگر اس میں پراپرٹی ٹیکس وہ وصول نہیں کرتے۔ ان کو جو پیسے ملتے ہیں، وہ جو پلاٹ لوگ خریدتے ہیں، وہ انکے پیسے ہیں اور جو ہم کوئی گرانٹ دیتے ہیں، اے ڈی پی سکیمیں جو ہوتی ہیں، وہ پی۔ ڈی۔ اے اور یہ کرتے ہیں۔ اسلئے میں ان سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ میرے ساتھ بیٹھ جائیں، انکو اس میں کوئی پرابلم ہے تو میں حل کر دوں گا۔

Mr. Speaker: Satisfied?

سردار اورنگزیب نلوٹھ: منسٹر صاحب کے جواب سے مطمئن ہوں جی۔
 جناب سپیکر: محترمہ مسرت شفیع صاحبہ۔ محترمہ شفیع بی بی۔ محترمہ مسرت شفیع ایڈوکیٹ، کونسچن نمبر 459۔ یہ بڑی زیادتی ہے کہ محترمہ صاحبہ کونسچن بھی پوچھ لیتی ہیں اور پھر یہ محترمہ بی بی آتیں بھی نہیں۔
 جناب زمین خان صاحب۔

جناب محمد زمین خان: ڈیرہ مہربانی۔ شکریہ، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: کونسچن نمبر 482۔

* 482 - جناب محمد زمین خان: کیا وزیر بلدیات و دیہی ترقی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:
 (الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے گلبرارپشاور میں دو عوامی پارک فروخت کئے ہیں;
 (ب) اگر الف کا جواب اثبات میں ہو تو:

(1) گلہار پشاور کل کتنے رقبے پر محیط ہے، اس میں کل کتنے پارک ہیں اور مذکورہ پارک کتنے رقبے پر محیط

ہیں؛

(2) گلہار کی کل آبادی کتنی ہے اور فی کس کیلئے گرین بیلٹ اور صحت افزا مقامات کا رقبہ کتنا ہے؛

(3) مذکورہ پارک کن افراد کو فروخت کیا گیا ہے، نیز فروخت کرنے کی وجوہات بتائی جائیں؟

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر (وزیر بلديات)}: (الف) جی نہیں۔

(ب) (1) گلہار پشاور تقریباً پندرہ ایکڑ رقبے پر محیط ہے۔ یہاں چار پارک تھے جن میں سے بعد ازاں ایک پارک پر گورنمنٹ گرلز ہائی سکول تعمیر ہوا ہے جبکہ باقی ماندہ تین پارکس اب بھی موجود ہیں، جن کا رقبہ بالترتیب 2.5 کنال اور 3.90 کنال ہے۔

(2) گلہار پشاور کی کل آبادی 18330 نفوس پر مشتمل ہے اور تین صحت افزا مقامات ہیں، جن کا رقبہ بالترتیب 2.5 کنال، 2.70 کنال اور 3.90 کنال ہے۔

(3) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ کوئی پارک بھی فروخت نہیں کیا گیا ہے، لہذا فروخت کی وجوہات نفی میں ہیں۔

جناب سپیکر: جی، مخکینے شہ شتہ ضمنی سوال؟

جناب محمد زمین خان: جی سر۔ یہ دیکھنے زما ضمنی یو خودا دے چہ ما دا کونسچن یہ دے جز (2) کنبے کرے وو چہ ”گلہار کی کل آبادی کتنی ہے اور فی کس کیلئے گرین بیلٹ اور صحت افزا مقامات کا رقبہ کتنا ہے“ نو ما لہ د دے فی کس، چہ کوم ما جواب غوبنتے وو نو د هغے جواب ئے نہ دے را کرے، دا ئے مخفی ساتلے دے جی۔ دلته یو گزارش کومہ، زما خیال دے دا د منسٹر صاحب پہ علم کنبے بہ ہم وی او یوہ زمکہ، دوئی خو وائی چہ مونہہ خو ما تہ دا اطلاع وہ چہ دا زمکہ یو پارک وو چہ پہ یو سپری باندے خرخ شوے وو خو منسٹر صاحب وائی چہ خرخ شوے نہ دے، البتہ د یورو د پہ غارہ باندے چرتہ کنبے کشادگی کیدہ نو هغه کور والا ئے دغه کرو نو د هغے د پارہ ئے د هغے پہ عوض کنبے یو پارک ور کرے دے خود هغے سپری نوم او د دغه پارک چہ کوم دغه سپری لہ ور کرے شوے دے، د هغے موجودہ قیمت د هغے زمکے او د دغے هغه رقبہ پکار دہ چہ خومرہ دغه شوے دہ خکہ چہ د دے پبلک چہ کومہ پراپرتی دہ نو چہ دابے خایہ لارہ نہ شی او پہ

اونے پونے قیمت باندے یا مفتو کنبے خلقو ته ورکړے شی، نو دغه مے گزارش دے۔

Mr. Speaker: Any other supplementary question? Ji Bashir Bilour Sahib.

سینیئر وزیر (بلدیات و دیہی ترقی): جناب سپیکر صاحب، زہ شکر گزار یمہ د زمین خان چہ دوئ دا تپوس کړے دے چہ کل آبادی کتنی اور فی کس کیلئے گرین بیلٹ اور صحت افزا مقامات کا رقبہ بتایا جائے، آبادی ئے پکنبے ورکړے دہ۔ بیا وائی چہ صحت افزا مقامات تین ہیں۔ هغوی لیکلی دی چہ "گلہار پشاور کی کل آبادی 18330 نفوس پر مشتمل ہے اور تین صحت افزا مقامات ہیں، جن کا رقبہ بالترتیب 2.5 کنال، 2.7 کنال اور 3.9 کنال ہے۔" زہ پہ دے فلور آف دی ہاؤس دا خبرہ کوم چہ زما وخت کنبے خو سوال نہ پیدا کیڑی، ما نہ مخکنبے ہم چرتہ گلہار کنبے خوک پارک نہ شی خرخولے او نہ خرخ شوی دے او نہ چا ته داسے پارک ورکړے شوی دے۔ دوئ چہ کومہ خبرہ یادوی، هغه زمونږہ د حکومت نہ مخکنبے دہ۔ دا د گلہار خبرہ کوی جی نو پہ هغے کنبے داسے دہ چہ سرکلر روڈ زمونږہ د پیسنور، تاسو چرتہ کنبے لارے شی نو زمونږہ د روڈ Expand کولو د پارہ، هلته کنبے د خلقو کورونہ وو، پہ هغے کنبے زمونږہ حکومت د هغوی سرہ شه Understanding او کړو، یو کس هغه پیسے وانغستے نو هغه شه رقبہ، پانچ مرلے زمکہ دہ چہ هغوی ته ورکړے شوه او د هغه لویہ زمکہ او پوره کور پہ عوض باندے د هغه Assessment committee ناستہ وه او پہ هغے کنبے هغه وخت حکومت چہ دے، چہ زمونږہ نہ مخکنبے کوم خلق وو، هغوی د کمیٹی پہ تھرو او پہ هغے کمیٹی کنبے ڈی آر او، ڈی سی او، او دا لوکل زمونږہ ناظم اعلیٰ صاحب ناست وو او د هغوی پہ فیصلہ باندے هغوی ته هغه ملاؤ شوی دے، پہ هغے کنبے داسے هیخ خبرہ نشتہ۔ صحت افزا مقام یا دا چہ کوم پارک دے، پارک نہ دے خرخ شوی، دا یو پلاٹ وو پینخہ مرلے، هغه ورتہ د هغے پہ عوض کنبے ورکړے شوی دے او دا اوس ہم پہ گلہار کنبے زمونږہ سرہ تقریباً دو ہزار افراد کیلئے ایک کنال پارک رقبہ ابھی بھی دستیاب ہے، داسے شه خبرہ نشتہ او بیا پہ پیسنور بنار کنبے خوک پارک خرخولے شی؟ دا خو سوال نہ پیدا کیڑی ولے چہ دا خلق دو مرہ دغه دی چہ اوسہ پورے زما دے اسمبلی ته بہ شپتہ

جلوسونہ بہ راغلی وو، نوزہ دوئی تہ دا تسلی ورکوم چہ داسے ہیخ خبرہ نہ دہ شوے۔

جناب سپیکر: جی ارباب صاحب تہ پکبنے خہ خائے معلوم دے؟ ارباب صاحب! تاسو خہ وئیل پکبنے؟

ارباب محمد ایوب جان (وزیرزراعت): جناب سپیکر صاحب، بعضے خایونہ پکبنے شتہ دے۔

جناب سپیکر: نہ، خہ خائے د دیکبنے لیدلے دے، چرتہ کبنے تلے یے؟ جناب سید مفتی جانان صاحب۔

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر صاحب، یوہ خبرہ پکبنے کول غوارمہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہ تاسو خو بیا خاموش ناست یئی، نور خہ وئیل غواری؟ جی خہ وایئ پکبنے، بل کوئسچن دے؟

جناب محمد زمین خان: بشیر خان خوزمونبرہ عزت مند مشر دے And his honesty is above، پہ دیکبنے یقیناً کہ دوئی نہ وو شامل خو کہ فرض کرہ، زما گزارش دا دے چہ ستینڈنگ کمیٹی تہ لار شی لکہ چہ ارباب صاحب دا نشاندهی اوکرہ چہ بعضے خایونہ داسے شتہ چہ ہغہ شوی دی نو ڊیر داسے خایونہ چہ ہغہ کہ ستینڈنگ کمیٹی اوگوری او For in depth داسوال ہغے تہ لار شی او دا مونبرہ ہول چہ کوم سرکاری زمکے دی، کہ پارک دے او دا اوگورو چہ چا قبضہ کری دی نو زما پہ خیال دا پبلک پراپرٹی دہ نو دوئی بہ پرے ہم نہ خفہ کیری خکہ چہ دوئی شامل نہ دی۔

جناب سپیکر: زمین خان! ہغوی خو فلور باندے اووئیل چہ یو خائے ہم نہ دے ورکرے شوے، ہغوی خو کلیئراووئیل کنہ۔

جناب محمد زمین خان: کیدے شی، داسے نہ دہ، خو کیدے شی جی، دا اوس۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہ چہ یو خائے ئے Mention کرو نو بیا خہ خبرہ دہ؟

جناب محمد زمین خان: پہ دیکبنے سر، زہ گزارش لرمہ۔ بشیر خان تہ اوس ہم کہ تاسو اوکتل نو انفارمیشن سیکرٹری صاحب را اولیبرل، نو ڊیرے داسے خبرے بہ وی

چہ کیدے زمونہ منسٹر صاحب ترے نہ وی خبر، د دوئی پہ نوٹس کنبے نہ وی راغلے نو دغہ بہ لہر داسے، نو زما دا گزارش دے چہ دوئی نہ خفہ کیبری نو کہ کمیٹی تہ لار شی نو بنہ بہ وی۔

سینیئر وزیر (بلدیات و دیہی ترقی): دغہ وایم چہ گلہہار کنبے چرتہ ہم نہ چا خہ قبضہ کرے دہ او نہ چا خرخ کرے دے نو د دے نہ پس، بیا چہ تول پہ دے صوبہ کنبے غواہی، ہغہ د بیا کوٹسچن او کپری، مونہ بہ او وایو۔ کہ چرتہ دا حالات غلط وی، ہغے کنبے بہ مونہ ایکشن اخلو او کہ دوئی ذاتی طور باندے او بنائی چہ داسے خایونہ شتہ، زہ پخپلہ بہ دوئی سرہ لار شمشہ او ہغہ خائے بہ ورتہ واپس کر مہ۔

جناب سپیکر : تھیک شوہ جی۔ مفتی جانان صاحب۔ سوال نمبر 487، مفتی سید جانان صاحب۔

* 487 - مفتی سید جانان: کیا وزیر بلدیات و دیہی ترقی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ تحصیل ٹل میں تحصیل میونسپل آفیسر کا دفتر و عملہ موجود ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(1) تحصیل میونسپل آفیسر اور عملہ کے ناموں کی فہرست اور انکی حاضریوں کی تحقیق کر کے تفصیل فراہم کی جائے;

(2) 2008ء میں مذکورہ دفتر کی کارکردگی کے بارے میں تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) ٹی ایم او اور عملہ کے ناموں کی فہرست بمع عمدہ (ضمیمہ الف) میں ملاحظہ ہو۔ تحقیق کر کے عملہ کی حاضری کی تصدیق کی جاتی ہے۔

(2) 2008 میں دفتر کی کارکردگی تسلی بخش رہی ہے، کارکردگی کی رپورٹ (ضمیمہ ب) میں ملاحظہ ہو۔

مفتی سید جانان: مطمئن یمہ جی، Withdraw بہ ئے کر م۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ محترمہ ساجدہ تبسم بی بی، ساجدہ تبسم۔

محترمہ ساجدہ تبسم: تھینک یو، سپیکر۔ میں یہ اپنے کونکسین سے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سوال نمبر خہ دے؟

* 493 - محترمہ ساجدہ تبسم: کیا وزیر بلدیات و دیہی ترقی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ: (الف) آیا یہ درست ہے کہ تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن مانسہرہ کی ملکیت میں دکانیں، مارکیٹس اور اوپن پلاٹس موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہوں تو:
 (1) مذکورہ دکانوں، مارکیٹوں اور اوپن پلاٹس کی تفصیل فراہم کی جائے؛
 (2) انکے ماہانہ کرایہ کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؛
 (3) جو دکانیں، مارکیٹس اور اوپن پلاٹس پانچ سال سے تینتیس سال لیز پر دیئے گئے ہیں، انکی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب بشیر احمد بلور (سینیئر وزیر (بلدیات): (الف) جی ہاں۔

(ب) (1) و (2) کی تفصیلات لائبریری میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔

(3) تفصیل لائبریری میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی سپلیمنٹری کوئسٹن ہے جی؟

محترمہ ساجدہ تبسم: جی سر، میری کچھ Observations ہیں، میں نے جو Details مانگی ہیں، ایک تو

یہ بات ہے کہ 6/7 months کے بعد یہ Complete, up-to-date informations کے

ساتھ نہیں آیا۔ اس پر کچھ For example لیز کے جو کیسز ہیں، تینتیس سال کے ہیں، اس میں جو اسکی

لیز جو 2008-09 میں ختم ہو چکی ہے، اسکو Up to date نہیں کیا گیا۔ اگر یہ گورنمنٹ کی پالیسی ہے کہ

Up to date جو لیز Expire ہو جاتی ہے، اسکو Extend کرتے ہیں، Agreement کر کے اسکو

Extend کرتے ہیں لیکن یہ Negligence on the part of the Government ہے یاٹی ایم

اوز کی طرف سے؟ تو اسکو Up-to-date نہیں کیا گیا تو اس سے میں Satisfy نہیں ہوں کیونکہ یہ

گورنمنٹ سائڈ کے ساتھ ساتھ Welfare of the people کی بات ہے کہ وہ ٹیکس Pay کرتے ہیں،

اسکے بدلے انکو Facilitate نہیں کیا جاتا، کوئی نیا ڈیویلپمنٹل کام نہیں ہو رہا ہے۔ یہ Incom

generation میں Widening gap between income and expenditures ہے کہ

اس کو کیسے Cover کیا جائے؟ گورنمنٹ نے اس کے اوپر اس Illegality, irregularity کا کیا

ایکشن لیا گیا ہے؟ اسکا مجھے جواب چاہئے منسٹر صاحب سے۔

جناب سپیکر: جی مفتی کفایت اللہ صاحب۔ یہ ساری پراپرٹی مانسہرہ میں ہے؟ مانسہرہ ٹی ایم اے کی تو بڑی کافی پراپرٹی ہے۔ جی، مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب، دیرہ شکرہ، مہربانی۔ یہ بہت تفصیلی جواب دیا گیا ہے لیکن میں وزیر بلدیات صاحب کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ ٹی ایم اے مانسہرہ ایک بہت بڑے سیکنڈل کا شکار ہے اور وہ سیکنڈل ہے، کھلونا ٹریکٹر سیکنڈل، کھلونا ٹریکٹر سیکنڈل کیا ہے؟ وہ یہ کہ ’پیرا‘ کی طرف سے ٹی ایم اے مانسہرہ کو پی سی ون کے اندر یہ بتایا گیا تھا کہ آپ ٹریکٹر خریدیں، تو انہوں نے وہ مطلوبہ معیار کا ٹریکٹر تو نہیں خریدا بلکہ چائنا سے چھوٹے وہ کھلونا ٹریکٹر خریدے، جس سے ٹریکٹر کی قیمت جو ہونی چاہئے تھی، ساڑھے پانچ لاکھ یا چھ لاکھ میں اس ٹریکٹر کو انہوں نے Show کیا ہے اور اسکی قیمت خرید نوے ہزار یا پچانوے ہزار ہے اور فی ٹریکٹر پانچ اور چھ لاکھ کا بہت بڑا فراڈ ہوا ہے اور یہ بات موصوف وزیر باتدیر سے بالکل محقق نہیں ہے۔ یہ اخباروں کی زینت رہی ہے اور انکو اور حوالوں سے یہ بات پہنچی ہے۔ میں اس موقع پر معلوم کرنا چاہوں گا کہ اس سیکنڈل کے بارے میں موصوف کی رائے کیا ہے اور اسکے بارے میں کونسا ایکشن اٹھایا ہے کہ جس سے ایوان مطمئن ہو جائے؟

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر صاحب۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی ڈاکٹر ذاکر اللہ صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر۔۔۔

جناب سپیکر: اودریردی یو منٹ چہ ہغوی ہم خہ وئیل غواہی۔ جی، ڈاکٹر ذاکر اللہ صاحب۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: پہ دیکھنے جی صفحہ 210 داسے، زما خیال دے چہ دا مسنتیر صاحب او گوری نو دیکھنے خہ دکانونہ او خایونہ دغہ داسے دی چہ ہغے تہ ئے لیکل کری دی چہ ”تاحال نیلام نہیں ہوئی ہے“ او بلا شے دی پکھنے جی۔ خہ ئے پکھنے لیکلی دی چہ ”تاحال تعمیر نہیں ہوئی ہے“، دا ہم پہ سوؤنو دکانونہ دی، دا ہم زما خیال دے پہ سوؤنو دکانونہ جوہری نو چہ پہ 2002 کھنے دا نور نیلام شوی

دی او ہغہ روانہ دہ یوہ سلسلہ چہ دا د کوم وخت نہ نیلام شوی نہ دی او دا
ولے نہ دی نیلام شوی؟

جناب سپیکر: جی، اور کوئی؟ جناب بشیر احمد بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر صاحب، تاسو مہربانی۔ زہ د مولانا صاحب ہم
شکر گزاریم او د ډاکٹر صاحب ہم او ساجدہ تبسم چہ کوم کوئسچن کرے دے
جی، دا تاسو او گورنر پہ دے کوئسچن کبے دا ئے وئیلی دی چہ "کیا وزیر بلدیات
ترقی کریں گے کہ آیا یہ درست ہے کہ تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن مانسہرہ کی ملکیت میں دکانیں، مارکیٹیں
اور اوپن پلاٹس موجود ہیں"، جواب دے چہ "جی ہاں" ہیں۔ "بیا" اگر جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ
دکانوں اور مارکیٹوں اور اوپن پلاٹس کی تفصیل فراہم کی جائے"، ہغہ Already مونبرہ پہ دیکھنے
ور کرے دے۔ "انکی ماہانہ کرایہ کی تفصیل بھی فراہم کی جائے"، ہغہ ہم پکھنے شتہ۔ جو دکانیں اور
مارکیٹیں اوپن پلاٹس پانچ سال یا تینتیس سال یا نانوائے سال تک دی جائے، وہ بھی تفصیل دیں، ہغہ
تفصیل ہم مونبرہ ور کرے دے۔ پہ دیکھنے د دوئی چہ کوم کوئسچن دے چہ دا
پلاٹونہ پراتہ دی، پہ ہغے باندے ولے کنسٹرکشن نہ دے شوے؟ ہغہ پلاٹونہ بہ
لا نیلام شوے نہ وی، خالی پراتہ دی نو بدہ خبرہ خونہ دہ، چا قبضہ کری نہ دی۔
نو کہ دا چا قبضہ کری وی نو Then we will see that چہ دا ہغوی خنگہ کری
دی؟ قبضہ نہ دہ شوے، اوپن پلاٹ پروت دے نو پروت د وی۔ باقی د دوئی چہ
کوم دا کوئسچن دے چہ دا تاسو او گورنر نو دا تقریباً چہ سو دکانونہ دی ہلتہ
کبے، نو دوئی دا وئیلی دی چہ خلقو قبضہ کری دی۔ قبضہ کری نہ دی، ہغہ تی
ایم او سرہ ئے ایگریمنٹ کرے دے او پہ لیز ئے اغستی دی۔ نو چہ اوس ئے
دکانونہ اغستی دی او باقی د دوئی چہ کوم کوئسچن دے چہ ہغے کبے خہ
داسے دکانونہ دی چہ ہغہ کرایہ باندے دی، د ہغے لیز ختم شوے دے، دا
بالکل تھیک دہ پہ دیکھنے دا مونبرہ پخپلہ لیکلی دی، پہ دیکھنے راغلی دی چہ
زمونبرہ دا لیز ختم دے او ہغے کبے مونبرہ تی ایم او تہ نو تیسز ور کری دی چہ
کبہنئی چہ مونبرہ سرہ دا لیز Renew کری او کہ تاسو Renew کوئی نہ نو مونبرہ
بہ د دے بیا اوپن آکشن کوؤ۔ آیامکانات ئی ایم اے دفتر، دوئی چہ کوم پلاٹونہ یادوی،
پہ ہغے کبے د تی ایم اے دفترے ہم شتہ، دا پیج 223 تاسو او گورنر جی، پہ

ہغے کبنے ئے ٲول ٲیتیل لیکلے دے نوزہ ساجده بی بی ته وایم چه دوئ د خیر دے، د دے نه پس زما سره کبنینئ، سیکرتیری هم شته چه دوئ ٲه کوم خائے کبنے ٲواننت آوت کوی، هغه به انشاء اللہ د دوئ به مونره تسلی او کرو او د دوئ چه خه ٲراپلمز دی، هغه به مونره حل کرو۔ باقی زمونره مفتی صاحب خبره اوکرله د تریکترو باره کبنے، د دے تریکترو ٲرچیز چه شوے، دا ٲراونشل انسپکشن ٲیم ته حواله شوے دے، د هغه انکوائری راغله نه ده، چه هغه راشی نو انشاء اللہ زه به ئے ٲه هاؤس کبنے ٲیش کرم او مفتی صاحب ته زه ذاتی طور باندے به ئے او بنایم چه دوئ خه حکم کوی نو هغه ایکشن به اخلو۔

جناب ٲیکر: جی، مفتی صاحب تسلی اونشوہ؟

مفتی کفایت اللہ: زه ٲیر عذر کوم، بشیر خان زمونره محترم دے، لکه چه کله ما ته ٲته لگی چه ٲه دے خائے کبنے غلا ده نو بیا ما له ٲه ناستے ولا ٲے د هغه غلا حوصله شکنی کول ٲکار دی، حوصله افزائی کول نه دی ٲکار۔ دومره غت سکیندل وی او زه د هغه علاقے وزت کومه او بیا ٲه هغه سکیندل کبنے چه کوم مرکزی خلق دی، زه هغوی سره کبنینم ٲاخم نو It means چه د هغوی لاسونه به ٲیر اورده وی، هغوی به دے غلا ته خوک خان رسولو ته نه ٲریبردی۔ دا داسے نه ده، ٲیر غت سکیندل دے، ورکوٲے هم نه دے۔ ٲه هغه بحت باندے زمونره ٲیر زیات کار کیبری او که لا ٲر شمه هغه علاقے ته او بیا هغوی له داسے عزت ور کر مه نو It means چه ته به غمه شه، سنا خلاف به هیخ نه کیبری۔ ما ته دا انکوائری هم معلومه ده، ما ته ٲه دیکبنے جواب هم معلوم دے، که زه محترم بشیر صاحب مطمئن کر مه نو تهیک ده، گنی بیا به زه ٲه دے باندے واک آوت هم کومه، زه به بهر هم او غمه، زه به بهوک هر تال هم کومه۔ هغه آخری حد چه کوم ٲه جمهوری حقوق کبنے کیده شی، هغه زه کومه لیکن دے غلا سره زه هیخ Compromise نه شم کولے جی۔

جناب ٲیکر: بس دے، هغوی او وئیل چه تاسو مطمئن نه کر مه۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): داسے ده چه زه خو هغه خبرے نه کول غوارمه چه تلخی زیاته شی، زه صرف دا وایمه چه ما دا عرض او کرو چه ٲراونشل انسپکشن ٲیم،

حکومت خوا انکوائری کوی کنہ، انکوائری نہ پس رپورٹ راغلی دے او مونبر بہ
 د دوئی سرہ کبنینو او بیا بہ د هغوی خلاف ایکشن اخلو او بلہ دا دہ چہ زہ خبرہ
 زیاتول نہ غوارم کنہ، زمونبرہ پہ حکومت کببے دا نہ دی شوی، دا 'ایرا' او
 'پیرا' خو مخکببے نہ دہ، زلزله خودوہ کالہ مخکببے راغلی دہ او د هغه وخت
 نہ دا شوی دی And we will take action against them او زہ بہ مولانا
 صاحب سرہ کببینم او سرہ د دوئی بہ دا ایکشن اخلو انشاء اللہ۔

جناب سپیکر: جی۔

مفتی کفایت اللہ: دا ریکارڈ درست کول پکار دی چہ دا پہ نوے حکومت کببے شوی
 دی، پہ زور کببے نہ دی شوے۔

جناب سپیکر: جی داسے چہ سپلیمنٹری کوئسچن دغہ کری، دننہ د چرتہ کببینی۔۔۔۔
 مفتی کفایت اللہ: منمہ، منمہ جی۔ زہ دا وایم چہ بشیر خان یوہ خبرہ او کرہ، بیا خامخا
 لبرغوندے وضاحت کول پکار دی۔ لکہ د حکومتونو خبرہ نہ کومہ، کہ زما پہ تیر
 حکومت کببے یوہ غلطی شوی وی، زہ بہ د هغے ڈیفنس کومہ نو دا غلطہ خبرہ
 دہ لیکن زما دا اطلاع دہ چہ هغه پہ موجودہ حکومت کببے شوے دہ۔ دا خبرہ
 پریورڈی چہ کوم حکومت کببے شوے دہ خو برائے مہربانی دا غلا پیازہ کری
 جی۔ مہربانی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ رول 46 کی طرف دلانا چاہتا
 ہوں۔ جناب سپیکر! رول 46 کے مطابق سپلیمنٹری کوئسچن۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں صحیح کہہ رہے ہیں، وہ تو میں نے کہہ دیا۔ اس پہ تو میں نے۔۔۔۔

ڈپٹی سپیکر: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ رول تو یہ ہے، مطلب ہے کہ In order ہونی چاہیے

ہماری Proceedings۔ رول 46 کہتا ہے کہ "When a Starred Question has been answered, any Member may ask such supplementary questions as may be necessary for the elucidation of the answer, but the Speaker shall disallow a supplementary question which, in his opinion, either infringes any provision of the rules relating to the subject matter and admissibility of questions or is otherwise an abuse of the right of asking questions. Now let us read rule 47, 'Prohibition of

discussion on question or answer’, “There shall be no discussion on

any question or answer, except as provided in rule 48”۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں، وہ تو میں نے کلیئر ان کورولنگ دے دی کہ ضمنی کو سچن نہیں بنتا۔

محترمہ ساجدہ تبسم: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی، بی بی، آپ کا کیا Satisfaction نہیں ہوا، ضمنی کو سچن جو آپ پوچھ رہی تھیں؟

محترمہ ساجدہ تبسم: نہیں جناب سپیکر، میرے کو سچن میں مفتی صاحب نے اپنا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ مائیک ذرا آن کریں ساجدہ تبسم بی بی کا۔

محترمہ ساجدہ تبسم: سپیکر صاحب، یہ کو سچن میرا تھا، ضمنی کو سچن مفتی صاحب نے کیا، وہ ایک نیا کو سچن

لیکرا آئیں اس موضوع پر۔ میں اپنے کو سچن سے مطمئن تب ہو گئی جب منسٹر صاحب اس بات کی

Surety دیں کہ یہ ابھی ایکشن لیں گے اس Irregularity اور Illegality پر، ورنہ یہ کمیٹی کے حوالے

کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر بلدیات، پلیز۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، ما خو عرض او کرو چہ ما خو تی ایم او ہم

غو بنتے وو، دوئی سرہ تی ایم او ما ملاؤ کرے وو او بالکل بہ ایکشن اخلو۔ ولے

بہ نہ اخلو چہ یو سرے ناجائزہ کوی؟ او ہغہ لیز ختم دے او ہغہ Renew کوی نہ،

نو پہ زور بہ ئے ہم اخلو او ہغہ خپل لیز بہ Renew کوی۔ چہ نہ کوی نو بیا بہ

ترے دکان خالی کوؤ۔ داسے خبرہ نہ دہ چہ تاسو بہ پریردو۔ بالکل دوئی سرہ بہ

کبینو او دوئی بہ Satisfy کوؤ انشاء اللہ۔

* 495 - محترمہ ساجدہ تبسم: کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(I) آیایہ درست ہے کہ مانسہرہ شہر میں تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن کی اراضی پر لوگوں نے ناجائز قبضہ

کر رکھا ہے؛

(ب) آیایہ بھی درست ہے کہ مذکورہ اراضی کی مالیت کروڑوں روپے کی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت مذکورہ اراضی کو واکزار کرانے اور

اسے لیز پر دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات): (الف) جی نہیں۔

(ب) جیسا کہ جز (الف) میں بیان کیا گیا ہے کہ اراضی پر کوئی ناجائز قبضہ نہیں کیا گیا ہے، لہذا مالیت کا تعین کیسے کیا جائے؟

(ج) چونکہ (الف) و (ب) کے جوابات نفی میں ہیں، اسلئے کسی کارروائی کی ضرورت نہیں ہے۔

Mr. Speaker: Any Supplementary?

محترمہ ساجدہ تبسم: جی، سر۔ اس میں یہ ہے کہ جیسے کہ انہوں نے سوال کے جز (الف) اور (ب) کا Negation میں جواب دیا ہے اور (ج) میں جب انہوں نے کہا ہے کہ یہ Negative ہے تو اسلئے کارروائی کی ضرورت نہیں ہے، تو اس میں اصل حقائق کو چھپایا گیا ہے، اس میں بہت سی کرپشن ہے کیونکہ اس میں اوپن پلائس کی مارکیٹ ویلیو ہے یا جو دکانیں کرائے پہ دی گئی ہیں یا آکشن کی گئی ہیں، اس کو مارکیٹ ویلیو کے ساتھ Up to date نہیں کیا گیا ہے، کیا یہ ٹی ایم اے کا نقصان نہیں ہے؟ یہ انکم جزیرٹ کرنے کیلئے ہیں، یہ گورنمنٹ سائڈ سے Negligence ہے۔ اس میں کلیئر کٹ، ایک میں آپ کو Example دوں کہ جنرل بس سٹینڈ میں چھتیس دکانیں جو انہوں نے پگڑی پردی تھیں، ان کے ساتھ جو باہر برآمدے تھے، انکو بھی از خود دکانداروں نے شامل کر دیا تھا، کیا Encroachment نہیں کی گئی ہے جس سے میرے Knowledge کے مطابق تقریباً 26,94,470 روپے کا نقصان ہو رہا ہے اور یہ ٹی ایم اے میرے خیال میں اس میں ان کے ساتھ کچھ Compromise کر رہی ہے، کچھ حد تک یہ کامیاب ہوئی لیکن اس کے اصل نوٹسز پر کیا کارروائی کی گئی ہے، کیا ایکشن لیا گیا ہے؟ ٹی ایم اے کی طرف سے اس پر Steps لیے گئے ہیں؟ اسی طرح لیز کے معاملات میں بھی انہوں نے ابھی تک ان سے لیز کو Extend نہیں کیا، جو Expired ہے، تقریباً سال ڈیڑھ ہو گئے ہیں۔ اس پر کلیئر کٹ گورنمنٹ نے 1999 میں ایک لیٹر ایٹو کیا تھا کہ یہ جتنے بھی لیز ہیں، ان سے Up to date market value کے مطابق اس کا کرایہ لیا جائے لیکن یہ Negligence on the part of the government ہے، اس میں شاف کی Negligence کی وجہ سے انٹی کرپشن نے خود اس پرائیکشن شروع کیا ہے لیکن ٹی ایم اے کی طرف سے کوئی Satisfaction نہیں ہے۔ اس پر وزیر بلدیات کچھ فرمائیں۔

جناب سپیکر: جی جناب بشیر بلور صاحب، منسٹر لوکل گورنمنٹ۔

سینیئر وزیر (بلدیات): د دوئی چہ دا پہلا کوئسچن وو، ہغے کنبے دوئی تہ ئے دا

تفصیل او بنود لو چہ ہلتہ داسے داسے شوی دی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اردو میں بولیں تاکہ یہ سمجھ سکیں، جی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): اس میں جیسے میں نے پہلے عرض کیا، انہوں نے جو کونسلین کیا ہے، پہلے میں نے اس کا جواب دیا ہے، یہ اسی کے مطابق ہے۔ یہ لیز جو ہے، 76-1975 میں ہوئی، آپ دیکھ لیں، آپ کے پاس ریکارڈ موجود ہے اور اس میں ٹی ایم او کا یہ ہوتا ہے کہ جہاں یہ کسی کو جائیداد دیں، اگر کوئی آدمی Excess کرتا ہے، تو اس کے اس سے پیسے لیکر اس کو Compound کر دیتے ہیں۔ ایسی کوئی بات ہوگی تو میں نے جیسے پہلے عرض کیا کہ ان کے خلاف سخت ایکشن لیں گے اور ان سے پوچھیں گے کہ انہوں نے آیا وہ Compound پیسے لیے ہیں کہ نہیں؟ لیز کے پیسے زیادہ کیے ہیں کہ نہیں؟ اگر کسی نے نہیں کیے ہیں تو اس کے خلاف سخت ایکشن لیں گے۔

جناب سپیکر: یہ جو جگہ Mention کر رہی ہیں تو اس کو ضرور Consideration میں لائیں گی۔ کیوں بی بی؟

محترمہ ساحدہ تبسم: جی، اگر منسٹر صاحب یہ Surety دیتے ہیں کہ ابھی اس پر ایکشن ہوگا تو میں اپنی اس

پہ-----

جناب سپیکر: وہ انہوں نے دے دی ناجی۔

محترمہ ساحدہ تبسم: ٹھیک ہے، سر۔

جناب سپیکر: بلکہ میں نے بھی اس میں کہہ دیا کہ جو جگہ آپ نے Pinpoint کی ہے، اس کو تو ضرور Consideration میں لائیں گے۔

Ms Sajida Tabassum: Thank you, Sir.

Mr. Speaker: Musrrat Bibi. Not Present. Zahir Shah Khan Sahib.

* 538 - محمد ظاہر شاہ خان: کیا وزیر بلدیات وہی ترقی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع شانگلہ میں فائر بریگیڈ کی کوئی گاڑی موجود نہیں ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ سابق وزیر اعلیٰ، اکرم خان درانی صاحب نے اپنے دورہ الپوری میں ضلع شانگلہ کیلئے دو فائر بریگیڈ گاڑیوں کی فراہمی کا اعلان کیا تھا؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ تاحال مذکورہ گاڑیاں فراہم نہیں کی گئیں؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت ضلع شانگلہ کو فائر بریگیڈ کی گاڑیاں فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) سابق وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد نے اپنے دورہ الپوری میں ضلع شانگلہ کیلئے ایک عدد فائر بریگیڈ کی فراہمی کا اعلان کیا تھا۔

(ج) جی ہاں، تاحال مذکورہ گاڑی فراہم نہیں کی گئی ہے۔

(د) ضلعی حکومت شانگلہ سے مجوزہ تفصیلات برائے فراہمی فائر بریگیڈ طلب کی گئی ہیں تاکہ مزید کارروائی کی جائے۔

جناب سپیکر: جی خہ ضمنی سوال شتہ؟

جناب محمد ظاہر شاہ خان: جی ہاں۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ ما سوال کرے وو چہ درانی صاحب چہ کلہ وزیر اعلیٰ وو نو دوئی د الپوری ضلع شانگلہ دورہ کرے وہ نو ہغے کبنے د دوو گاڈو اعلان ئے کرے وو، یو د تحصیل الپوری او یو د تحصیل پورن د پارہ، دواړو تحصیلو د پارہ دوئی اعلان کرے وو نو دوئی دا جواب را کرے دے چہ دیو گاڈی اعلان ئے کرے وو، بہر حال زما د علم مطابق د دوہ گاڈو اعلان ئے کرے وو۔ بلہ خبرہ دا دہ چہ دے (د) جز کبنے ئے لیکلی دی چہ ”اگر اس کا جواب اثبات میں ہوتو“، دا جواب ئے را کرے دے چہ ”ضلعی حکومت شانگلہ سے مجوزہ تفصیلات برائے فراہمی فائر بریگیڈ طلب کی گئی ہیں تاکہ مزید کارروائی کی جائے“، نو مونر۔ تہ خو د کلیئر خبرہ بلور صاحب او بنائے چہ دا گاڈے بہ دوئی کلہ را کوئی؟ ہلتہ کبنے بازارونہ دی، غت غت مار کیتونہ دی، لوے لوے پلازے دی، دوئی د مونر۔ تہ پہ صفا پبنتو کبنے او وائی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھیک شوہ جی۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: پبنتو کبنے او وایہ چہ دا گاڈے بہ مونر۔ تا لہ در کوؤ یا نہ در کوؤ؟

جناب سپیکر: تھیک شوہ۔ سید مفتی جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: زہ جی دا عرض کول غواړم چہ اکثر علاقو کبنے کوم فائر بریگیڈ گاڈی دی، ہغہ دومرہ زاړہ او پخوانی گاڈی دی چہ ہغہ کلہ یو خائے کبنے تکلیف وی، حادثہ وی او ہغے تہ چہ رسیبری نو ہغے نہ مخکبنے ہغہ ہر خہ ختم شوی وی۔ د وخت بدلیدو سرہ سرہ دغہ گاڈی د بدل کرے شی او دغہ علاقو تہ،

دا تہلے، خاصکر چہ کومے علاقے متاثرہ دی، ہغے تہ د نوی گا دی ور کرے شی۔

جناب سپیکر: تھیک شوہ جی۔ بل، Any supplementary؟ جی بشیر بلور صاحب، منسٹر بلدیات۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر صاحب، زہ د مفتی صاحب ہم شکر گزار ایم او د ظاہر شاہ خان ہم، دوئی پخپلہ او فرمائیل چہ وزیر اعلیٰ، اکرم درانی صاحب د فائر بریگیڈ اعلان کرے وو نو بیا پکار خودا وہ چہ اعلان نہ پس زرتزرہ تاسو تہ ملاؤ شوے وے، ہغہ پاتے دی نو مونر خوا انشاء اللہ، دا یو فائر بریگیڈ نن پہ یو کروڑ روپی کیری، دا خواے دی پی سکیم ہم نشتہ، نو ما ورسرہ پخپلہ ہم خبرہ کرے دہ او زمونر د پارٹی ہم فیصلہ دا دہ چہ زمونر کوم سینیٹران یا زمونر کوم ہغہ لیڈیز ایم پی ایز یا ایم این ایز، سینیٹرز دی، ہغوی تہ چہ کوم فنڈز راعی، مونر کوشش کوؤ د خپلے پارٹی د طرف نہ ہریو دسترکت تہ چہ یو فائر بریگیڈ ورکرو خود ہغے باوجود زہ دوئی سرہ دا لوظ کوم چہ انشاء اللہ Priority چہ دہ، ہغہ بہ مونر شانگلے تہ ورکوؤ، ظاہر شاہ خان تہ بہ ورکوؤ او دا کوم سسٹم چہ جوڑ دے سپیکر صاحب، دے سسٹم کینے تی ایم ایز خپل وسائل پخپلہ پیدا کوی او ہغہ پخپلہ ہغہ خرچ کوی۔ حکومت سرہ داسے ہیخ فنڈز نشتہ چہ مونر تی ایم ایز تہ ورکرو خود ہغے باوجود زہ دوئی سرہ پہ فلور آف دی ہاؤس دا لوظ کوم چہ انشاء اللہ دا کوشش کوؤ چہ د فائر بریگیڈ ورتہ بندوبست اوشی او مفتی صاحب تہ خو ما عرض او کرو چہ زمونر کوشش دا دے چہ ہریو دسترکت تہ خامخا یو یو فائر بریگیڈ ورکرو، خدائے مہ کرہ چہ داسے حادثہ راشی نو خہ نہ خہ خو بہ موجود وی ورسرہ جی۔

محترمہ گلہت باسمن اور کزنی: جناب سپیکر، سپلیمنٹری کونسن۔

جناب سپیکر: گلہت بی بی، جی۔

محترمہ گلہت باسمن اور کزنی: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ یہاں پر بڑی Important بات ہو رہی ہے کہ کہیں پہ خدا نخواستہ اگر آگ لگتی ہے تو فائر بریگیڈز کی جو گاڑیاں ہیں، وہ نہیں ہوتی ہیں تو جناب سپیکر صاحب، اسی ضمن میں میں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ بات کرونگی کہ 31st of

December, this year تک ناظمین کو انہوں نے Extension دے دی ہے لیکن ان کے جو ڈیولپمنٹل فنڈز ہیں، وہ ابھی تک انہوں نے ریلیز نہیں کیے ہیں، وہ بچا رہے ہاتھ پہ ہاتھ دھرے ہوئے بیٹھے ہیں، تو اگر یہ ان کو فنڈز دیں گے تو شاید میرا خیال ہے کہ یہ گاڑیاں بھی آجائیں گی اور جو ڈیولپمنٹل کام ہیں، وہ بھی ہو جائیں گے، تو 31st December تک انہوں نے ان کو ٹائم دیا ہے لیکن ان کو فنڈز انہوں نے ابھی تک نہیں دیئے۔

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): دنگھت بی بی کہ دا خبرہ وی نو زہ د شانگلے اوس فنڈز ریلیز کوم چہ شانگلہ پرے خان لہ فائر بریگیڈ اغستے شی نو وا د خلی خو فنڈز دومرہ نشتہ شانگلے سرہ چہ ہغہ دا فائر بریگیڈ واغستے شی۔ تر کومے پورے چہ د دوئی دا خبرہ دہ چہ د دوئی فنڈز ولے بند دی؟ نو ہغہ پہ دے وجہ مونر بند کپی دی چہ کوم On going سکیمونہ دی، ہغہ بالکل بہ کوی، حکومت تہ بہ لیکھی چہ زمونر Ongoing سکیمونو کنبے دومرہ پیسے پکار دی، ہغہ مونر ریلیز کوؤ، دا تنخواگانے ریلیز کوؤ خو مونر دا د 31 دسمبر پورے۔ چہ دا مونر ورتہ اوس نہ ریلیز کرو نو پہ دوہ میاشتو کنبے تول بخت بہ ختم شی نو بیبا بہ نوی خلق چہ راخی نو ہغوی سرہ بہ یوہ پیسہ ہم نہ وی۔ پہ دے وجہ بانڈے مونر لبر قدغن لگولے دے۔ Extention چہ دے نو Extention نہ دے شوے ہغے کنبے، 2001 چہ کوم دا آرڈیننس دے، دا دے چہ کلہ پورے بل سسٹم نہ وی راغلی، خنگہ چہ دا ناظم دے او بل ناظم نہ وی راغلی، نو دے بہ Continue کوی نو پہ دے وجہ بانڈے ہغہ شے پاتے دے چہ نوے الیکشن خونشتہ نو 31 دسمبر 2009 پورے چہ دا کوم د دوئی Tenure ختمیری او دا شیڈول 6 نہ اوخی، چہ ہغے نہ اوخی، نو ستا سو اختیار بہ وی، د اسمبلی بہ اختیار وی چہ کوم سسٹم راوستل غواپی، ہغہ شان سسٹم بہ راولو، نو پہ دے وجہ د ہغوی مو فنڈز بند کپی دی۔ پہ دے وجہ مو نہ دی کپی چہ ہغوی سرہ زمونر خہ اختلاف دے، مونر غواپو

چہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا صرف د Ongoing د پارہ تاسو۔۔۔۔۔

وزیر (بلدیات): Ongoing د پارہ، بالکل چہ کوم ہغہ ستارت دی، چرتہ تیوب ویل موٹرسوزیدلے دے خامخا بہ ہلتہ کوی۔ چرتہ چہ خہ لائٹ خراب دے خامخا بہ ئے کوی۔ چرتہ داسے خہ پرابلم وی، ہغے د پارہ اجازت شتہ خو نورو سکیمونو د پارہ اجازت نہ دے او کہ نہ داسے خہ پرابلم وی نو بالکل پہ سر سترگو، مونر تیار یو۔

جناب سپیکر: زاہرہ سکیمونہ Completion تہ تاسو رسول غواریں خو نوے نہ ورکویں، اجازت ہغے لہ لائنتہ۔ جی۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر۔ ستاسو ظاہر شاہ خان، تسلی او نہ شوہ؟

جناب محمد ظاہر شاہ خان: تسلی خو مے او شوہ، د بلور صاحب پہ خبرو زما پورا پورا تسلی دہ جی خو یوہ دا خبرہ کوم بلور صاحب تہ چہ دا شانگلہ چہ دہ، دا ڈیرہ پسماندہ او ڈیرہ غریبہ ضلع دہ نو مونر سرہ بہ تاسو امداد کوی۔ بلور صاحب بنہ سپرے دے، د دوئی د جواب نہ زہ بالکل مطمئن یم۔ انشاء اللہ تعالیٰ زما یقین دے چہ دوئی بہ دلنہ کنبے مونر۔ لہ دا کچا دے راکوی او انشاء اللہ دا کچا دے بہ بلور صاحب پخپلہ چلوی او شانگلے تہ بہ ئے راوی، انشاء اللہ تعالیٰ۔

(تمتہ)

جناب محمد جاوید خان عاصی: یہ بشیر بلور صاحب مبارکباد کے قابل ہیں۔

جناب سپیکر: (تمتہ) جناب عطیف الرحمان صاحب، سوال نمبر 556۔

* 556 جناب عطیف الرحمان: کیا وزیر بلدیات و دیہی ترقی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع پشاور میں ٹریفک کارش کم کرنے کیلئے حکومت نے کروڑوں روپے خرچ کر کے رنگ روڈ کا منصوبہ شروع کیا تھا؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ منصوبے کیلئے حکومت نے مقامی باشندوں سے زمین خریدی تھی؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ منصوبے کیلئے حکومت ہر سال بجٹ میں ترقیاتی فنڈ مختص کرتی ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) رنگ روڈ پر اب تک کل کتنی رقم خرچ کی گئی ہے؛

(ii) مذکورہ منصوبے پر کتنا کام مکمل ہو چکا ہے اور کتنا کام باقی ہے؛
 (iii) حکومت کب تک کام مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟
 جناب بشیر احمد بلور { سینیئر وزیر (بلدیات) } : (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ ضلع پشاور میں ٹریفک کارش کم کرنے کیلئے حکومت نے کروڑوں روپے کی لاگت سے رنگ روڈ کا منصوبہ شروع کیا تھا۔
 (ب) جی ہاں، یہ درست ہے کہ رنگ روڈ کی تعمیر کیلئے حکومت نے مقامی باشندوں سے زمین خریدی تھی، جس کی تفصیل درجہ ذیل ہے:

زمین کی خریداری کی کل لاگت	1054.512 ملین روپے
زمین کی ادا شدہ رقم	875.012 ملین روپے
(واجب الادا رقم) بقایا رقم	179.500 ملین روپے

(ج) مذکورہ منصوبے کیلئے حکومت نے پچھلے سالوں کے بجٹ میں کوئی ترقیاتی فنڈز مختص نہیں کیے، البتہ اس سال (2008-09) کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں صرف پچیس لاکھ روپے مختص کیے ہیں۔
 (د) رنگ روڈ پر کل خرچہ حسب ذیل ہے:

(i) زمین کی خریداری پر 1054.512 ملین روپے، جبکہ تعمیراتی اخراجات 779.82 روپے، جو کہ ٹوٹل 1834.332 ملین روپے ہیں۔

(ii) اس منصوبے کے اصل ڈیزائن کے تحت دونوں اطراف (تین لین) دو روئیہ فٹ پاتھ، سروس روڈ، گرین بیلٹ، سنٹر میڈیا، نالیاں وغیرہ تعمیر کرنی تھیں اور یہ منصوبہ مرحلہ وار مکمل کرنا تھا جس کے پہلے مرحلے میں 143 فٹ چوڑی سڑک (آر۔ او۔ ڈبلیو) کیلئے زمین کی خریداری کی گئی اور پچیس کلو میٹر دو روئیہ سڑک دلہ زاک روڈ سے (براستہ جی ٹی روڈ، کوہاٹ روڈ اور باڑہ روڈ) سے ہوتے ہوئے حیات آباد تک مکمل کی گئی اور جبکہ دونوں اطراف سڑک کی کشادگی، سروس روڈ، گرین بیلٹ، سنٹر میڈیا اور نالیوں کی تعمیر باقی ہے۔

(iii) باقیماندہ کام یعنی سڑک کے دونوں اطراف کی کشادگی سروس روڈ، گرین بیلٹ، سنٹر اور نالیاں وغیرہ کی تعمیر کی غرض سے منصوبے کا PC-I جس کی کل لاگت مبلغ 3230 ملین روپے ہیں۔ صوبائی حکومت کو (CWDP) کو منظوری اور فنڈز کی فراہمی کیلئے ارسال کیا ہوا ہے اور منصوبے کی منظوری اور فنڈز کی دستیابی پر اس منصوبے پر فوری طور پر کام شروع کیا جائیگا۔

جناب سپیکر: خہ بل سپلیمنٹری سوال پکبنے جی؟

جناب عطیف الرحمان: مہربانی، سپیکر صاحب۔ پہ دے (ب) جز کبنے دا لیکلی شوی دی، دوی د دے پیسو تفصیل بنودلے دے، خو چونکہ د تولے زمکے تفصیل ئے نہ دے بنودلے چہ دے د پارہ خومرہ زمکہ Acquire شوے وہ۔ بل پہ جز (ج) کبنے پہ 2008-09 کبنے چہ کومے پیسے مختص شوے دی، آیا دا پیسے لگیدلے دی او کہ نہ دی لڑیدلے؟ کہ لگیدلے وی نو ہم د مونر۔ تہ پہ گو تہ کرے شی او کہ نہ وی لگیدلے چہ آیا دا بہ پہ Repair لگی او کہ نہ د دے پہ دغہ باندے بہ لگی؟ بل پہ (د) کبنے چہ کوم دوی بنودلے دے تول رنگ روڈ، نو سپیکر صاحب، د تول پیسنور رش زمورہ پہ دے رنگ روڈ باندے دے او غت غت گا دی راخی، نو دوی دا وئیلی دی چہ ”براستہ جی ٹی روڈ، کوہاٹ روڈ اور باڑہ روڈ سے ہوتی ہوئی حیات آباد تک مکمل کی گئی ہے“، باقی د دے چار سدے روڈ نہ ورسک روڈ تہ او بیا دغسے پہ دے تھکال کبنے دا کوم سرک چہ تیر شوے دے، د دے د پارہ جی زمکہ Acquire شوے دہ، پہ ہغہ زمکہ باندے باقاعدہ سی ڈی ایم ڈی تہ انتقال شوے دے، د ہغے خلقو پیسے اغستے دی، اوس پہ ہغہ خایونو باندے عجیبہ خبرہ دا دہ چہ بلڈنگونہ ولا ر دی، نقشے پرے پاس شوے دی نو پکار دا دہ چہ د دے خیز انکوائری اوشی او پہ دغہ باندے چہ کوم Encroachment شوے دے یا کوم ناجائز تجاوز شوے دے، پکار دہ چہ ہغہ فوری طور باندے Demolish کرے شی۔

Mr. Speaker: Any more? Ji, Khushdil Khan Sahib.

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): ڈیرہ مہربانی۔ عطیف الرحمان صاحب چہ کوم کوئسچن کرے دے او راغلے دے، دا یو ڈیر Important question دے او دا رنگ روڈ ہم دے خیز د پارہ پریویس گورنمنٹ جوڑ کرے وو چہ پشاور سٹی باندے ڈیر زیات رش دے چہ ہغہ رش کم شی، خو اوس کہ تاسو خپلہ اوگورئی، مونر۔ خو پرے ڈیلی خو راخو، ہغہ روڈ اوس ہغسے پاتے نہ دے، ڈیر زیات خراب شوے دے۔ مینخ کبنے چہ کوم ہغہ دغہ دے، ہغہ ہم لا جوڑ شوے نہ دے۔ بل ہلتہ دومرہ اڈے جوڑے شوے دی، کہ ہغہ قانونی دی کہ غیر

قانونی، پول ہغہ ٲر کونہ د ہغہ ٲر مینل چہ دی یا لوئے لوئے گا دی، ہغہ ٲول پہ روڈ باندے ولا پروی او ٲیر زیات تکلیف دے۔ نوزہ منسٲر صاحب تہ دا خواست کوم چہ دے بارہ کبے خہ غور او کٲری چہ دا روڈ، روڈ خودے د پارہ وی چہ آسانٲیا پیدا کٲری، نوالٲا مشکلات پیدا دی او ٲیر زیات د ہغے نہ حالات خراب شوی دی۔ ٲیرہ مہربانی۔

جناب سپیکر: جناب منسٲر لوکل گورنمنٲ، جی دا د رنگ روڈ خبرہ اول لبرہ کلیٲر کٲی نو دویم ورپسے دا جی خہ Payment شوے دے د رنگ روڈ، د دے پورشن۔۔۔۔۔

سینیٲر وزیر (بلدیات): دا کومہ خبرہ چہ دوی او کٲرہ، د دوی دا کونسچن چہ دے چہ "رنگ روڈ پراب تک کل کٲنی رقم خرچ کی گئی ہے"، نو ہغے کبے مونٲر دا لیکلی دی چہ دے باندے 779.82 ملین روپی خرچ شوی دی او د دے زمکے د پارہ 1054.512 ملین روپی ور کٲرے شوی دی او ٲوٲل ہغہ 1834 ملین روپی پہ دے باندے خرچہ شوے دہ سرہ د زمکے Acquisition او پہ روڈ باندے کار کول۔ د ہغے نہ پس کہ تاسو او گورئی، دیکبے مونٲر دا لیکلی دی چہ مونٲر د نورو پیسو ٲیمانہ کٲرے دے چہ د ہغے د پارہ مونٲر تہ پیسے ملاؤ شی، نو باقی ماندہ کام یعنی سڑک کے دونوں اطراف کی کشاؤگی، سروس روڈ، گرین بیلٲ، میڈیا سنٲرا او د نالٲی او د دے منصوبے پی سی ون چہ کوم دے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہ دا خو جی تاسو د خوشدل خان صاحب سوال تہ لاری۔۔۔۔۔

سینیٲر وزیر (بلدیات): د ہغے نہ، د دے جواب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: د ہغہ سوال دا دے چہ چارسدہ روڈ، ورسک روڈ پورشن۔۔۔۔۔

سینیٲر وزیر (بلدیات): نہ، چارسدہ روڈ نہ ورسک روڈ پورے، ہغے کبے بل یور روڈ دے، پہ ہغے ہائی وے والا لکیا دی کوی، نو د ہغے پہ وجہ چہ ہغے باندے کیس وو، اوس دا زمکے ہلتہ دومرہ گرانے دی چہ نور Acquisition د پارہ Billions rupees پکار دی۔

جناب سپیکر: نہ دوی وائی چہ Payment شوے دے۔

سینیئر وزیر (بلديات): چه کوم Payment شوے دے، هغه خو مونر سره دے۔۔۔۔۔

جناب عطف الرحمن: جناب سپیکر، د هغه ما معلومات کړی دی، په هغه ځائے باندے خلقو پلازے جوړے کړی دی او بلډنگونه ئے اودرولی دی او چه ورځ تیریری د زمکے قیمت خپڑی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: باقاعده Demarcation هم شوے دے۔

جناب عطف الرحمن: دا خود گورنمنٹ پراپرٹی ده، پکار ده چه حکومت د دے غور او کړی، په دے باندے ایکشن واخلی او کومه خبره چه دلته کوؤ، په دے باندے سخته کارروائی پکار ده۔

سینیئر وزیر (بلديات): دا ستاسو علم کبے ده، بالکل دا لوائے سکینډل، تاسو ته پته ده چه د دے چارسدے روډ د زمکے لوائے سکینډل وو، د هغه خلاف خلق نیب ته هم تلی دی۔ د هغه نه پس تاسو ته پته ده چه خلق ئے پکبے نیولی هم دی۔ چه مونر کومے پیسے ورکړی دی، هغه ځایونه به مونر قبضه کوؤ۔ عدالتونو کبے لا کیس روان دے، Stay order دے د چا سره، نو چه هغه کوم مونر به Payment کړے دے، هغه زمکے د ما ته په گوته کړی، کبیبینو د سیشن نه پس او سپیکر تری صاحب هم موجود دے، خبره به اوکړو چه کوم ځائے دوئ په گوته کړی، هغه به انشاء اللہ خا مخا به اخلو۔ دا څه چل دے چه حکومت به پیسے ورکړے وی او د حکومت په جائیداد به چا قبضه کړے وی؟ یا به هغوی سره Stay order وی، داسے بغیر د څه وجه دغه څوک هم نه شی قبضه کولے۔

جناب سپیکر: جی عاطف خان، تاسو څه وایئ؟

جناب عطف الرحمن: سپیکر صاحب، په هغه ځائے کبے باقاعده نشانات شوی دی، ټولو خلقو په خوبه پیسے اغسته دی او هیڅ قسمه عدالتی کارروائی پکبے نشته بالکل، یعنی زمونږه د ټول پیسنور روډ چه کوم دے، هغه د چارسدے روډ نه واخله تر حیات آباده پورے او بیا په ورسک روډ باندے، نو پکار دا ده چه په دے باندے، نو آیا حکومت په دے باندے فوری طور د کار کولو څه اراده لری او که نه؟ که نه لری نو مهربانی د اوکړی، دا سوال د کمیٹی ته حواله شی چه صحیح جهان بین اوشی چه ټول رزلت ئے را اوځی جی۔

جناب سپیکر: دوئی دا وائی چہ Payment توہل شوے دے۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، ما تہ کمیٹی تہ تلو کبے خہ اعتراض نشتہ خو دلته اوس سپیکر تہری ہم شتہ، کبیبینو او کوم خائے چہ دے پہ گوتہ کوی، ہغے کولو تہ ہم تیار یو او کہ وائی چہ دا د کمیٹی تہ لار شی، ہم ما تہ اعتراض نشتہ۔ کہ دے ہر خہ وائی، ما تہ ہیخ اعتراض نشتہ خوزہ وایم چہ دا کومہ د روڈ خبرہ دہ، زمونر د رنگ روڈ، نو مونر اوس سدرن بائی پاس جو روو لگیا یو، پہ ہغے باندے تقریباً تین بلین روپے خرچہ بہ راخی او انشاء اللہ کوشش کوؤ چہ دے میاشت نیمہ کبے د ہغے افتتاح ہم او کرو، مونر تہ ہغہ فری پیسے ملاؤ شوی دی، نو ہغے باندے، دا تاسو تہ خو پتہ دہ مونر یولس اندر پاسسز/ اوورہید ہم کوشش کوؤ خو پیسے تاسو تہ حالات معلوم دی د ملک، نو چہ پیسے وی نو انشاء اللہ مونر بہ ہر خہ کوؤ خو کہ د دوئی خوبنہ وی نو ما تہ ہیخ اعتراض نشتہ، دا د کمیٹی تہ لار شی۔ دے چہ خہ وائی، ما تہ انکار نشتہ۔ کہ دے وائی او کبیبینی راسرہ، ہم خبرہ ورسرہ کوم او کہ کمیٹی تہ ئے لیری نو ہم ما تہ اعتراض نشتہ۔

جناب عبدالاکبر خان: پہ رنگ روڈ؟

سینیئر وزیر (بلدیات): او بالکل چہ دے خہ وائی۔

جناب سپیکر: جی، عاطف خان۔

جناب عطف الرحمن: جی کمیٹی تہ د حوالہ شی چہ بس پہ ہغے کبے چہ خہ فیصلہ او شوہ۔

جناب سپیکر: او دا خوشدل خان چہ بلہ خبرہ او کرہ جی؟ خوشدل خان چہ دا رنگ روڈ او بنود لو چہ ہغہ یر Congusted شو، د ہغے متعلق خہ دغہ دے جی؟

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب،۔۔۔۔

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب کا مائیک آن کریں۔

سینیئر وزیر (بلدیات): د ہغے مونیر پی سی ون ورکیرے دے ، ہغے د پارہ مونیر پیسے غوبنتی دی 3230 ملین او چہ دا پیسے راشی ، انشاء اللہ چہ کوم باقی ماندہ کار دے ، ہغہ بہ مونیر پورا کرو۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question No. 556 moved by the Honourable Member, may be referred to concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee.

جناب سپیکر: جناب عطیف الرحمن خان ، دویم سوال خہ دے جی ، خہ نمبر دے ؟

جناب عطیف الرحمن: د دے نمبر دے 558۔

جناب سپیکر: بنہ جی سوال نمبر 558۔

* 558 - جناب عطیف الرحمن: کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پشاور شہر کی ترقی کیلئے سی ڈی ایم ڈی کام کر رہا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ محکمہ کو صوبائی بجٹ سے فنڈ میا کیا جاتا ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ میاشدہ فنڈ شہر کے مختلف علاقوں کی ترقیاتی سکیموں پر خرچ کیا جاتا ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ محکمہ کو 2007-08 کے دوران کل کتنا

فنڈ فراہم کیا گیا ہے اور مذکورہ فنڈ کہاں اور کس مد میں خرچ کیا گیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ پشاور ڈیولپمنٹ اتھارٹی

کو حیات آباد وریگی ماڈل ٹاؤن کے علاوہ سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت پشاور شہر میں مختلف ترقیاتی

منصوبوں پر عملدرآمد کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے کہ پشاور شہر میں سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت مکمل کی جانے والی

سکیموں کیلئے فنڈز صوبائی بجٹ سے میا کیا جاتا ہے۔

(ج) جی ہاں، یہ بھی درست ہے کہ صوبائی بجٹ سے میاشدہ فنڈز سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل

ترقیاتی منصوبوں پر خرچ کیا جاتا ہے۔

(د) پشاور ڈویلپمنٹ اتھارٹی کو مالی سال 2007-08 کے دوران سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کل گیارہ عدد ترقیاتی سکیموں کیلئے 216.793 ملین روپے کی رقم فراہم کی گئی جو ان منصوبوں پر خرچ ہوئی جن کی تفصیل لائبریری میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

جناب سپیکر: جی مخکبے ضمنی سوال پکبنے شتہ؟

جناب عطف الرحمن: او جی۔ سپیکر صاحب، دیکبنے دا سیریل نمبر 1 باندے 'Improvement of urban Road in Town I, II, III, IV'، پہ دیکبنے تفصیل نہ دے بنود لے شوے، پکار دا دہ چہ د تاؤن ون دوئی مونہ۔ تہ تفصیل او بنائی چہ پہ کومو روڈ ونو باندے پہ دیکبنے کار شوے دے او پہ کوم باندے کار چالو دے؟ بل جناب سپیکر صاحب، دا سیریل نمبر 10 باندے او گورئی "کنسٹرکشن آف لنک روڈ از جمروڈ روڈ تھال پایاں تاورسک روڈ پشاور، سروے کا کام زیادہ ہونے کے باعث سکیم کا پی سی ون مرتب نہیں کیا جاسکا، اسلئے مالی سال 2007-08 میں سکیم کی منظوری نہ دی جاسکی۔ سکیم کیلئے بیس ملین روپے کی رقم مختص کی گئی تھی جو Surrender کر دی گئی"، سپیکر صاحب، دوئی پہ دیکبنے لیکلی دی چہ پی سی ون نہ دے تیار شوے او بل طرف تہ د دے تیندر لگیدلے دے جی او خلقو د دے زمکے پیسے اغستے دی، دا زمکہ ہم Acquire شوے دہ او باقاعدہ توله کارروائی پرے Complete شوے دہ، نو مہربانی د اوشی د دے مکمل تفصیلات مونہ۔ تہ را کرے شی چہ آیا پہ کوم ستیج کبنے دے دا کار؟

محترمہ گلت یاسمین اور کرنی: جناب سپیکر! سپلیمنٹری کونسپن۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی یو منٹ، دا بی بی ہم خہ وائی۔ جی، نگہت بی بی۔

محترمہ گلت یاسمین اور کرنی: سپیکر صاحب، د آنر بیل ممبر تاسو دا سوال او گورئی نو دیکبنے چہ گیارہ پورے چہ کوم دی، تہول ستاسو مخے تہ بہ پراتہ وی چہ دا تہول ئے لیکلی دی چہ دا سکیمونہ چہ دی، د دے منظوری ورنکرے شوہ او تہول فنڈونہ Surrender شول، نو دا خنگہ محکمہ کار کوی لگیا دہ چہ تہولو سکیمونو تہ مخامخ دا لیکلے شوی دی چہ یہ سکیم اس وجہ سے مکمل نہیں ہو سکی اور فنڈز سرنڈر ہو گیا،

تو جناب سپیکر صاحب، گیارہ Important سکیمونہ پہ پیننور بنار کبنے د ترقیاتی فنڈونونہ نہ کیری، نو د دے محکمے خو جناب سپیکر، ڈیرہ نا اہلی دہ۔ زہ وزیر صاحب نہ دا تپوس کول غوارمہ چہ دا گیارہ سکیمونہ چہ د کومو منظوری ور کرے شوے وہ، د ہغے دا فنڈونہ ولے Lapse شول یا Surrender شول؟
 جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب، یہ واقعی پشاور کی بڑی Congestion ہوئی ہے اور اتنی بڑی سکیمز کیوں ڈراپ ہوئیں، پیسہ کیوں Surrender ہوا؟

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، دوئی چہ دا کوم کوئسچن کرے دے، دا د 2007-08 والا خبرہ دہ او دوئی اوس وائی چہ ہغے د پارہ تیندرز شوی دی، نو تیندر خوبہ اوس شوے وی کنہ، دا خو 2008 والا خبرہ دہ، اوس خو 2009 چلیبری نو پہ دے وجہ باندے دا کوم سکیمونہ چہ پاتے دی، پہ دے تولو باندے عمل درآمد شروع دے۔ دا تاسو او گورئی "تعمیر باڑہ روڈ تا سواتی پھاٹک تارنگ روڈ، کنسٹرکشن میٹیریل کی مارکیٹ کی گرانی کی وجہ سے ٹھیکیداروں نے ٹینڈر میں حصہ نہیں لیا"، اوس ہغے باندے کار ہم روان دے۔ دے د اوس داسے نوے کوئسچن راوری چہ موجودہ خہ حالات دی نوزہ دہ تہ یقین سرہ وایم چہ دے تولو سکیمونو باندے مونر۔ کار روان کرے دے اوزہ دعوے سرہ وایم چہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: عاطف خان Satisfied نہ شو، بیا پاسیدو۔ جی تاسو خہ وائی؟

جناب عطیف الرحمن: سپیکر صاحب، دا کوم دغہ چہ دے یعنی 'Improvement of urban roads'۔۔۔۔

جناب سپیکر: نمبرئے خہ دے؟

جناب عطیف الرحمن: دا سیریل نمبر 1، لکہ پہ دیکبنے مونر۔ تہ تفصیل نہ دے بنودلے شوے چہ پہ دیکبنے کوم کوم روڈز شامل دی؟ بل دا سیریل نمبر 10 چہ کوم دے، دوئی وائی چہ د دے پی سی ون نہ دے تیار شوے، تیندر ئے شوے دے، بیا دا تیندر خنگہ کیری؟۔۔۔۔

محترمہ گلہت یا سمین اور کزئی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی نگہت بی بی۔

جناب عطف الرحمن: دا۔۔۔۔

جناب سپیکر: اودریرہ یو منٹ چہ دا دوئی خہ وائی؟ جی، بی بی۔
محترمہ نگہت یاسمین اور کزئی: جناب سپیکر صاحب، چونکہ یہ ساری سکیمیں پشاور سے تعلق رکھتی ہیں اور پشاور چونکہ دار الخلافہ ہے، یہاں غیر ملکی اور ہمارے لوگ، ظاہر ہے انہی روڈوں سے گزر کر جاتے ہیں تو جناب سپیکر صاحب، میں چاہوں گی کہ آئریبل ممبر کا یہ سوال کمیٹی کو چلا جائے کیونکہ وزیر موصوف صاحب کو ابھی تک خود بھی پتہ نہیں ہے کہ اس پر کام شروع ہو چکا ہے یا نہیں ہوا ہے؟ تو یہ بہت Important Question ہے، اس کیلئے میں ہاؤس سے درخواست کروں گی کہ اس کو کمیٹی کے آگے حوالے کیا جائے تو تمام ممبران کو پتہ چل جائیگا کہ کونسی سکیمیں مکمل ہو رہی ہیں یا کونسی سکیموں کا پی سی ون تیار ہے۔

جناب سپیکر: کہ کمیٹی تہ لار شی نو تا سو تہ خو خہ اعتراض نشتہ؟

سینیئر وزیر (بلدیات): زہ چہ خبرہ او کرم بیا چہ ہر خہ کوئی، ما تہ انکار نشتہ۔ تہو لو نہ مخکبے زہ دا وایم چہ دوئی د 2007-08 خبرے تپوس کرے دے، Presently، پہ فلور آف دی ہاؤس دا خبرہ کوم چہ پہ دے تہو لو کارونو باندے کار روان دے نو بیا دوئی تہ خہ اعتراض دے؟ وزیر صاحب تہ ہر خہ معلوم دی، دا خود دوئی د ما نہ نوے کوئسچن او کری چہ At present خہ حالات دی، نو زہ بہ ہغہ تہو ل دیتیل ورتہ او بنایم۔ زہ پہ فلور آف دی ہاؤس دا خبرہ کوم چہ پہ دے تہو لو سکیمونو باندے کار روان دے او پہ دے تہو لو سکیمونو باندے کار کیری نو دیکبے بیا خہ اعتراض دے چہ اعتراض پیدا کوی؟

جناب سپیکر: نو دوئی بیا ولے وائی چہ Surrender شوی دی پیسے؟

سینیئر وزیر (بلدیات): جی نوے کوئسچن د دوئی راوری، 'At present' خود دوئی د 2007-08 خبرہ کوی، 2007-08 خو۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کزئی: جناب سپیکر، وزیر صاحب کہہ رہے ہیں کہ ساری سکیموں پہ کام شروع ہو چکا ہے تو محکمہ، اتنا تو ہونا چاہیے تھا کہ یہ ہاؤس میں آئیگا اور پیش کیا جائیگا اور اس کے علاوہ اگر ہماں پہ صحیح جواب نہیں ملتا ہے، تو ظاہر ہے محکمے کے ساتھ ساتھ وزیر صاحب کی توبات ہو سکتی ہے، تو میں سمجھتی ہو کہ اگر اس کو بھجوا یا جائے کمیٹی کے اندر تو میرا خیال ہے کہ یہ بہتر رہے گا کیونکہ نہ تو اس سے آئریبل ممبر مطمئن

ہیں اور چونکہ اس ہاؤس کی یہ پراپرٹی بن چکی ہے تو اسلئے اور پشاور کی رہنے والی کی حیثیت سے مجھے بھی اس پہ تشویش ہے تو اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے، جناب سپیکر۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر، جہاں تک کونسل کی بات ہے تو جو کونسل کی ڈیٹ ہوگی، اس ڈیٹ تک کے ہم ذمہ دار ہیں، میں نے تو عرض کیا ہے کہ یہ 2008 کی بات ہے، تو اب موجودہ حالات کا پوچھیں تو ہم اس کا بھی بتادیں گے۔ میں فلور آف ہاؤس یہ کہہ رہا ہوں کہ جتنے بھی کام آپ کہہ رہے ہیں کہ محکمے کی کارکردگی ٹھیک نہیں ہے تو سارے کام شروع ہو چکے ہیں۔ آپ کہتی ہیں کہ آپ وہ اطلاع دے دیں، تو وہ اطلاع آپ مانگیں تو ہم آپ کو دے دیں گے۔ آپ مجھ سے نیا کونسل کریں، میں آپ کو ایک ایک چیز اور ٹینڈر اور سب کچھ بتا دوں گا مگر یہ آپ نے 2008 تک پوچھا ہے تو اب اس سے زیادہ جب بات ہوگی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تو خیر ہے اگر کمیٹی میں جائے تو کیا برائی ہے؟

سینیئر وزیر (بلدیات): نہیں جی، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، جائے، یہ بھی کمیٹی میں جائے، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے مگر یہ غلط بات ہے، نئی Tradition نہ بنائیں۔

جناب سپیکر: نہیں، ہاؤس کو تو نئی باتیں آنی چاہئیں، پرانی باتیں کیوں لارہے ہیں؟

سینیئر وزیر (بلدیات): نہیں، آپ نے پرانی پوچھی ہے، آپ ذرا پوچھیئے اپنے سیکرٹری سے، قانون یہی ہے۔۔۔۔۔

(تالیاں / قطع کلامی)

سینیئر وزیر (بلدیات): نہیں، آپ ایسے دب دب نہ کریں، آپ پوچھیں اپنے سیکرٹری سے کہ کیا پوزیشن ہے؟ مجھے پتہ ہے کہ جس ڈیٹ تک آپ نے پوچھا ہے، ہم اس ڈیٹ تک ذمہ دار ہیں، اس کے بعد نیا کونسل لے آئیں تو میں اس کا جواب دوں گا۔ غلط بات پہ صرف ڈیسک بجانے سے تو بات نہیں بنتی، میں یہ کہتا ہوں کہ ان کو چاہیئے تھا کہ یہ 2008 کی بات میں نے ان کو بتادی ہے، آپ اپنے سیکرٹری سے پوچھیں کہ رولز کیا ہیں؟ جو یہ مجھ سے پوچھیں گے، اس کا میں جواب دوں گا، جو فالتو پوچھیں گے، اس کیلئے نیا کونسل لائیں گے۔

جناب سپیکر: آنریبل منسٹر صاحب، یہ پیچھے جو ممبر بیٹھے ہیں، جن کا سوال ہے، ان کے علاقے کی روڈز ہیں، ان کو پتہ نہیں ہوگا؟ جب ان کی روڈ پہ کام چالو ہو تو وہ کیسے پھر Insist کریں گے؟

سینیئر وزیر (بلدیات): میں آن دی فلور یہ بات کرتا ہوں کہ اگر چاہیے تو پریو بلج موشن لے آئیں۔ میں فلور آف دی ہاؤس یہ بات کر رہا ہوں کہ وہ بات اگر نہیں ہے تو یہ پریو بلج موشن میرے خلاف لے آئیں، میں وہاں جواب دے دوں گا۔ یہ تو کوئی طریقہ ہی نہیں ہے کہ آپ جو بات ہو، وہ کمیٹی کے حوالے کریں۔ میں صحیح جواب ادھر دے رہا ہوں اور اس جواب کو ادھر وہ نہیں مانتے، تو میں تو انکار کر دوں گا، کمیٹی میں نہیں جانے دوں گا۔ میرے ساتھ بات کریں بیٹھ کر، انہوں نے جو پوچھا ہے، میں نے بتا دیا ہے، اس کے بعد اگر کہتے ہیں تو نئی بات بتادیں۔ آپ اپنے رولز کو دیکھیں، اس میں نہیں ہے ایسی بات۔

جناب عطف الرحمن: جناب سپیکر،-----

جناب سپیکر: جی عطف خان!

جناب عطف الرحمن: سپیکر صاحب، مونر ڈ وزیر صاحب ڈیر زیات احترام کوؤ او دوئی چہ کومہ خبرہ پہ فلور آف دی ہاؤس کوی نو بالکل مونر تولو لہ پرے یقین پکار دے خو خیر دے کہ کمیٹی تہ دا سوال لار شی نو خہ دومرہ فرق خو بہ نہ پریوخی (تمقے) بل دا دوئی وائی، دلنہ کنہے لیکھی چہ پی سی ون نہ دے تیار او بل طرف تہ جی تیندر لگوی کنہ جی نو زما علاقہ دہ، ما تہ پتہ دہ چہ کار پرے نہ دے چالو۔

سینیئر وزیر (بلدیات): نو دے ڈیت پورے خو ما بنو دلی دی کنہ، نور دوئی خہ خبرہ کوی، دا خود 2008 نہ دہ چہ برہ دا 2008-----

جناب سپیکر: یہ ہاؤس سے رائے لیتے ہیں، Is it the desire of the House that

-----Question

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی

وزیر بلدیات: میں خود کہتا ہوں کہ دے دیں کمیٹی کو، ذرا اسکی تسلی ہو جائیگی، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

Mr. Speaker: Question No. 558, moved by the honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee.

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

312 - جناب گلستان خان: کیا وزیر بلدیات وہی ترقی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ: (الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع رابطہ آفیسر، ڈی سی او ضلع میں ترقیاتی کاموں کیلئے ٹھیکیداروں کا انتخاب کرتا ہے؛ (ب) آیا یہ درست ہے کہ ضلع رابطہ آفیسر، ڈی سی او ضلع ٹانک نے سیلابی بچاؤ سکیم (حکیم کچنگ) کا ٹھیکہ استاد شمال خان ولد ملک فیض اللہ، سکنہ عمر آڈہ جو سرکاری ملازم ہے، کو دیا ہے؛ (د) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا یہ قانونی خلاف وزری نہیں ہے کہ ایک سرکاری ملازم کو ٹھیکیدار منتخب کیا گیا ہے، آیا حکومت مذکورہ ملازم کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب بشیر احمد بلور [سینیئر وزیر (بلدیات)]: (الف) جی نہیں۔

(ب) ضلع رابطہ آفیسر نے مذکورہ سکیم کا ٹھیکہ غلطی سے شمال خان ولد فیض اللہ سکنہ عمر آڈہ کو دیا تھا لیکن اسکی اصلیت معلوم ہونے پر فوری ازالہ کرتے ہوئے ٹھیکہ ایک اور شخص رحمت اللہ کے نام منتقل کر دیا۔ (د) چونکہ مذکورہ شخص ایف آر ٹانک میں ملازمت کرتا ہے، لہذا ایجنسی ایجوکیشن آفیسر ایف آر ٹانک کو اس کے خلاف قانونی چارہ جوئی کیلئے کہا گیا ہے۔

444 - محترمہ مسرت شفیع ایڈووکیٹ: کیا وزیر بلدیات وہی ترقی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ کے تحت کمیشن کو کچھ افسران اور ناظمین کے خلاف انکوائریوں کے کیسز حوالہ کئے گئے ہیں؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ دو سال گزرنے کے باوجود مذکورہ انکوائریوں کو مکمل نہیں کیا گیا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت انکوائریوں کو مکمل کرنے، رپورٹ منظر عام پر لانے اور قانون کی خلاف ورزی کرنے والے ملوث افراد کو سزا دینے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب بشیر احمد بلور [سینیئر وزیر (بلدیات)]: (الف) یہ درست ہے کہ محکمہ نے لوکل گورنمنٹ کمیشن کے ذریعے افسران اور ناظمین کے خلاف انکوائریاں کی ہیں، جو کہ ضروری نوعیت کے کیسز تھے، ان میں

سر فرسٹ تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن کوہاٹ اور تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن تحت بھائی ہیں۔ ٹی ایم اے کوہاٹ کو سال 2004-05 میں منظر عام پر لایا گیا جو کہ متعلقہ ٹی ایم اے کے ممبران کی شکایت پر باقاعدہ انکوآری ناظم، نائب ناظم اور چیئر مین ٹیکسیشن کمیٹی کے خلاف ممبر لوکل گورنمنٹ کمیشن، جناب منصور طارق کی سرپرستی میں جو کہ جناح پلازہ کوہاٹ کے متعلق تھا، انکوآری عمل میں لائی گئی۔ متعلقہ کمیشن ممبر نے نقصان کا اندازہ تقریباً 1,90,95,193 روپے لگایا ہے۔ محکمہ نے لوکل گورنمنٹ کمیشن کے فیصلے کو مد نظر رکھ کر متعلقہ افسران کے معطلی کا حکم نامہ جاری کیا تاہم متعلقہ افسران نے معطلی کے حکم نامہ کو پشاور ہائیکورٹ میں چیلنج کیا۔ عدالت نے متعلقہ افسران کو بحال کرنے کا حکم نامہ جاری کیا۔ دوسری انکوآری جو کہ ٹی ایم اے کوہاٹ سے متعلق ہے، اس میں جناب جلال الدین، ممبر لوکل گورنمنٹ کمیشن نے جو Load/un-load سے متعلق تھا، انکوآری کی۔ ممبر موصوف نے نقصان کا اندازہ 9,36,000 روپے لگایا جو کہ لوکل گورنمنٹ کمیشن کی باقاعدہ میٹنگ میں اسکو انکوآری کے نقصان کی تفصیل بتائی گئی۔ کمیشن نے ناظم ٹی ایم اے کوہاٹ، دلبر خان کو اس نقصان کا ذمہ دار ٹھہرا یا۔ علاوہ ازیں افسران کے خلاف بھی جھمانہ کارروائی کی ہے۔ مزید براں دلبر خان نے بھی عدالت کا سہارا لیکر متعلقہ حکمنامے کو معطل کرایا۔ اسکے علاوہ کمیشن کے پاس تحت بھائی کی انکوآری جناب جلال الدین صاحب کے زیر سرپرستی عمل میں لائی گئی۔ ممبر موصوف نے ناظم ٹی ایم اے تحت بھائی کو ذمہ دار ٹھہرا یا۔ ساتھ ساتھ ایک ٹی ایم اے کے اہلکار کو ذمہ دار ٹھہرا یا محکمہ کمیشن کے فیصلے کے مطابق کارروائی کر رہا ہے۔

(ب) یہ غلط ہے۔

(ج) تفصیل جز (الف) میں بیان کی گئی ہے۔

459 - محترمہ مسرت شفیع ایڈوکیٹ: کیا وزیر بلدیات و دیہی ترقی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 2002-03 کے دوران ٹاؤن کونسل کوہاٹ نے پرانی جیل کی جگہ پر ایک پلازہ کی تعمیر شروع کی تھی:

(ب) آیا یہ درست ہے کہ اس سلسلے میں ٹھیکیدار کو اسی لاکھ روپے کے قریب ادائیگی بھی کی گئی تھی:

(ج) آیا یہ درست ہے کہ ادائیگی کے فوراً بعد کام روک دیا گیا اور اب بی او ٹی کے ذریعے ایک اور پرائیویٹ ٹھیکیدار کو دوبارہ بیس تیس سال کے لیز پر ٹھیکہ دیا گیا ہے:

(د) آیا بھی درست ہے کہ مذکورہ ٹھیکہ دیتے وقت تمام قواعد و ضوابط کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ٹاؤن کونسل کی قیمتی جائیداد ادا کرنے والوں پر ٹھیکیدار کے حوالے کی گئی ہے؛

(ه) اگر (الف) تا (د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(1) حکومت مذکورہ ٹھیکے میں بے قاعدگیوں میں ملوث افراد کے خلاف کارروائی کرنے، نیز ٹھیکہ منسوخ کرنے کیلئے تیار ہے؛

(2) گزشتہ ٹھیکہ کیوں بند کر دیا گیا تھا اور اسی لاکھ روپے جو ٹھیکیدار کو دیئے گئے تھے، کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب بشیر احمد بلور [سینیئر وزیر (بلدیات)]: (الف) جی ہاں۔

(ب) ٹھیکیدار کو مبلغ 48,73,644 روپے ادا کیے گئے تھے جبکہ ٹی ایم اے کے ذمے 33,88,348 روپے واجب الادا تھے کیونکہ مذکورہ پلازہ ٹی ایم اے کے فنڈز کی بناء پر زیر تعمیر تھا۔

(ج) ٹی ایم اے کو ہاٹ کے پاس فنڈز کی کمی کی وجہ سے زیر تعمیر پلازہ کا کام بند ہو گیا تھا، بعد میں بی او ٹی کی بنیاد پر مذکورہ پلازہ کی تعمیر کیلئے بذریعہ اخباری اشتہار اوپن ٹینڈرز طلب کئے گئے جو کہ عابد برادرز کنسٹرکٹرز اسلام آباد کو تینتیس سال لیز بی او ٹی پر دی گئی۔

(د) جی نہیں، مذکورہ پلازہ کو بی او ٹی کی بنیاد پر تعمیر کیلئے بذریعہ اشتہار باقاعدہ مشتہر کی گئی۔

(الف) تا (د) کی روشنی میں کوئی بے قاعدگی نہیں ہوئی۔

524 - محترمہ مسرت شفیع ایڈووکیٹ: کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ 2006-07 کے دوران کوہاٹ سیمینٹ فیکٹری اور دیگر مقامات پر Load/unload کے سرکاری ٹھیکوں میں گھپلے ہوئے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ٹھیکے غیر قانونی طور پر دینے والوں کے خلاف انکوائری ہوئی تھی جس کی رپورٹ سیکرٹری بلدیات اور لوکل گورنمنٹ کمیشن کو پیش کر دی گئی تھی؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ٹھیکے میں حکومت کو چالیس لاکھ روپے کا نقصان ہوا تھا؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو؛

(i) مذکورہ انکوائری رپورٹ تاحال منظر عام پر کیوں نہیں لائی گئی؛

(ii) آیا حکومت مذکورہ انکوائری رپورٹ منظر عام پر لانے اور ملوث افراد کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب بشیر احمد بلور [سینئر وزیر (بلدیات)]: (الف) جہاں تک ٹھیکوں میں گھپلوں کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں عرض ہے کہ بذریعہ شکایات یہ بات نوٹس میں لائی گئی کہ Loading/unloading taxes غیر قانونی طور پر وصول کیے جاتے ہیں جس پر جناب جلال الدین، ممبر لوکل گورنمنٹ کمیشن کو اگست 2007 میں تحقیقاتی آفیسر مقرر کیا گیا۔

(ب) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ غیر قانونی وصولیات کے خلاف تحقیقات کی گئیں، جس کی رپورٹ کی بناء پر تحصیل ناظم کوہاٹ کو معطل کیا گیا تاہم کیس عدالت عالیہ میں زیر سماعت ہے۔

(ج) بمطابق انکوائری رپورٹ چالیس لاکھ روپے کا نقصان ہوا ہے۔

(د) انکوائری رپورٹ پر مزید کارروائی جاری ہے، اس کے مکمل ہونے پر ناصرف ملوث افراد کے خلاف کارروائی کی جائے گی بلکہ اسے منظر عام پر بھی لایا جائیگا۔

غیر رسمی کارروائی

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر:

جناب سپیکر: جی، جاوید عباسی کیا کہہ رہے ہیں؟

جناب محمد جاوید عباسی: میں بہت ہی اہم مسئلے کی طرف جناب سپیکر، اس ہاؤس کی اور آپ کی توجہ دلانا چاہتا

رہا تھا چونکہ آپ نے ایک precedent fit کیا ہوا ہے اور Fix کیا ہوا ہے، Set کیا ہوا ہے کہ کوئٹہ

آور پہلے ہونا چاہیے، جناب سپیکر، جس مسئلے کی طرف میں آج آپ سب کی توجہ دلانا چاہ رہا ہوں، اس

وقت پورے پاکستان میں اس مسئلے پر بحث چلی آرہی ہے اور اگر آج ہم نے اس پہ بات نہ کی اور آج ہم نے

اس معاملے کو Serious نہ لیا تو یہ اس طرح ہی تصور ہوگا کہ جس طرح کسی آدمی کی ٹانگیں اور ہاتھ باندھ

Restling Ring میں ڈال دیا جائے اور پھر اس سے کہہ دیا جائے کہ اب وہ کشتی کر سکے۔ جناب

سپیکر، میری مراد جو ہے، وہ کیری لوگر بل ہے جس پر ریڈینٹ آف امریکہ، اوہائیو نے ہفتے کے دن کو سائن

کرنے ہیں۔ پورے پاکستان میں ہر آدمی کو پتہ چل گیا ہے کہ جناب، اس میں انہوں نے کیا

Conditionalities لگا دی ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ہمیں فننس کے پرابلمز ہونگے، اس

میں کوئی شک نہیں ہے کہ ہمیں اس وقت بیرونی دنیا کی امداد کی ضرورت ہے لیکن یہ ہمارے لئے ممکن

نہیں ہے کہ ہم اپنی Sovereignty پر Compromise کر لیں اور ایسی باتیں اور ایسے Conditions مان لیں کہ اگلے آنے والے وقتوں میں ہمارے بچے بھی ان سے جان نہ چھڑا سکیں۔ جناب سپیکر، یہ بہت ہی اہم معاملہ ہے، میں ایک ریزولوشن لایا ہوں۔ جناب سپیکر، میری ریکویسٹ ہے آپ سے کہ مجھے آج اجازت دی جائے تاکہ ہم متفقہ ایک ریزولوشن لائیں اور اس پر ڈسکشن بھی کریں اور اسکی Conditionalities جو انہوں نے لگادی ہیں اور جناب سپیکر، یہ جان کر ہم سب کو حیرانگی ہوئی ہے کہ اب وہ ایک قدم آگے چلے گئے ہیں۔ انہوں نے یہ کہا کہ اب سول ایڈمنسٹریشن اور ملٹری کے درمیان جو Relation ہوگا، اس کو بھی ہم Watch کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ آرمی چیف جو Next آئے گا، اس کو بھی ہم دیکھیں گے۔ انہوں نے یہاں تک کہا ہے کہ نیوکلیر جو آپ کے Assets ہیں، ان تک بھی ہمیں Access ہوگی اور جو ڈاکٹر قدیر خان کا ایٹو جو Dead issue سمجھا جاتا تھا یا Closed transaction سمجھی جاتی ہے تو انہوں نے کہا ہے کہ اس کے بارے میں بھی ہم پتہ کریں گے کہ وہ جو باتیں ہوئی تھیں، جو Close relations کی بات ہوئی تھی، وہ ٹھیک تھی یا ٹھیک نہیں تھی؟ لہذا جناب سپیکر، میں آپ سے ریکویسٹ کروں گا کہ آپ رول 240 کے تحت 124 کو Suspend کر کے نہ صرف ریزولوشن لایا جائے بلکہ اس پہ بات کی جائے اور ہم یہ بھی چاہیں گے کہ ہاؤس میں ہمارے جو دوست بیٹھے ہیں، وہ ڈسکشن میں اس کو بھی ڈسکس کریں۔ یہ کسی ایک پارٹی، کسی ایک فرد کا، اور سب سے زیادہ جناب سپیکر، جو معاملہ ہوگا، چونکہ ہمارا صوبہ جو کہ اتنی بڑی آگ اور خون کے کھیل سے ابھی گزر رہا ہے، جناب سپیکر، ہم ایک آگ کے سمندر سے ابھی گزر رہے ہیں اور آپ اس وقت نہیں آئے تھے، اسمبلی کا سیشن شروع ہونے سے پہلے میں نے، یہاں ایک بلیک وائٹ بجٹ جو ہے، اس کیلئے بھی ایک کال انٹینشن نوٹس لے کر آیا تھا اور وہ اب بجٹس Already یہاں اسلام آباد اور پشاور میں بیٹھی ہے اور اس ادارے کے آدمی پہلے سے پہنچے ہوئے ہیں تو جناب سپیکر، ہمیں یہ بہت بڑی کوئی گیم لگتی ہے۔ ہمیں لگتا ہے کہ یہ ہمارے آنے والے مستقبل میں بہت، اور یہ الحمد للہ ایک آزاد خود مختار ملک ہے، ہمیں فنانسز ضرور چاہئیں، ہمیں ضرور فنڈز چاہئیں لیکن اس ملک کی سالمیت کے اوپر ہمیں چاہئیں جناب سپیکر، تو میری ریکویسٹ ہوگی کہ ہمیں اس پر پوری طرح بحث کرنے کی آج اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ میرے خیال میں آپ آپس میں بیٹھیں، ایک Written motion مجھے لے کر آئیں تو جس طرح آپ لوگ کہیں گے، میں وہ کروں گا جی۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: ابھی کچھ معزز اراکین نے چھٹی کی درخواستیں بھیجی ہیں، پرنس جاوید صاحب، ایم پی اے، نے 7 تا 9 اکتوبر 2009: جناب محمود عالم صاحب نے 6 تا 10 اکتوبر 2009: جناب ملک بادشاہ صالح

صاحب نے آج یعنی 7 اکتوبر 2009 کیلئے تو Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

جناب سپیکر: Leave is granted. ایک اور گزارش ہے کہ جملہ معزز پارلیمانی لیڈر صاحبان کے ساتھ جو مشورہ کیا گیا تھا، اس میں فیصلہ ہوا تھا کہ وزیٹرز کم سے کم کوشش کریں کہ اسمبلی میں لائیں بلکہ سب نے متفقہ طور پر کہا تھا کہ وزیٹرز کو نہ لائیں، تو کل بہت زیادہ وزیٹرز آئے ہیں اور معزز اراکین کے ساتھ آئے ہیں، (بشیر بلور صاحب، جانا نہیں، لیجسلیشن ہے بہت زیادہ، جلدی آجائیں جی)، تو اس سلسلے میں آپ کا تعاون چاہیے کہ وزیٹرز کی اسمبلی میں اتنی بڑی Movement نہ ہو جس طرح کل ہوئی ہے۔ یہ آپ کے سارے لیڈران صاحبان کا متفقہ فیصلہ تھا۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب، زہ دا گزارش کوم چہ دا معلومات دا اوشی چہ دا د کوم ممبرانوسرہ وو؟

جناب سپیکر: دا تولو ممبرانوسرہ راغلی دی جی۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر، دا تاسو سرہ ریکارڈ کنبے بہ وی چہ معلومات اوشی او پتہ اولگی چہ دا د چا سرہ راغلی وو؟

جناب سپیکر: بس زمونرہ معزز اراکین دی، خیر دے گزارہ بہ مونرہ ہم کوؤ ورسرہ خو۔۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: مونرہ خود خان سرہ نہ دی راوستی۔

جناب سپیکر: او دغہ خبرہ دہ، ما خیل خلق تہول خفہ کرل۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب، دیرہ مننہ سٹی ہسپتال کوہاٹ روڈ باندے ٹیکنیکل کالج سرہ دے، زمونر نہ گیر چا پیرہ دا بدھ بیرہ شوہ، گیر چا پیر کلی، د ہغے نہ دا شکایت کیری، زہ یوہ ہفتہ مخکنے لارمہ، د ہغے انسپیکشن ما اوکرو۔ ہلتہ خہ عجیبہ غوندے خبرہ معلومہ شوہ، ہلتہ خہ اپوائنٹمنٹس سوی دی، پہ ہغے باندے خو ما یو Application او لیکلو او ہغہ Concerned Committee تہ تلے ہم دے او ہغے کنبے راتلونکے ہفتے پہ ورخ تاریخ دے، پہ ہغے کنبے چہ کومے دوائیانے، Prohibited medicines ہغے کنبے Use کیری، د ہغے نور انتظامات تھیک نہ دی، ہغہ خوبیلہ خبرہ دہ خو کوم Immediate ستاسو توجہ راگرخول غوارم چہ ہغے کنبے خہ اپوائنٹمنٹس شوی دی د کلاس فور، And all these appointments have been made in

grave violation of the law and rules; and with your kind permission, I would like to draw your kind attention to the rules on the subject. These rules are 'The N-W.F.P. (Appointments, promotion and transfers) Rules, 1989, according to rule 3, which is in respect of appointment of Class IV, Sir, rule 3, sub-rule (3) says that initial recruitment to post in the basic pay scales 1 and 2 equivalent shall only be made on local basis

دا وئیلی دی چہ خومرہ د کلاس فور اپائٹمنٹس کیری، تاسو بہ Concerned MPA نہ تپوس کوئی، د ہغہ پہ مرضی باندے پہ کیری، زہ د ہغہ علاقے ایم۔پی۔اے یم جناب عالی، زہ د ہاؤس پہ نوٹس کنبے دا راوستل غوارم چہ ہلتہ دا یو اپائٹمنٹ شوے دے، Shahid Mehmood son of Aurangzeb, he

Temporary اور Permanent، belongs to Rawalpindi ایڈریس پنڈی کا ہے، بہت افسوس کی بات ہے کہ میرے حلقے میں، میرے گاؤں میں کو ایفائیڈ لوگ پھر رہے ہیں Jobless اور ایک پنڈی کا آدمی یہ اپوائنٹ کر رہے ہیں۔ دیکھیں، دوسرا جو ہے، وہ نوشہرہ کا ہے، یہ ان لوگوں سے میں نے اسی ٹائم لے لیا کہ you have شناسختی کارڈ، مجھے دے دیں، انہوں نے مجھے دے دیے اور ان سے میں نے فوٹو سٹیٹ لے لیا، یہ دوسرا نوشہرہ کا ہے تو جناب، میری عرض یہ ہے کہ جس طرح یہ ہمارے شاہ حسین بھائی نے پرسوں ایک کونسلر کیا تھا ایگر یکلچر ڈیپارٹمنٹ کے بارے میں اور ایگر یکلچر منسٹر نے اس میں انکوائری مقرر کی تو میں بھی اس ہاؤس سے ریکوسٹ کرتا ہوں، آپ سے ریکوسٹ کرتا ہوں کہ اس پر بھی

کمیٹی مقررہ بجائے اور اس میں Probe ہونی چاہیے اور جس آدمی نے یہ اپائنٹمنٹ کی ہے اس قانون کی Violation میں، اس کے خلاف کارروائی ہونی چاہیے، میری آپ سے یہ ریکوسٹ ہے۔
(تالیاں)

ملک قاسم خان خٹک: سپیکر صاحب۔

انجینئر جاوید خان ترکی: سپیکر صاحب، زہ پہ دے بارہ کبے خہ وئیل غوارم۔

جناب سپیکر: دا داسے ایشودہ کنہ۔۔۔۔

انجینئر جاوید خان ترکی: زما خبرہ ہم واورئ، یو منٹ جی، پلیز۔

جناب سپیکر: دا گورہ تول ولا ردی۔

انجینئر جاوید خان ترکی: نہ جی، ہم دے سرہ Related دہ جی۔ مونبر سرہ وعدہ شومے وہ جی چہ نور Discrimination بہ نہ کیری، زما پہ حلقہ کبے خود ہغے باوجود پہ صوابی کبے موصوف ایجوکیشن منسٹر ایک سو چھیاسی پوائنٹمنٹس کپی دی جی او زہ او سردار علی خان ئے پکبے دوارہ Ignore کپی یو جی۔ مونبرہ تہ آن دی فلور آف دی ہاؤس پہ 17 نومبر باندے ئے دا وئیلی وو چہ No more discrimination، د فنڈونو خبرہ بہ بیا کوؤ، اپوائنٹمنٹس ایک سو چھیاسی پہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کبے شوی دی، ما تہ پکبے ہم سیٹ نہ دے راکرے او سردار علی خان صاحب پکبے ہم سیٹ نہ دے اغستے جی، پہ دے باندے ما ایڈجرمنٹ موشن او توجہ دلاؤ نوٹس اسمبلی تہ رالیہ دے 7th of the last month، 7 ستمبر باندے خو ہغہ چونکہ راغلی نہ دے، د سردار علی خان صاحب دا دے اوس پروت دے، ہغہ راروان دے جی، ایک سو چھیاسی کبے ئے ما تہ یو سیٹ ہم نہ دے راکرے، نو ما سرہ ولے زیاتے کیری؟

جناب سپیکر: جی دے باندے خبرہ کوؤ۔ جی تاسو موشن پرے Written رالیہ دے
مونبرہ تہ؟

انجینئر جاوید خان ترکی: مونبرہ Written تاسو تہ ہم در لیہ لے دے۔

جناب سپیکر: پہ ہغہ وخت۔۔۔۔

انجینئر جاوید خان ترکی: تاسو تہ پہ خیل پیہ باندے ما Application ہم لیکلے دے جی۔

جناب سپیکر: Written motion, written motion: باندمے به تاسو۔۔۔۔

انجینئر جاوید خان ترکی: Written motion: دا دے، ما سره کاپی پرتہ ده جی۔

جناب سپیکر: تھیک شوہ جی، دا بیا راولو دے مخکنے ورخو کنبے جی۔ اکرم خان درانی صاحب، جی اکرم خان درانی صاحب۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): مہربانی جی۔ محترم سپیکر، خوشدل خان صاحب چه کومه خبره اوچته کره، حقیقت دا دے ما سحر، چونکه داسے دے راباندمے گران هم دے، زمونږد مشرانو سره ئے یوږیر زور تعلق دے او ما سحر دوئ سره دلته هم داخبره اوکره، اوس ئے ستاسو په وساطت هم کوؤ چه دلته د ایجوکیشن خبره راشی، دا هاؤس داسے اوچت او دریری چه زما خیال دے چه په دے هاؤس کنبے اور لکیدلے وی او که تاسو اوس هم غږ کوئ نو که زه آواز اوکریم چه ټول او دریری نو دا ټول هاؤس او دریری، نو مونږ دا وایو چه دوئ خو زمونږه په کشرانو کنبے دی او زیات د نورو منسترانو نه په اخلاقی طور باندمے هم زمونږه دغه دے او په مونږ باندمے گران هم دے، دا جی عجیبه غوندمے آرډر دے، دا چونکه زمونږه په بنون سټی کنبے د چپراسی وائی ورته، که څه دائی ورته وائی، په دا سکول کنبے صفائی چه کوی، یو غریبه بنځه ده، هغه ریتائر کیږی جی په 01/10/2009 باندمے او هغه عاجزه هغه دفتر و نو ته ځی چه زما په ځائے باندمے زما لور نوکره کږی چونکه د هغه به څه حیثیت وی چه هلته جارو وهی په سکول کنبے؟ او اے ډی او بنون 25/07/2009 باندمے آرډر کوی چه که چرے په 1/10/2009 باندمے دا ریتائر شی، نو څلور میاشتے مخکنے آرډر کوی چه د دے په ځائے هغه بله بنځه ده چه د هغه لور نه ده، هغه داوشی۔ اوس که چرته د دے طبقے سره هم دومره زیاتے وی، د دے به څه حیثیت وی چه هلته یو جارو وهی، چپراسنږه وی او ټول عمر دا سے شوی دی چه هغه مائی، دائی وائی ورته، چه ریتائر شی نو د هغه چرته لور وی، د هغه څوک وی نو چه هغه نوکر شی او نور هم لکه په دیکنبے موقع داسے راخی چه دلته ظاهر شاه خان ناست دے، هغه بله ورځ چه کومه خبرے د ممبرانو په نسبت باندمے شوی دی په دے هاؤس کنبے چه ممبرانو ته هډو څه ورځی نه، د هغوی څه پوهه نشته، هغه داسے

دی چہ بالکل نابلدہ دی او کہ چرتہ دا الفاظ پہ دے ہاؤس کبنے دیو منسٹر د طرف نہ پہ دے انداز استعمالیری او بیا وائی چہ زہ د چا نہ ویریرم نہ، مونر خو جنگ تہ نہ یو راغلی، مونرہ خو یو بل سرہ غارہ اچولو تہ راغلی یو، دلته اوس مونر خو دا نہ دی وئیلی چہ بابک صاحب د چا نہ ویریری حکہ چہ د دہ کورنئی داسے دہ چہ ہغہ د ویرو لو نہ دہ، نو کہ پہ دے انداز پہ دے ہاؤس کبنے خبرے وی چہ زہ د چا ویریرم ہم نہ او زہ بہ ہغہ کوم چہ زما خوبنہ وی نو دا ہاؤس خود یو سری د خوبنے نہ دے، نو بیا داسے مشکلات راخی چہ کہ اوس د دہ ہغہ استحقاق راشی نو کہ مونر د یو ای پی او خلاف پہ یو آواز باندے کولے شو او بیا یو ذمہ دار سرے، منسٹر چہ زما دیو ایم پی اے بے عزتی کوی او ورتہ وائی چہ تہ نہ پوہیرے، تہ نابلدہ یے نو بیا خو پہ دے خبرہ بہ دا ہاؤس چلول ڈیر گران شی۔ نو مونرہ وایو چہ خنگہ خوشدل خان او وئیل، ہغہ بلہ ورخ زمونر چیف منسٹر صاحب سرہ ہم میتنگ شوے دے، د اپوزیشن ٹول پارلیمانی لیڈرز وو او پہ ہغے کبنے ہم خہ فیصلے شوی دی۔ نن یو واضح ڈائریکشن دے، یو زیات تکلیف پہ ہائرایجوکیشن کبنے دے، د قاضی اسد صاحب او یو د پرائمری ایجوکیشن دے نو کہ چرتہ تاسو ہم رولنگ ورکری او منسٹر صاحب ہم پاخی او دا مسئلہ یوخل پورہ ختمہ کری چہ کلاس فور چہ دی، ہغہ د متعلقہ ایم پی اے پہ Recommendations بہ وی نو دلته بہ پہ دے ہاؤس کبنے دا جنگ چہ دے، دا بہ نہ وی او ڈیر پہ بنہ انداز باندے بہ یو د برادرئی ماحول وی، یو بنکلے ماحول بہ وی، د خفگان بہ نہ وی۔ زما خیال دے اوس د دے نہ وروستو تاسو تہ ریکوسٹ کوی، د ظاہر شاہ خان استحقاق راروان دے نو پہ ہغے باندے بہ بیا ہم دا ہاؤس پہ دے انداز باندے خبرے کوی، نو مونر درخواست کوؤ چہ دا مسئلہ تاسو پہ خپل رولنگ او دا منسٹر صاحب د پہ خورو الفاظ باندے دلته

ختمہ کری چہ دا مسئلہ نورہ ختمہ شی۔ (تالیان)

جناب سردار حسین ماک (وزیر اعلیٰ ابتدائی و ثانوی تعلیم): سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی، جناب بابک صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: بل طرف تہ غی، اودیرہ، دا چہ کومہ اوچیرلے شوہ، ہم دے باندے
خبرہ کوئی۔

ملک قاسم خان خٹک: دا جی۔۔۔۔

جناب سپیکر: فلور باندے چہ کومہ خبرہ شروع شی، ہغے باندے بہ خبرہ کوئی۔

ملک قاسم خان خٹک: پہ دے باندے دہ جی کنہ۔

جناب سپیکر: یہ ابھی پریویج موشن آرہی ہے، منسٹر صاحب سے پہلے جواب طلب کیا ہے۔

ملک قاسم خان خٹک: سپیکر صاحب! زما ہم یو شو خبرے پکبنے دی۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: یہ آپ کے لیڈر صاحب کی بڑی تفصیل کے ساتھ اس پہ بات ہوئی۔ (تہقرہ)

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: مہربانی، سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: بابک صاحب! تہ کبینہ چہ دہ ہم واو رو نو۔

Minister for Primery & Secondary Education: Okay, Sir.

جناب سپیکر: جی ملک قاسم خان صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: شکریہ، جناب سپیکر۔ خوشدل خان صاحب چہ کومہ خبرہ
اوکرہ، درانی صاحب نے توثیق اوکرو۔ سر، دا دیو دیپارٹمنٹ خبرہ نہ دہ، د
دے د پارہ دیو ورخ مقرر شی، جناب والا۔ سر، دو سو پچاس کسان پہ ایکسائز
اینڈ ٹیکسیشن کبنے بھرتی شوی دی او ما باقاعدہ پہ ہغے باندے اسمبلی تہ
لیکلی ورکری دی نن نہ خلور میاشتنے مخکبنے، اوسہ پورے ہغہ کوئسچن دے
اسمبلی تہ نہ دے راغلیے۔ سر، داسے خلق بھرتی شوی دی کلاس فور کبنے،
سپاہی کلاس فور پوسٹ دے، دغہ نمونہ پہ ہیلتھ کبنے بھرتی شوی دی۔ سر،
دا اپوائنٹمنٹس خود تہ لے اسمبلی سرہ جی مذاق دے، نو لبرہ مہربانی اوکری
چہ دا تہ ل اپوائنٹمنٹس تہ ل دیپارٹمنٹس کبنے چہ خومرہ شوی دی، دغہ نمونہ
اپوائنٹمنٹس د پارہ دیوہ ورخ مقرر کری، زہ معزز ممبران اسمبلی تہ دا
ریکوویسٹ کوم او سر، تاسو تہ ریکویسٹ کوم چہ گورہ جی دو سو پچاس کسان،
یوسرے میٹرک پاس نہ دے، ریزلٹ نے پہ مارچ کبن اوخی او نن پہ دسمبر کبنے

جی چه کوم بیخی ایڊوانس آرڊر کوی سر، دا دے ما سره ئے ریکارڊ پروت دے
 ٲول، ما پرے اسمبلی ته Written راوری دی او نورو کسانو هم، اوسه پورے د
 هغه سوال ما ته جواب نه راخی سر، نوزہ د دے د پارہ درخواست کوم دے ٲولو
 معزز ممبران اسمبلی ته چه تاسو په دے باندے دومره سنگین نوٲس واخلی او دا
 شه چه کیری، دا مونبر سره مذاق دے او دا دے صوبے سره مذاق دے، د دے
 غریب عوام سره مذاق دے، سر۔ شکریه، ڊیره مهربانی۔

(تالیاں)

جناب محمد عالمگیر خلیل: سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی عالمگیر خان، تاسو، ایک منٹ۔ جی جناب عالمگیر خان کا مائیک آن کریں۔

جناب محمد عالمگیر خلیل: ڊیره شکریه، سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، خنگه چه خوشدل
 خان او وئیل او درانی صاحب او وئیل، مونبر دوئی سره متفق یو خو سپیکر
 صاحب، زہ ستاسو په نوٲس کنبے راو لم چه د درانی صاحب په دور حکومت
 کنبے، زہ به تاسو ته لسٲ پیش کر مه، په کے۔ ٲی۔ ایچ۔ کنبے، په ایچ۔ ایم۔ سی
 کنبے او په کڊنی سنٲر کنبے که دو سو پچھتر کسان د بنوں ما او نه بنودل، زہ
 به استعفیٰ ورکرم (تالیاں) چه د بنوں نه دوئی راوستی دی او د پیسنور په
 دے درے هسپتالو نو کنب ئے بهرتی کری دی، د بنوں ڊومسائل دے ورسره، په
 کے۔ ٲی۔ ایچ۔ کنبے شته، په ایچ۔ ایم۔ سی کنبے شته، په کڊنی سنٲر کنبے شته نو
 ورومبے د سرے خپل گریوان کنبے او گوری چه ما مخکنبے شه کری دی؟ مونبره
 ٲھیک ده د دوئی د خبرے سره متفق یو چه د ایم پی اے په صلاح اغستل پکار دی
 خو پکار دا وه چه دوئی یو پل مونبر ته ایبنودے دے، په هغه پل به مونبره هم روان
 و۔ زہ به نن تاسو ته او بنایم کلاس فور پکنبے شته، ٲیکنیشنز پکنبے شته،
 مطلب زہ به تاسو ته دا هم او بنایم چه په پشاور بورڊ کنبے په گریڊ 17 باندے یو
 سرے لگیا دے د دورانی صاحب په دور کنبے او میٲرک پاس دے، په گریڊ 17
 باندے، زہ به ئے درته Proof راوړم او که مے درته Proof راوړو، په هال کنبے
 به زہ استعفیٰ ورکرم۔ نوزہ دا یوه خبره کوم چه په دیکنبے مونبر د درانی صاحب
 سره هم متفق یو، خوشدل خان سره هم متفق یو، دا نه چه یو بابک گنا هگار دے،

چه د چا حکومت تير شوے دے ، خپله خوبنه ئے کړے ده۔ دا د څوک نه وائی د سره ، هر چا خپله خوبنه کړے ده۔ (تالیاں) دلته زما يو درخواست دے چه حساب را اخلئ نو حساب د پينځو کالو وروستو نه راوخلئ ، دا ټول حساب کتاب راواخلئ۔۔۔۔

جناب سپیکر: تههیک شوه جی۔

جناب محمد عالمگير خلیل: چه آیا په ایچ۔ ایم۔ سی کنبے ، په کسے۔ تی۔ ایچ کنبے او په کډنی سنټر کنبے د دسترکت پشاور نه د چا څه حق دے ، دا کلاس فور چه د بنون او د لکی نه راتلل ، د چا څه حق وو؟ یا د دی آئی خان نه ئے د راوستو څه حق وو؟ دا زما يو څو خبرے دی جی۔

جناب سپیکر: شکریه جی۔

جناب خوشدل خان ایډوکیټ (ډپټی سپیکر): سپیکر صاحب ، یو منټ۔۔۔۔

جناب سپیکر: او درپره ، دا Formality ده ، مخکښه به۔۔۔۔

جناب عطیف الرحمان: سپیکر صاحب ، سپیکر صاحب۔

(قطع کلامیاں / شور)

جناب سپیکر: جی دا داسے ایشو ده کنه ، زما په خیال ټول کښینی جی ، پلیز کښینی ، ټول کښینی۔

جناب عطیف الرحمان: سپیکر صاحب۔ ډیره مهربانی۔۔۔۔

(شور)

جناب ډپټی سپیکر: ما د رول خبره او کړه جی۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: تههیک شوه جی ، تههیک شوه ، درکومه ټائم ، درکومه ، لږ کښینی ، لږ کښینی۔

جناب ډپټی سپیکر: زه جی۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: عطیف خان! تہ یو منت کبینہ۔

جناب سپیکر: خوشدل خان! دا داسے مسئلہ دہ کنہ چہ دے تولو سرہ دہ، یواخے تا سرہ نہ دہ، ما سرہ ہم دہ، دوئ سرہ ہم دہ، تولو سرہ دہ۔

جناب سپیکر: ما خود رول خبرہ او کرہ۔

جناب سپیکر: ہاں جی؟

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): ما د رول خبرہ او کرہ۔ زہ چہ کومہ خبرہ کوم، د رولز لاندے خبرہ کومہ، زہ د ہغے Explanation کوم۔ عالمگیر خان۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: اورنگزیب خان! تاسو کبینہ جی، لرتاسو کبینہ جی۔

جناب خوشدل خان: عالمگیر خان چہ کومہ خبرہ او کرہ، زہ خود رول خبرہ کوم، ما خود تاسو تہ باقاعدہ یولاء Quote کرہ چہ د دے لاء مطابق، Rule 10 (3) says، ہغہ Previous Government د دے Violation کرہ دے نو غلط ئے کرہ دے او کہ دا موجودہ ہم، مطلب کہ ہغہ ہیلتھ منسٹر دے او کہ ہغہ ایجوکیشن منسٹر او کہ ہر یو منسٹر دے نو ہغہ غلط کوی د اشے (تالیاں) خکہ چہ کہ سی ایم صاحب مونرتہ وئیلی دی یا سی ایم صاحب دے ایم پی اے گانو تہ وئیلی دی، افسرانو تہ، چہ یرہ د ایم پی گانو پہ Recommendation ئے کوی نو د ہغے ہم خہ نوٹیفیکیشن نشتہ دے۔ پکار دا دہ چہ دا اسمبلی د ہغے بارہ کبے لیجسلیشن او کری، پہ رولز کبے د Amendments راولی، دا پاور د ایم پی اے لہ ور کری۔ کہ ہغہ وئیلی دی نو ہغہ مطلب دا دے یوزبانی خبرہ بہ وی، د ہغے ہیخ قسم نوٹیفیکیشن نشتہ دے (تالیاں) نو د دے زما دا مقصد دے چہ د کہ Previous کری دی، ہم ئے غلط کری دی، کہ موجودہ حکومت ئے کوی، ہم غلط کوی اوس زہ د سٹی ہسپتال خبرہ کوم، زہ خپل پوائنٹ تہ راخم، دا د ہیلتھ بارہ کبے دہ۔ منسٹر صاحب دریمہ خلورمہ ورخ دہ نشتہ دے، د ہغہ پہ خائے، بل جی زہ تاسو تہ دا درخواست کوم چہ پہ دے باندے تاسو یو Decision ورکری چہ

It is a grave violation of the rules that no ، دے Grave violation دا appointment of Class IV be made from the other areas except the local persons. In the City Hospital, the appointments, which I have shown before your honour ، د پندئی والا شوے دے ، پندئی والا ، یعنی مطلب دا دے د بنوں ہم نہ دے ، د بل خائے ہم نہ دے ، پندئی والا شوے دے اور جب میں نے اس سے پوچھا کہ بھئی، آپ کو کس طرح اپوائنٹمنٹ ملی ہے؟ تو وہ مجھے جواب میں کہہ رہا ہے کہ میری ایک سالی ہے (تالیاں) میری ایک سالی ہے ایل۔ آر۔ ایچ میں کلرک ہے، اس کے کہنے پر میری اپوائنٹمنٹ ہو گئی۔ تو میں نے کہا کہ آپ کی اپوائنٹمنٹ کس نے کی ہے؟ مجھے کہنے لگا کہ عمران کوئی ہے منسٹر کا، اس نے کی ہے۔ تو کتنے افسوس کی بات ہے کہ منسٹر کی بات بھی نہیں ہے، ایک پرائیویٹ آدمی کے کہنے پر یہ اپوائنٹمنٹ ہو رہی ہے اور میرے گاؤں میں، میرے حلقے میں ہزاروں، سینکڑوں اور لاکھوں لوگ بیروزگار پھر رہے ہیں اور پنڈی کا آدمی۔ ماں پر ہے، کتنا افسوس ہے ایک طرف ایک قانون کی Violation ہے، دوسری طرف ایک Basic right کی بھی Violation ہے کہ میں محروم ہوں، جو میرے علاقے میں ہسپتال ہے، میرا بندہ اس سے محروم ہے اور پنڈی کا آدمی آرہا ہے، دوسرا نوشہرہ کا ہے تو جناب، میں آپ سے یہ استدعا کرتا ہوں کہ اس پر آپ کوئی رولنگ دے دیں۔ Thank you very much.

جناب سپیکر: جی عاطف خان، او دریرہ، د لاء منسٹر صاحب نہ پرے Views اخلو۔

جناب عطیف الرحمان: سپیکر صاحب زہ یہ خبرہ کوم۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہم دا شے دے کنہ؟

جناب عطیف الرحمان: ہم دا شے دے۔ زہ پہ ایچ۔ ایم۔ سی کنبے بحیثیت ممبر ہلتہ کنبے ناست یمہ او باقاعدہ ہلتہ کنبن مونرہ یوہ کمیٹی جو رہ کرے دہ چہ د ایک نہ واخلہ ترگیارہ پورے پوستونہ، پہ ہغے کمیٹی کنبے زہ یمہ، ترگیارہ چہ کوم پوستونہ کیبری، پہ ہغے کنبے زمونرہ ملک طہماش خان، ایم پی اے صاحب دے او 17 and above چہ خومرہ کیبری، پہ ہغے کنبے ثاقب اللہ خان دے۔ دا ڍیرہ د افسوس خبرہ دہ چہ زہ ہغہ حلقہ Represent کومہ او زما حلقہ ہم دہ او ہلتہ کنبے کہ د کلینر پوست دے، کہ دش وشر دے، کہ وارد بوائے دے، کہ چوکیدار دے، ہغہ راغلی دی دیو خائے نہ او د بل خائے نہ او زمونرہ پہ حلقہ

کبنے نے بھرتی کپی دی او باقاعدہ د کمیٹی د ممبر پہ حیثیت مونہہ ئے خبر کپی ہم نہ یو او ہغہ آرڈرونہ د ہیلتھ منسٹر صاحب پرائیویٹ سیکرٹری راشی او پہ لفافو کبنے ورته ہغہ آرڈرونہ ورکپی۔ کہ چرے دا حال وی نو زہ پہ دے ہاؤس کبنے د ایم سی ممبر شپ نہ استعفیٰ ورکومہ او ہغہ ایم سی تہ مونہہ نور تلو تہ تیار نہ یو ولے چہ مونہہ د ہغے حلقے نمائندگی کوؤ حالانکہ د کلاس فور خومرہ پوستونہ چہ دی، پکار دا دہ چہ ہغہ زمونہہ د حلقے خلقو لہ ورکپی ولے چہ دومرہ قیمتی جائیدادونہ مونہہ ورکپی دی چہ زمونہہ د قبر د پارہ خائے نشتہ۔ حکومت د مختلف سکیمونو د پارہ زمونہہ خایونہ اغستی دی او بیا کلاس فور پوستونو باندے د یو خائے نہ او د بل خائے نہ پکبنے خلق راحی او پہ ہغے کبنے بھرتی کوی۔ کہ چرے داسے وی نو واللہ کہ رانہ یو ہسپتال او چلوی، نہ رانہ واللہ کہ یو کالج او چلوی او نہ رانہ واللہ کہ یوہ یونیورسٹی او چلوی، دا ہر خہ بہ انشاء اللہ چہ مونہہ تالا کوؤ، پہ دے باندے خبرہ دہ۔

جناب سپیکر: تھیک شوہ جی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، چونکہ ہیلتھ منسٹر آج نہیں ہیں تو میری درخواست ہوگی کہ جب وہ آجائیں تو، ٹھیک ہے میں Words کو چیلنج نہیں کرتا، Version کو Challenge نہیں کرتا لیکن اگر وہ آجائیں پھر یہ پوائنٹ اس دن Raise کر لیں تو یہ مناسب رہے گا۔ میرے خیال میں اگر ہم ان کو سننے بغیر فیصلہ کر دیں تو یہ ٹھیک نہیں رہے گا، تو میری درخواست ہوگی کہ ان کا انتظار کریں، جس دن وہ موجود ہوں تو اسی دن وہ اس کو Raise کر لیں۔

جناب سپیکر: Best یہی رہے گا۔ جی، لاء منسٹر صاحب۔

سید محمد علی شاہ باچا: سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: دا ہاؤس لہ In order کپی چہ د عبدا لولی خان یونیورسٹی مردان بل راروان دے، تول دومرہ لیجسلیشن تاسوتہ پاتے دے جی، مختصر کپی جی۔
سید محمد علی شاہ باچا: سپیکر صاحب، زہ یوہ خبرہ کومہ بیا بہ منسٹر صاحب جواب ورکپی، ہم دے بارہ کبنے دہ جی۔

جناب سپیکر: ہم دغہ یوہ خبرہ دہ چہ دا کومہ عبدا لاکبر خان او وئیبلہ کہ بلہ؟

سید محمد علی شاہ باچا: سپیکر صاحب، یو منت، یو منت۔

جناب سپیکر: جی محمد علی شاہ باچا، خہ وائی جی؟

سید محمد علی شاہ باچا: جی دے خوشدل خان دا خبرہ اوکرہ جی، زہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ڊیرہ مودہ پس پاخیدلے یے نو خکھ درتہ تائم، فلور مونردر کرو۔

سید محمد علی شاہ باچا: تاسو پرون راغلی یئی خکھ جی، تاسو تہ پتہ نشته دے۔ اصل کنبے خبرہ دا ده جی دوی د لیڈی ریڈنگ خبرہ کوی یا د حیات آباد میڈیکل کمپلیکس خبرہ کوی جی، دا یواخے د پیسنور ہسپتالونہ خونہ دی، دا خود توله صوبے خبرہ ده جی، د توله صوبے ہسپتالونہ دی۔ اوس فرض کرہ مونرہ د مالا کنڊ نہ کلاس فور دلته بھرتی کوؤ نو مونرہ بہ۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

سید محمد علی شاہ باچا: چرتہ دے د صوبے ہسپتال، دغے کنبے بہ نہ کوؤ؟۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

سید محمد علی شاہ باچا: نہ، نہ جی، زہ د توله صوبے خبرہ کومہ، یواخے د پیسنور خبرہ نہ ده، دا د توله صوبے خبرہ ده جی۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں شور)

جناب سپیکر: دے لاء منسٹر صاحب تہ موقع ور کوؤ۔ منسٹر لاء، پلیز جواب دے دیں۔ لاء منسٹر

صاحب Wind up کریں جی۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): دا ڊسکشن تہول Sum up کوؤ جی۔ دا سے ده چہ کوم سول سرونٹس ایکٹ د لاندے رولز دی، د هغے د لاندے ہم دغہ پوزیشن دے چہ خنگہ ڊپٹی سپیکر صاحب او فرمائیل چہ کوم کلاس فور دے، دا بہ د لوکل ڊسٹرکٹ نہ وی یا کہ ڊسٹرکٹ کنبے Available نہ وی نو ڊویژن لیول باندے بہ وی خو لکہ He has to be a local۔ اوس کہ پہ دے باندے مونرہ لیجسلیشن راولو چہ دا د ایم پی اے پہ Recommendations پکار دے، دغہ بہ Completely سپریم کورٹ، هائی کورٹ ہم هغہ وخت Struck off کری خکھ چہ دا زمونرہ چہ کوم Basic vested rights دی، زمونرہ چہ کوم Human rights

دی یا Civil liberties دی پہ آئین کنبے، دا دھغے خلاف دہ۔ د ایم پی ای پہ Recommendations داسے نہ شی کیدے، لیجسلیشن پرے مونبرہ نہ شو کولے خو Understanding پہ دیپارٹمنٹ کنبی داسے پکار دے چہ دا نہ، لوکل recommendations د ایم پی ای باندے پکار دہ چہ اوشی خود سپریم کورٹ دا فیصلے دی چہ دا بہ پول ایڈورٹائز کوئی او بیا بہ ئے پہ میرٹ کوئی لکہ قانون دا وائی خو بہر حال زمونبرہ مجبورئی دی، دھر یو ایم پی ای صاحب خپلہ مجبورئی دہ او پکار دی چہ ہر یو دیپارٹمنٹ لحاظ سرہ، کینٹ کنبے ہم دا شے ڈسکس شوے وو، بیا اوس دے عید ملن پارٹی کنبے چہ کوم رونبرہ موجود وو، ہغہ وخت کنبے چیف منسٹر او وٹیل چہ تیر پہ ہیر، د دے نہ پس ہر دیپارٹمنٹ کنبے بہ انشاء اللہ لوکل چہ کوم دا کلاس فور دی، دا بہ ہر منسٹر تہ دا انسٹرکشنز ورکوؤ چہ دا بہ د لوکل ایم پی ای پہ خوبنہ او د ہغہ پہ Recommendation کیری۔

مسئلہ استحقاق

Mr. Speaker: Item No. 5, 'Question of Privilege'. Janab Zahir Shah Sahib; Mrs. Nighat Yasmeen Orakzai Bibi, Mr. Fazlullah and Mr. Ghulam Mohammad Khan, to please move their joint privilege motion.

جناب محمد ظاہر شاہ خان: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ "سپیکر صاحب، مورخہ 2 اکتوبر 2009 کو میرے کال انٹینشن نوٹس پر اظہار خیال کرتے ہوئے صوبائی وزیر برائے ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن، سردار حسین بابک صاحب نے ممبران کی توہین کرتے ہوئے کہا کہ اسمبلی ممبران سمجھتے نہیں اور ان کی ٹریننگ اور تربیت کی جائے، اس کے علاوہ ذاتی کاموں کے نہ ہونے کے سبب یہ شور شرابہ کرتے ہیں اور اس طرح اور بھی بہت سی باتیں کہیں، اس بیان سے نہ صرف ہمارا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، لہذا ہمیں تحریک استحقاق پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اس تحریک کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔"

سپیکر صاحب، دا دوی بہ پیش کیری نو بیا پرے زہ نورے لبر غوندے خبرے کول غوارمہ جی۔ کہ زہ ورتہ او کرم جی، تھیک دہ جی؟
جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ نے پیش کر دیا، سب کے نام تو میں نے ویسے لیے تھے۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: ٹھیک ہے جی، ٹھیک ہے جی۔

جناب سپیکر: دوبارہ پیش کرنے کی۔۔۔۔۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: زہ بہ۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب محمد ظاہر شاہ خان: بی بی، بی بی، تہ بہ پرے خبرے او کرے، تھیک شوہ جی؟ سپیکر صاحب! منسٹر صاحب، بابک صاحب زما کشر دے، عمر کنبے زما نہ کشر دے او زہ ددہ دیر غت عزت کومہ۔ زہ دغہ۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: یرہ داسے خبرہ دہ، آپ بیٹھ جائیں، بات ایسی ہے کہ بہت قیمتی وقت ہے ایوان کا، ظاہر شاہ خان Mover ہیں، دو لفظ بولیں جی۔۔۔۔۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: دوہ منتہہ خبرے کومہ جی۔

جناب سپیکر: اور بابک صاحب اپنی طرف سے میٹھی میٹھی باتیں کر لیں گے اور آپ کو میں بتاؤں کہ وقت ضائع نہ کریں۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: زہ د بابک صاحب شان خبرے نہ کوم، خوبے خبرے کوم۔

جناب سپیکر: جی، بسم اللہ، بسم اللہ کریں، خوبے خبرے کومہ۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: خوبے خبرے کومہ جی۔ سپیکر صاحب، بابک صاحب وائی چہ دا ممبران پوہیری نہ او دوئی لہ تربیت او تیریننگ ور کرہ۔ سپیکر صاحب، زما دے گیرے تہ د دے او گوری، سپین گیرے یمہ (تقمہ) زہ چہ کلہ ممبر شوے وومہ، زہ چہ کلہ ممبر شوے وومہ، ممبر ووم نو ہغہ وخت کنبے بابک صاحب زما پہ خیال پہ کوخو کنبے لوبے کولے جی۔ (تقمہ) زہ د ہغہ وخت نہ ممبر یم، دے ما تہ تیریننگ، تربیت را کوی؟ او بیا پہ دے اسمبلئ کنبے د ارباب ایوب جان پہ شان سینئر سرے، ہغہ د 1985 نہ دے، بیا ستا پہ شان پوہہ سرے، بیا د درانی صاحب (سابق وزیر اعلیٰ) پہ شان او بیا د عبدالاکبر خان پہ شان پارلیمنٹیرین، دا خلق موجود دی او بشیر بلور صاحب خو پکنبے دا

خپل ويښته سپين کړل، دے وائی چه دا دوئ نه پوهیږی او دوئ ته د تربیت او تریننگ ضرورت دے او بله خبره دا کوی، وائی دوئ په ما باندے ذاتی کارونه کوی؟ یا بابک صاحب، تا سره ذاتی کار څه دے؟ (تقریر) ته خو یو ترانسفر کولے شے، بل ته څه کار کولے شے؟ ته خوايله ترانسفر ته ناست یے، تا سره څه شے دے چه ته به مونږ له راکړے؟ پوهه شوے؟ او وائی زه ترانسفرے نه کومه، دا ممبران ئے کوی۔ عجیبه خبره ده سپیکر صاحب، ته د دے خبرے گواه یے، ما خو همیشه دا خبره دهاؤس په نوټس کبنے راوستے ده چه دے زمونږ په علاقه کبنے مداخلت کوی۔ دا زه یو کیس تا ته بنایم سپیکر صاحب، یو ملا دے، ملا زما ووټر نه دے، ملا دے، ابراهیم ملا دے جی، دا ابراهیم ملا زما د حلقے سرے دے او فضل الله په علاقه کبنے دے، په مارچ 2008 کبنے تراوړے ته د هغه پوستنگ او شو، بیا په اتم تاریخ ئے د هغه ځائے نه گنګر ته بدل کړو، په 15/12/08 باندے د هغه ځائے نه ئے ډهیرئ ته بدل کړو، په 19/12/08 ئے بیا تراوړی ته بدل کړو، په 04/08 ئے بیا گلی باغ ته بدل کړو، په دے 10/09 باندے جی اسبڼر ته بدل کړے دے، د دے ملا ابراهیم، اے تی د گناه ما ته خو څه پته نه لگی، آخر بیا د دا بابک صاحب او بنائی چه دے ولے دا ملا؟ دا خو یو ما مثال درکړو جی، یو مثال مے درکړو، شل مثالونه زه تا ته بنود لے شم، مطلب دا دے چه ما سره فائیلونه ډک دی، زما هلته الماری چه ده، هغه د بابک صاحب د ترانسفر نه ډکه ده جی نو۔۔۔۔

جناب سپیکر: ستا سو موشن هاؤس ته راورسیدو جی۔۔۔۔

جناب محمد ظاهر شاه خان: تهپیک ده، پلیز جی، ما له پینځه منټه راکړه، زه سوال کوم، سوال کوم، جذبات مے مجروحه کیږی جی۔

جناب سپیکر: تهپیک شو جی، د بابک صاحب خبره ده، ظاهر شاه خان؟

جناب محمد ظاهر شاه خان: جی، جی۔

جناب سپیکر: بس لږ مختصر کړئ جی۔

جناب محمد ظاهر شاه خان: بس دغه راوینکلو مے جی، لږ غوندے تائم راکړئ۔ لږ غوندے تائم به لگی، سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: دے ما چھیری، ڈائریکٹ باتیں نہ کریں، اس طرف چیز کو مخاطب کریں۔ پریپر دہ چہ دے زہ سپیک کړی۔ یرہ بس یو دوہ خبرے او کړه او ما ته را کړه۔

جناب محمد ظاهر شاه خان: تھیک شو جی۔ سپیکر صاحب، تہ ہغہ بلہ ورخ نہ وے، ټول ہاؤس دہ پسه پاخیدلے وو، د دہ یواخے، زما خبرہ نہ دہ، ټول ہاؤس سرہ، ټولو ممبرانو سرہ د دہ رویہ انتہائی توہین آمیز دہ جی۔ زما تا تہ دا سوال دے چہ خنگہ تاسو ہغہ ای۔ پی۔ او Suspend کړے دے جی، دے ہم نن Suspend کړہ جی، پس د ہغے نہ زما دا موشن دغہ کمیٹی تہ اولیڑی جی۔ تا سرہ دا پاور شتہ، تہ ممبر Suspend کولے ہم شے۔ (تقریر) تہ ئے د ہاؤس نہ او بنکلے ہم شے۔ (تالیان) سپیکر صاحب، تا پرون رولنگ ورکړو چہ چیمبر تہ راشی، تاسو زہ کبنینومہ، زہ ستا چیمبر تہ را غلمہ او دے رانغلو۔ دے بار بار ستا د رولنگ خلاف ورزی کوی۔ مخکبے اپوائنٹمنٹ کبے دہ خلاف ورزی او کړہ، پہ ترانسفرو کبے دہ خلاف ورزی او کړہ، دے ستا رولنگ ہم نہ منی جی، دے د ہیچا خبرہ نہ منی جی۔

جناب سپیکر: بس جی، نہ، بس بس۔۔۔۔۔

جناب محمد ظاهر شاه خان: سپیکر صاحب، زما دا پریویلیج موشن ایڈمٹ کړہ او دے پریویلیج کمیٹی تہ ئے اولیڑہ، زما ډیر زیات توہین شوے دے جی۔

جناب سپیکر: تھیک شوہ جی، مہربانی۔ جاوید خان، لڑ کبنینی جی، لڑ کبنینی، لڑ کبنینی چہ دا خبرہ، ایشو ختمہ کړو۔ اسجوکیشن کا محکمہ ایسا ہے کہ اس میں آپ کے بھی، سارے ہاؤس کے Grievances ہیں۔

انجنئر جاوید اقبال ترکی: جناب سپیکر صاحب، زہ دا یو موشن پیش کوم۔

جناب سپیکر: ہاں جی، نہ ہغہ بہ بیل راوړی جی، اوس دے وخت کبے صرف د ظاہر شاه صاحب ہغہ Under consideration دے۔

انجنئر جاوید اقبال ترکی: زہ جی دا یو ریکویسٹ کوم۔

جناب سپیکر: ہاں جی؟

انجمن جاوید اقبال ترکی: سر، زہ بس دا پیش کوم، صرف یو منت غوارم جی۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں، وہ آپ۔۔۔۔۔

انجمن جاوید اقبال ترکی: زہ بس تاسو نہ یو منت غوارم، دا یوہ ڍیرہ سیریس خبرہ دہ۔

جناب سپیکر: نہ دے باندے د Mover دا دے وخت ضائع کیری۔ جاوید صاحب! اگر آپ اس پہ کوئی صحیح ایکشن لینا چاہتے ہیں تو اپنی موشن Move کریں۔

انجمن جاوید اقبال ترکی: سر، ما دا Move کرے دے۔

جناب سپیکر: نو بس ہغے تہ انتظار او کرہ۔ دے موشن باندے تاسو خبرے نہ شی کولے۔ پلیز سردار بابک صاحب، دو لفظ میٹھے میٹھے اچھے بول لیں تاکہ اس کو Wind up کر لیں جی۔

ارشاد عبداللہ صاحب! آپ اس کو چھوڑیں۔ بابک صاحب۔

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): مہربانی سپیکر صاحب، ڍیرہ زیاتہ

مہربانی۔ زما آنریبل مشرانو او بیا پہ خصوصی توگہ باندے درانی صاحب چہ کومہ خبرہ نکتہ را وچتہ کرہ، وختی ہم ما تہ درانی صاحب او کرہ چہ دا کوم د کلاس فور فیمل، چہ یوہ زنانہ ریتائر شوے دہ او د ہغے ریتائر منت غالباً چہ 01-10-2009 باندے وو او پہ 25/07/2009 باندے د ہغے Appointment شوے دے، ما وئیل چہ د ڍیپارٹمنٹ د ہیڈ پہ حیث باندے کہ زہ د دے وضاحت اونکریم نو دا بہ ڍیرہ زیاتہ عجیبہ وی چہ ڍیپارٹمنٹ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس مختصر کریں، اس کے پریونج موشن پہ آجائیں، ایک دو لفظ بولیں، اچھے میٹھے اور ختم کریں جی۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، چہ زما خلاف خبرہ کیری، تاسو موقع

ور کوئی نو ما لہ ہم یو دوہ درے منتہہ را کرئی، زہ بہ وضاحت او کریم، مہربانی بہ وی۔ (تالیاں) زما مشران دی او دا کوم آرڈر چہ شوے دے، ما درانی صاحب تہ یقین دہانی ہم ور کرہ چہ اگر چہ د رولز ریگولیشنز مطابق داسے کیدے شی چہ ہغوی تہ اولیکی چہ With effect from د ہغے نہ چارج واخلی او د ہغے نہ د ہغے تنخواہ شروع شی خو بیا ہم درانی صاحب زما پہ نوپس کبنے دا خبرہ را وستلہ او زہ ہغہ تائم باندے سپیکر تری صاحب تہ لارمہ، سائڈ

روم ته او سيڪريٽري صاحب ته مے او وئيل، ما ڀرے پخپله هم ليڪل او ڪرل او انشاء اللہ زہ ورته ايشورنس ورڪوم چه دا ڪومه زانانہ ريتاثر ده، د هغوى بچي ده يا هر ڇوڪ دي، دا د هغوى حق دے او انشاء اللہ هغه به ورته اپوائنٽ ڪر و د هغه نه علاوه دا ڪوم پريويلج موشن چه دے، دا خبره خو زما يقين دے سپيڪر صاحب، چه د دے اسمبليٰ په ريكارڊ باندے به وي او زما خپله دا سوچ دے چه انسان په هر عمر ڪنڀے جي شاگرد وي، ما هيچا ته اشاره نه ده ڪرے او ڪه ظاهر شاه صاحب او يا نورو مشرانو زما د هغه الفاظو نه چه ما او وئيل چه مونڙ ته Concept clarification باندے، ما وئيل څنگه چه تاسو لائبريري جوږه ڪرے ده، څنگه چه تاسو ڪمپيوٽر ليب جوږ ڪرے دے، ما وئيل ڪه په هغه باندے تاسو Time to time داسے او ڪرئ، ما الفاظ په دے لحاظ باندے استعمال ڪري وو، خوبيا هم ڪه تاسو ته د هغه نه دل آزاري شوي وي يا داسے څه خبرے شوي وي نو ظاهر شاه صاحب، ته زما مشريے او زه د هغه بخښنه غواڙم۔ داسے هيڃ قسم له څه خبره نشته چه مونڙه په دے هاؤس ڪنڀے يو داسے ما حول جوږ ڪر و چه يا به چاته نقصان رسوؤ يا به چا ته ضرر رسوؤ، داسے هيڃ قسم له څه خبره نشته جي۔ بهر حال سپيڪر صاحب، دا تاسو ته معلومه ده چه ايجوڪيشن ڊيپارٽمنٽ چه دے، دا ڊير لوءے ڊيپارٽمنٽ دے، Intentionally يوه خبره داسے نه شي ڪيدے چه يا د مونڙ چا سره زياتے او ڪر و يا د مونڙ د انصاف تقاضے Violate ڪر و يا د Bypass ڪر و يا د خدائے مه ڪر ه، خدائے مه ڪر ه د آنر بيل ايم پي ايز چه ڪوم Prestige دے يا د هغوى چه ڪوم Privilege دے، هغه Breach شي۔ بهر حال سپيڪر صاحب، انشاء اللہ زه ايشورنس ورڪومه جي، ڊيپارٽمنٽ ڊير زيات لوءے دے، مونڙ باندے هم Burden دے، انشاء اللہ چه ڪوشش به پوره پوره ڪوؤ چه بيا په هاؤس ڪنڀ داسے قسم له ما حول نه جوږيږي چه يو آنر بيل ممبر صاحب پاڅي او هغه گيلے ڪوي۔

جناب سپيڪر: شڪريه۔ ظاهر شاه صاحب، زه درته خواست ڪوم چه دا خپل پريويلج موشن واپس واخلئ جي۔ دا خپل پريويلج موشن واپس واخلئ جي۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: چہ کہ تہ وایہ چہ معاف تہ کرہ نو معاف بہ تہ کریم جی گنی دے خود معاف کولو سپرے نہ دے خو کہ تہ وایہ نو معاف بہ تہ کریمہ جی۔ بلور صاحب ہم وائی، وایم معاف بہ تہ کریم جی۔

جناب سپیکر: شکریہ، شکریہ، شکریہ جی۔ راکرہ، دغہ راکرہ جی۔ جاوید ترکئی صاحب! جی بسم اللہ، بسم اللہ جی۔

انجمنر جاوید اقبال ترکی: پوائنٹ آف آرڈر۔ سپیکر صاحب، تاسو وائی چہ Move کری، ما دا دومرہ خیزونہ Move کری دی پہ اسمبلی کبن، زہ سفارش کوم چہ زما دا خیزونہ Front تہ راولئی، نو زہ خہ اوکریم جی؟ ما Already دا Move کری دی جی۔ یوہ بلہ خبرہ جی، ستاسو توجہ ورتہ راولستل غوارمہ او زہ Normally غصہ کیرم نہ، خو زہ بالکل غصہ یمہ جی (تمترہ) Literally دا ما Already تاسو تہ Application ہم لیکلے دے، Its on the record، دا محترم منسٹر صاحب شل پیرے پہ صوابی کبن وئیلی دی چہ I am not MPA, it's my insult، دا دے تول پاکستان د Democratic process insult دے کوی او بار بارے کوی جی۔ دے خائے پہ خائے پہ Official gathering کبنے وائی چہ زہ ایم پی اے نہ یمہ او چہ کوم Runner up دے، ہغہ ایم پی اے دے۔

جناب سپیکر: جاوید صاحب! دا۔۔۔۔۔

انجمنر جاوید اقبال ترکی: دا پوائنٹ آف آرڈر دے جی۔ دلته د پاکستان د الیکشن Insult کیبری نو د دے نہ بل پوائنٹ آف آرڈر خہ کیدے شی جی؟ دا تہ پہ Official gathering کبنے وئیلی دی۔ ما دلته دا تاسو تہ پہ Application کبنے لیکلی ہم دی چہ زہ ایم پی اے نہ یمہ، "I am not elected, the runner up MPA is an MPA, put all the problems to him", it's insult to me and to the whole of this House. Why don't you punish him?

جناب سپیکر: تاسو چہ کوم موشن Move کرے دے، پہ ہغے باندمے بہ تاسو تہ پورہ موقع ملاؤ شی او ہغے کبنے بہ ہر خہ او وائی۔

انجمنر جاوید اقبال ترکی: چہ د پاکستان د الیکشن Insult کیبری، د دے ملک Insult کیبری نو دلته Punishment ولے نہ ملاویری؟ دا ما لیکلی دی Already۔

تحریر التواء

Mr. Speaker: Item No. 6, 'Adjournment Motions'. Mr. Akram Khan Durrani, to please move his adjournment motion No. 100. Janab Akram Khan Durrani Sahib.

جناب اکرم خان درانی: محترم سپیکر صاحب، شکریہ۔ ایوان کی معمول کی کارروائی روک کر اس اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے پر بحث کی جائے، وہ یہ کہ موجودہ صوبائی حکومت اور پورے صوبے میں محکمہ تعلیم میں پی ایس ٹی اساتذہ کی تعیناتی میں کھلم کھلا مداخلت ہو رہی ہے اور مختلف امیدواروں کے ساتھ اور غیر مستحق امیدوار بھرتی ہو رہے ہیں، تو ایوان کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی اجازت دی جائے۔

محترم سپیکر صاحب، چونکہ خنگہ بابک صاحب اووٹیل، دیکھنے شک نشتہ چہ ایجوکیشن ڈیر وسیع محکمہ دہ او یقیناً پہ دے محکمہ کبے چہ خوک ہم وی، پہ ہغوی باندے ڈیر زیات بوجھ وی او ہغوی د پارہ سوچ ہم دا اوشی چہ زیات برداشت، زیات اوریدل او زیات وخت ورکول چہ دی، دا د دے محکمے د وزیر ہغہ بنیادی ضرورتونہ دی نو چونکہ دا مسئلہ دلته اوس اوچتہ اوشوہ خو پہ ہر خائے کبے داسے خبرے شتہ نو چونکہ پہ دیکھنے د ہر چا دلچسپی دہ او پہ ہرہ ضلع کبے زما خیال دے پہ دیکھنے بہ داسے غیر قانونی بھرتیانے ہم شوے وی چہ ہغہ بہ د طریقہ کار مطابق نہ وی۔ زمونہ پہ بنوں کبے ہم جی د پی تی سی بھرتیانے اوشولے نو پہ ہغے باندے دی۔ سی۔ او او کمشنر صاحب یوہ انکوائری ہم مقررہ کرہ او ہغہ انکوائری راغلہ ایجوکیشن سیکرٹری تہ، پہ ہغے کبے چہ خومرہ Violation شوے دے، ہغہ تعداد ہم راغلے دے نو زمونہ بہ منسٹر صاحب تہ دا گزارش وی، ما خود تہولے صوبے خبرہ او کرہ چہ کہ چرتہ ہم شوے وی نو دوئی د فراخدلانہ انداز باندے، ہلتہ دا تہول ممبران چہ ورخی نو دوئی دے د ہغوی واوری او د ہغے ممبر واقعی کہ داسے جائز مشکل وی چہ ہلتہ غلطی شوے وی نو دوئی د ہغوی سرہ کبینوی او چہ کوم زمونہ د ضلعے رپورٹ راغلے دے، ہغہ د دہ سیکرٹری سرہ دے، ہغے کبے کمیٹی جوہرہ شوے دہ د کمشنر پہ صدارت کبے او د پی سی او لاندے نو کہ دے ہغہ او گوری او دوئی تہ مناسب بینکاری نو ممبر دوئی تہ گزارش کوڑ چہ بیا د ہغہ مستحق خلقو تہ موقع ورکری، چہ د چا چہ حق وی، نو دوئی پورے زما

صرف ہفہ خبرہ راوستل وو چہ چونکہ دلتہ زمونہر د اپوزیشن ممبران چہ خومرہ راعی نو ہغوی ہول ہم دغہ خبرہ کوی او مونہر ڈیر پہ خور انداز باندے دوئی تہ ریکوسٹ کوؤ چہ ددے طریقہ کار دا دے چہ تاتہ خوک درشی، تہ ئے واورہ چہ کوم جائز شے وی، ہفہ ئے اوکرہ کم چہ Possible نہ وی، نا جائزہ وی نو د ہفے مونہر چرتہ ہم وینا نہ کوؤ نو ہفہ یورپورت راغلے دے، د ہولے صوبے ہم، خبرہ کوم خصوصی د بنوں ہم چہ غیر قانونی شوی وی، د سیکرٹری سرہ د دوئی اوگوری چہ بیا خنگہ دوئی تہ مناسب لیدے شی، ہغسے خہ اقدامات د اوکری۔

جناب سپیکر: جناب شیرا عظم وزیر صاحب۔ مائیک آن کریں۔

جناب شیرا عظم خان وزیر (وزیر محنت): ڈیرہ مہربانی، سپیکر صاحب۔ چونکہ زما تعلق I confirm it 100%, not only ہم د بنوں سرہ دے، درانی صاحب خبرہ اوکرہ، in Bannu district Almost in every district، خہ رنگہ چہ مونہر تہ پتہ لگی، Discrepancies, gross violation of rules regulations کیبری Particularly with regard to appointment of PTC teachers. پہ دیکہنے چرتہ ہم صحیح کار نہ دے شوے خکہ چہ کہ Public representatives نہ اول پتہ لگیدلے وہ، د دوئی نہ ئے Consent اغستے وے چہ مونہرہ ہغلته ای۔ ڈی۔ او خوک اوکرہ نو بیا بہ دا آسانتیا وہ، داسے حالت بہ نہ وو۔ نو خلور ممبران دی د بنوں نہ، یو Father and son، اپوزیشن لیڈر او ددہ خوے او زہ یم او یو عدنان بچے دے نو عرض مے دا دے چہ مونہر خلور وارہ کسان د موجودہ ای ڈی او نہ Satisfied نہ یو، نہ پہ دے خبر یو۔ خبر دے، دا ایجوکیشن منسٹر چہ چا لگولے دے، خنگہ لگیدلے دے، د چا پہ Recommendation لگیدلے دے؟ Most ineffective دے، Most corrupt سرے دے، He is known corrupt, he is known corrupt for his practices every where, So کم ددہ Activities نہ مونہرہ Injure نہ شو، مونہر زیات Injure شوے یو، So and so that the general public were tempered by circumstances around, to have a march of more than ten thousand people on his office. It is on record, Commissioner and DCO concerned will acknowledge. نو زہ دا وایم چہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ چہ کوم انتہائی زیاتی یا Gross violation of rules regulations کری دی، دا ناقابل برداشت دی

خو مونر خو حیران یو، پرون مے البتہ د بابک صاحب سرہ خبرہ کرے دہ، بابک صاحب دا Promise ہم کرے دے چہ I will not only suspend this EDO but I will give such an exemplary punishment that rest of the EDOs in the whole of the Province would remember for quite long time. زما عرض دا دے چہ کہ چرتہ پہ ایجوکیشن کنبے، دا زہ منم چہ ایجوکیشن محکمہ ڊیرہ وسیع محکمہ دہ سپیکر صاحب، یو سیکنڈ زہ توجہ غوارم، ستاسو پرسنل توجہ، So that you may pass the orders accordingly، زما عرض دا دے چہ ایجوکیشن ڊیپارٹمنٹ حقیقت دے چہ سمندر دے، پہ دے باندے منسٹر ہم زہ ذاتی طور بالکل نہ ملامتہ کوم خو عرض دا دے چہ دا Selected people پکار دی چہ لگیڑی او دا Thoughts after thoughts لگیڑی او زیات نہ زیات د Public representative consent سرہ لگی، بیا بہ دا معاملات نہ وی، پہ توله صوبہ کنبے بہ نہ وی چونکہ مونر خبر نہ یو، دا خلور ممبران دی، خلور وارہ پہ دے ہاؤس کنبے موجود وو، Entire district، دا ٲول مونر پہ یو خله، پہ یو اتفاق یو چہ دا ای۔دی۔او مونر ہغلثہ نہ غوارو، یو منٹ ئے نہ غوارو او ددہ د وجے نہ مونر تہ ڊیر زیات تکلیف رسیدلے دے، گنی زہ د تریژری بنچ یم، ما تہ پکار نہ وہ چہ ما دا خبرہ کولے خو زہ ہم، I am forced to say like this، او د بابک صاحب سرہ مے پرون خبرہ کرے دہ۔ آخری بہ بابک صاحب سرہ مونرہ یو Sitting کوؤ نو کہ دہ مونر Satisfied نہ کرو By taking action against the corrupt officials/officers of Bannu district Reverse نہ کرل، کوم چہ دہ Selection کرے دے، ہغہ ئے Privately پہ یو کور کنبے کرے دے، ویڈیو موجود دہ، درانی صاحب تہ پتہ دہ، عدنان صاحب تہ پتہ دہ چہ ہغہ پہ پرائیویٹ کور کنبے ئے کرے دے، نقیب اللہ خان ئے بوتلے دے، ورور دے د یوسف خان، پہ کور کنبے ئے کرے دے، ہغلثہ ئے سلیکشن کرے دے، ہغلثہ ئے گدیان خورلی دی، ہلتہ ئے د میرٹ لسٹ دھجیاں اراؤ کری دی او ہغہ نا اہل ئے اپوائنٹ کرے دے، نو خلق تر دے خائے رسیدلی دی چہ زما پی ایف۔71 چہ ہلتہ ایک سو دس پوسٹونہ خالی وو، پہ ہغے کنبے پانچ پوسٹونہ ئے ورتہ ساتلے وو نو ہغہ خلق مجبورہ شول، لانگ مارچ ئے او کرو پہ 10 اگست باندے پہ ڊیرہ گرمی کنبے خو مجبور وو، سختہ گرمی وہ، سختہ مجبوری وہ۔ عرض

مے دا دے چہ زہ وایم چہ مونر د پارہ ہر یو ممبر آنریبل دے ، د ہر یو آنریبل ممبر ، د ہر یو Concerned ممبر Consent اغستل پکار دی۔ Particularly دا عرض مے دے چہ دا خو ورخے دی چہ دا ہاؤس د ایجوکیشن د پیارٹمنٹ پہ سر اغستے دے ، ہر سرے In trouble دے ، ہر Constituency پہ Trouble کنبے دہ ، ہر دسترکت کنبے Trouble دے ، پخپلہ ئے د مردان دسترکت ٲول Suspend کری دی ، زمونر د بنوں والا Suspension order تاسو On spot اوکری یا دا Immediate ترانسفر کری ، معاملات بہ ٲھیک شی۔ منسٹر صاحب نہ زمونر گیلہ نشتہ ، He is all out for us ، غریب کوشش کوی ، زہ ہر خہ نہ Satisfied یم خود دہ د بس خبرہ نہ دہ ، دا پہ موقع چہ کوم ای۔دی۔او دے ، Unless and until he is competent and he is honest, independent and disinterested دا معاملات نہ شی حل کیدے۔ ٲیرہ شکر یہ ، مہربانی۔

جناب سپیکر: شکر یہ ، شکر یہ۔ جناب سردار بابک صاحب۔

جناب سردار حسین بابک (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): مہربانی ، سپیکر صاحب۔ محترم اکرم خان درانی صاحب چہ د تحریک التواء پہ ذریعہ باندے د کومے مسئلے نشاندهی کرے دہ سپیکر صاحب ، ما خو ہغہ ورخ ہم روان سیشن کنبے دا خبرہ کرے وہ ، لکہ خنگہ چہ نن درانی صاحب یوہ مسئلہ مونر تہ راورہ ، Identify ئے کرہ ، پہ ہغہ ٲائم مونر ٲائریکٹیوز ایشو کرل ، د ہغے ازالہ مونرہ اوکرہ ، نو مونر پہ دے خبرہ باندے خوشحال پرو چہ درانی صاحب چہ دا کومہ خبرہ کرے دہ چہ د پی ایس ٲی پہ اپوائنٹمنٹس کنبے Irregularities دوئ وئیلی دی ، چہ دا کیری یا مداخلت کیری ، بالکل مونر بہ دا خبرہ Appreciate کوؤ۔ کہ مونر تہ خہ مثالونہ مخے تہ راغلل ، زہ دا ایشورنس تاسو لہ در کوم چہ On the spot بہ مونر پہ ہغے باندے ٲائریکٹیوز کوؤ انشاء اللہ ، چہ کوم Responsible خلق دی ، ہغوی لہ باقاعدہ خومرہ سزا چہ کیدے شی د پیارٹمنٹ او د رول ریکولیشنز مطابق ، انشاء اللہ ہغوی لہ بہ مونرہ ہغہ سزا ور کوؤ۔ ٲاتے شوہ شیر اعظم خان چہ کومہ خبرہ اوکرہ سپیکر صاحب ، زہ خبرہ لنہہ کوم خو ظاہرہ خبرہ چہ دا وضاحت بیا خا مخا لہ ٲیر اورد پیری ، زما خیال دے چہ دا عجیبہ غوندے سوال چہ وو ، د دے جواب زما پہ نظر کنبے ہم نہ راخی چہ اوس شیر اعظم خان وائی چہ دا ٲول

کارونہ غلط شوی دی، شیر اعظم خان بہ ہغہ غلط کارونہ پہ گوتہ کری چہ کلہ ای۔ پی۔ او آفس کبنے کہ دا ای۔ پی۔ او کری وی، کہ دا پی۔ او کری وی، کہ دا چا ہم کری وی او کہ مونر پہ ہغوی باندے ایکشن وانگستو نو بیا چہ سپیکر صاحب، تاسو خہ حکم کوئی، مونر بہ ورتہ سر تیپوؤ انشاء اللہ، خودا بہ پیرہ زیاتہ غورہ او پیرہ بنہ خبرہ وی چہ تاسو د مسئلے Identification او کپری چہ دا مسئلہ دہ او دا دلته Irregularity شوے دہ یا دلته خلاف ورزی شوے دہ د رولز ریگولیشنز نو انشاء اللہ چہ کومہ سزا کیدے شی، مونر بہ ہغہ سزا ہغوی تہ و رکوؤ۔

جناب سپیکر: شکریہ، جی۔ مسٹر۔۔۔

وزیر محنت: زہ بہ ورتہ پروف ورکرم کنہ چہ دا ای۔ پی۔ او شوے دے، د پی تی سی پہ اپوائنٹمنٹس کبنے شوے دے، زہ ورتہ جی پروف ورکوم کنہ۔

جناب سپیکر: شیر اعظم خان تہ جی۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: سردار علی خان۔ سردار علی خان۔ سردار علی خان، نشتہ۔ Lapsed۔

توجہ دلاؤ نوٹس

Mr. Speaker: Item No. 7, 'Call Attention Notices'. Mr. Javed Abbasi Sahib, MPA, to please move his call attention notice No. 197. Barrister Javed Abbasi Sahib.

جناب محمد جاوید عباسی: Thank you very much. جناب سپیکر، میں آپ کی وساطت سے ایک اہم مسئلے کی طرف تمام ایوان کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ حال ہی میں ہائیکورٹ کے ججوں کی تعیناتی کی گئی ہے اور اس میں ہزارہ ڈویژن کو خصوصی طور پر نظر انداز کیا گیا ہے اور ہزارہ ڈویژن کے جتنے بھی باررومز ہیں جناب، ان میں بہت تشویش پائی جاتی ہے۔

جناب سپیکر، جو اپوائنٹمنٹس ہوئی ہیں، میں ان پر بات نہیں کرونگا، میں اس کے Merits اور Demerits کو ڈسکس نہیں کرنا چاہ رہا، جو اپوائنٹمنٹس ہو گئی ہیں ہائیکورٹ کی لیکن جناب سپیکر، چونکہ ہزارہ One third آبادی ہے صوبہ کی اور ہمیشہ سے جب بھی صوبے میں ہائیکورٹ یا کسی بھی اس طرح کی سروسز کے بارے میں ہوا تو ہزارہ کے لوگوں کو بھی نمائندگی دی گئی ہے، یہ پہلی دفعہ ایسا ہوا ہے۔ چونکہ

اب یہ ہو سکتا ہے کہ لاء منسٹر صاحب یہ بات اپنی بحث میں اٹھائیں اور میں یہ توجہ دلاؤ نوٹس اسلئے بھی لایا ہوں کہ ابھی چونکہ اور اپوائنٹمنٹس کچھ ہی دنوں میں ہونے والی ہیں، ہائیکورٹ کی بہت ساری ویکنسیز ابھی خالی ہیں اور وہ میرا خیال ہے، سمری جس کو Move کرنا چاہ رہے ہیں، جناب سپیکر، میں اس بات کو اپنی Base اسلئے بنا رہا ہوں کہ ابھی سپریم کورٹ آف پاکستان کی جو Detailed judgement آئی ہے جس میں چیف جسٹس آف پاکستان جس بیج کے خود سربراہ تھے، ایک عرصے سے ہمارے صوبہ میں یہ بات Controversial تھی اور آپس میں کبھی چیف منسٹر صاحب کی ایڈوائس لیتے تھے گورنر اس معاملے پر اور کبھی نہیں لیتے تھے اور یہ Controversy کافی عرصے سے چلی آرہی تھی، یہ قانون کی اور آئین کی Interpretation اپنے اپنے حساب سے کر رہے تھے لیکن اب یہ معاملہ Settle کر دیا سپریم کورٹ آف پاکستان نے۔ انہوں نے کہا ہے کہ اب جب بھی کبھی ہائیکورٹ کے ججز کی اپوائنٹمنٹ ہوگی، اس میں Respective Province کا چیف منسٹر ہوگا، اس کی Concern کو اب ضروری قرار دیا گیا ہے، لہذا میں یہ توجہ دلاؤ اسلئے لارہا ہوں جناب، کہ بڑے صوبہ سرحد کے، اگر آپ جو ڈیشری کی تاریخ دیکھیں، یہاں چیف جسٹس صاحبان کے نام اگر آپ دیکھیں تو نامور چیف جسٹس آف پاکستان جو گزرے ہیں، ان میں ہزارے کے چیف جسٹس صاحبان کے نام شامل ہیں، میں ایک سے بارہ تک گنوا سکتا ہوں اور آج بھی کچھ ججز صاحبان سپریم کورٹ میں خدمات دے رہے ہیں جو بڑے بڑے نامور وکلاء گزرے ہیں اور ابھی بھی الحمد للہ پشاور کے اندر جو نامور وکلاء کے نام ہیں، ان میں سردار خان صاحب، ان میں جناب قاضی انور صاحب، مفتی اور لیس صاحب گزرے ہیں، ان نامور وکلاء کا تعلق بھی اس صوبے کے ایک ایسے علاقے ہزارہ سے تھا، تو میں چاہوں گا کہ چونکہ لاء منسٹر صاحب بھی یہاں موجود ہیں، چونکہ ابھی ایک اور سمری آنے والی ہے تو مجھے یقین ہے کہ یہ اس معاملے پر ہزارہ ڈویژن کی جو باررومز ہیں، ان میں بڑی تشویش پائی جاتی ہے۔ یہاں بہت ایک اہم بات کی طرف جناب سپیکر، میں آپ کی توجہ دلاؤنگا کہ اس دفعہ جو لسٹ گئی ہے، اس میں نام ہی کوئی شامل نہیں ہوا۔ ہاں، اگر یہ نام شامل ہوتا اور صدر پاکستان کے لیول پہ ڈراپ ہو جاتا تو پھر بھی خیر تھی، چیف جسٹس آف پاکستان کے لیول پر ڈراپ ہو جاتا تو پھر بھی بات ٹھیک تھی لیکن جو لسٹ گئی ہے، اس میں ہزارہ کے کسی لوکل وکیل کا نام شامل نہیں کیا گیا۔ چونکہ ایک اور لسٹ تیار ہو رہی ہے، ایک سمری تیار ہو رہی ہے تو میں پرزور اپیل کرونگا کہ اس میں ہزارہ کے جو باررومز ہیں، ان میں

نامور ہزارہ کے وکلاء ہیں، ان کو اس میں شامل کیا جائے۔ -Thank you very much-

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ لاء منسٹر۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر صاحب، مجھے تھوڑا ٹائم دے دیں، اس پر میں بات کرنا چاہتا ہوں چونکہ ہزارہ سے تعلق ہے۔۔۔۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): دے باندے ڈیبٹ؟ ڈیبٹ پرے نہ کیبری، سر۔

حاجی قلندر خان لودھی: میں آپ کا زیادہ ٹائم نہیں لوں گا۔

جناب سپیکر: میں آپ کو ایک گھنٹہ دے دوں گا جی لیکن اس پر ڈیبٹ ہو نہیں سکتی۔

(وزیر قانون): کال اٹینشن باندے۔۔۔۔

حاجی قلندر خان لودھی: سر، ہزارے کی بات ہے، میں نے آپ کو توجہ دلاؤ نوٹس جو دے دیا ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، ڈیبٹ اس پر ہو نہیں سکتی۔

حاجی قلندر خان لودھی: سر میں ڈیبٹ نہیں کرنا چاہتا، میں اس میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں کیونکہ اس کا تعلق ہزارہ سے ہے۔

جناب سپیکر: قلندر لودھی کی طرف سے بیچ میں احتجاج کہ یہ کیوں نہیں کیا گیا ہے، ایسا ہے نا؟

حاجی قلندر خان لودھی: سر، میں اس میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں۔ یہ مائیک آن نہیں ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر! یہ مائیک آن نہیں ہو رہا۔

جناب سپیکر: یہ ریکارڈ کا حصہ نہیں بن سکتا کیونکہ یہ ڈیبٹ اس کال اٹینشن پر نہیں ہو سکتی۔۔۔۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، میں آپ سے بہت کم ٹائم لوں گا، یہ ہزارے کی بات ہے تو اسلئے، یہ جو

انہوں نے بات کی ہے، میں اس کے حق میں بات کرتا ہوں۔ میں نے وہ جو توجہ دلاؤ نوٹس دیا ہے، اس

کی سپورٹ میں ہیں بات کرنا چاہتا ہوں، بحث نہیں کرنا چاہتا۔ میں کہتا ہوں سر، کہ ہزارہ کو Ignore کیا

گیا ہے۔ جناب سپیکر، میں کہتا ہوں کہ ہزارہ صوبہ سرحد کا One fourth حصہ ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: بالکل، بالکل۔

حاجی قلندر خان لودھی: سر، ہزارہ ڈویژن صوبہ سرحد کا One fourth حصہ ہے۔ انہوں نے لسٹ تیار کر

لی ہے اور اس میں ہزارہ کو بالکل Ignore کیا گیا ہے۔ اس سے پہلے سپریم کورٹ کے جسٹس بشیر جمالی

صاحب، اب بھی سپریم کورٹ میں ہیں اور اس طرح ہائیکورٹ کے چیف جسٹس بھی ہیں اور اس طرح بار و موز

میں بھی ہیں تو اس سے ایک بہت بڑی غلط فہمیا پیدا ہو گئی ہے، اسلئے میں چاہوں گا کہ ان کو بھی اس لسٹ میں شامل کیا جائے۔

Mr. Speaker: Agreed, agreed. Thank you. Ji Law Minister Sahib

وزیر قانون: شکریہ جی۔ میں سب سے پہلے اپنے بڑے بزرگ جو لدھی صاحب ہیں اور دوسرے معزز اراکین ہیں، تمام اسمبلی کے ممبران سے یہ گزارش کروں گا کہ اگر یہ اسمبلی، جو قاعدہ قانون ہے اور جو رولز آف بزنس ہیں، اس کے تحت اگر ہم لوگ نہیں چلتے اور جس چیز پر بحث کی اجازت نہیں ہے، اس پر بھی ہم لوگ بحث کرنا شروع کر دیں تو اسمبلی کو چلانا بڑا مشکل ہو جائے گا، تو یہ گزارش ہے کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ذرا تیز بولیں، سارا ہاؤس تو خاموش ہو جائے گا جی۔

وزیر قانون: گزارش میری یہ ہے جی کہ کال اینشنس پر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تمام ذرا توجہ سے سنیں، بہت اہم ایشو ہے۔ آپ تیز بولیں جی ذرا۔

وزیر قانون: سب سے پہلے جی یہ کال اینشنس کو Address کرنے سے پہلے اتنی گزارش ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میڈیا کی طرف سے اشارے آرہے ہیں کہ آپ تیز بولیں جی تاکہ وہ بھی سن سکیں جی۔

وزیر قانون: گزارش تمام ممبران اسمبلی سے میری یہ درخواست ہے کہ مہربانی کریں ایڈجرمنٹ موشن کے رولز ہیں، Kindly اس کو Letter and spirit میں Follow کریں۔ جو کال اینشنس کا نوٹس ہے، اس کا طریقہ کار ہے۔ ہر چیز میں بحث نہیں ہو سکتی ورنہ یہ ایجنڈا آگے لے جانا بڑا مشکل ہو جائیگا۔ تو یہ مہربانی کریں کہ قاعدہ و قانون کو ضرور Follow کریں اور اسکو Transgress نہ کریں، یہ آپ لوگوں نے بنایا ہے اور ہمیں اسکو لے کر آگے چلنا ہے۔ جہاں تک جاوید عباسی صاحب کے کال اینشنس نوٹس کا جواب ہے تو یہ گزارش ہے کہ یہ جو اپوائنٹمنٹس ہوتی ہیں تو یہ پراونشل لیول پر ہوتی ہیں۔ یہ ایسا نہیں ہے کہ بھئی ایک ڈویژن سے ایک نچ صاحب آئیگا، ہر ڈویژن سے ایک ایک نچ ہوگا، اس طرح اس کا کوئی طریقہ کار نہیں ہے۔ یہ صوبوں سے آتے ہیں، ہو سکتا ہے ایک ڈسٹرکٹ سے تین آجائیں۔ یہ Competent بھی ہوتے ہیں، Integrated بھی ہوتے ہیں اور اس میں پراونشل گورنمنٹ کا As such کوئی رول نہیں ہوتا۔ اس میں چار Consulties ہیں، ایک چیف جسٹس پشاور ہائیکورٹ ہیں، گورنر صاحب ہیں، چیف جسٹس سپریم کورٹ ہیں اور اس میں پریذیڈنٹ آف پاکستان ہیں۔ یہ چار شخصیات جو ہیں، جن کی آپس میں Consultation کے بعد ایک Process complete ہوتا ہے اور جاوید عباسی صاحب کو میں اتنا بتا دوں کہ بالکل جو ڈیپٹی میں ہزارہ ڈویژن کی بہت بڑی Contribution ہے۔ بڑے نامور و کلاء

اور ججز، اس وقت آپ دیکھیں یعنی میں جن کو اپنا Ideal judge کہوں گا، وہ ہزارہ سے تعلق رکھتے ہیں، اس وقت پشاور ہائیکورٹ کے ہیں، ہو سکتا ہے، انشا اللہ آئندہ Near future میں آنے والا چیف جسٹس بن جائیں، وہ بھی ہزارے سے ہیں۔ آپ سردار صاحب کی بات کرتے ہیں تو میرے خیال سے اتنے بہترین جج اس صوبے نے بڑے کم پیدا کئے ہیں، تو Already آپ کی Representation ہے ہائیکورٹ میں بھی، سپریم کورٹ میں بھی ہے اور اسکو اس طرح آپ نہیں کہہ سکتے کہ ہر ڈویژن سے ایک ایک جج ہو گا۔ یہ Competence اور میرٹ کے اوپر ہو گا اور ہمارا اس میں As such role نہیں ہے، یہ جو ڈیشری اور سٹیٹ کا فنکشن ہے، گورنر، پریزیڈنٹ اور جو ڈیشری، تو یہ وضاحت ہے۔

جناب سپیکر: اس پہ ڈیٹیل نہیں ہو سکتی جی، بس آپ بیٹھ جائیں۔ ڈیٹیل اس پر نہیں ہو سکتی۔ Ji Mr. Gulistan Khan, MPA, to please move his call attention notice No. 223. Mr. Gulistan Khan, please.

جناب گلستان خان: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید خان عیسیٰ: جناب سپیکر، یہ Detailed Judgments سپریم کورٹ کی آتی ہیں، وہ بڑی Important ہوتی ہیں کہ آئندہ جو بھی گورنر ججز Appoint کرے گا اس میں چیف منسٹر۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب محمد جاوید خان عیسیٰ: لہذا ان کو چاہیے، یہ Mandatory سپریم کورٹ نے کہہ دیا۔ اگر سپریم کورٹ کہتا ہے کہ ٹھیک ہے، یہ چیف جسٹس Provost اور صرف گورنر کی درمیان ہے تو میں یہ معاملہ نہ لاتا۔ میں نے پہلے کہا کہ یہ کثرت سے Controversy چلی آرہی تھی، کثرت سے ہمیشہ چیف منسٹر کہہ رہا تھا کہ ہماری ایڈوائس گورنر پر Binding نہیں ہے۔ ابھی سپریم کورٹ نے Categorically کہہ دیا اور اس میں الحمد للہ یہ معاملہ Settle ہو گیا ہے۔ اب چونکہ جو سمری Initiate ہو گی، اس میں چیف منسٹر کی ایڈوائس لازمی ہے۔ اگر لازمی ہے تو ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارا حق ہمیں دیا جائے۔

جناب سپیکر: اچھا Mandatory ہے؟

جناب محمد جاوید عیسیٰ: جی یہ Mandatory ہے، جناب۔

جناب سپیکر: یہ ابھی Decision آیا ہے؟

جناب محمد جاوید عیسیٰ: چار، پانچ تاریخ کو۔

جناب سپیکر: لیکن یہ Occurrence پہلے ہے نا۔ جی، ملک گلستان صاحب۔

ملک گلستان خان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب، ایوان کی معمول کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر توجہ دی جائے کہ میرے حلقہ انتخاب ضلع ٹانک میں اکتیس ٹینڈرز منسوخ کئے گئے جن میں بعض پر ستر سے لیکر سو فیصد تک کام ہوا ہے، ان ٹینڈرز کو کس بنیاد پر منسوخ کیا گیا، اس معزز ایوان میں اس اہم مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے کہ کیوں یہ اقدام اٹھایا گیا ہے اور ان میں ملوث افسران کی خلاف انتہائی اہم اقدام اٹھایا جائے۔

جناب سپیکر صاحب، زما پہ حلقے کبنے اکتیس ٹینڈرز منسوخ شوی دی چہ تقریباً د تہولے ضلعے کارروائی بند شوے دہ، ترقیاتی چارے ئے بند شوی دی۔ دا ٹینڈرز پہ خہ وجوہات باندے منسوخ شوی دی او آیا دا قصور د چا وو چہ دا ٹینڈرز منسوخ شوی دی؟ او د ہغہ خلاف خہ کارروائی ہم شوے دہ یا صرف ٹینڈرز منسوخ شوی دی او کار بند شوے دے؟

جناب سپیکر: دا کوم دیپارٹمنٹ دے جی؟

جناب گلستان خان: ورکس اینڈ سروسز جی۔ پہ دے ہاؤس کبنے پہ گیلری کبنے د ورکس اینڈ سروسز ہر شوک ہم دی ناست چہ دوئی دا خبرہ اوریدلے وی چہ دوئی دا ٹینڈرز ولے منسوخ کری دی، خہ وجوہات دی او چہ چا دا غلط کار کرے دے، د ہغوی خلاف خہ ایکشن ئے اغستے دے او کہ نہ دے اغستے؟ نوزہ د دے ہاؤس پہ وساطت باندے وزیر صاحب تہ دا ریکویسٹ کومہ چہ دا د ستینڈنگ کمیٹی تہ حوالہ شی چہ ہلتہ پہ دے باندے پورہ ڈیٹیل بحث اوشی چہ دا ولے منسوخ شوی دی، وجوہات خہ وو او چہ چا دا غلط کار کرے دے، د ہغوی خلاف خہ ایکشن اغستے شوے دے او کہ نہ دے اغستے شوے؟ مہربانی۔
Mr. Speaker: Law Minister Sahib, on behalf of Chief Minister to please reply.

وزیر قانون: بالکل جی پہ دے ہاؤس کبنے مونبرہ حاضر یو د چیف منسٹر صاحب پہ Behalf باندے او پہ دیکبنے افسران ہم موجود شتہ، ورکس اینڈ سروسز والا Concerned افسران ہم شتہ، دا چہ کوم ٹینڈرز وو جی، دا کل تئیس عدد سکیمونہ وو او دا د بدقسمتی نہ یو ڈپٹی ڈائریکٹر صاحب وو، عبدالرشید نامہ ئے وہ، پہ کومہ ورخ باندے چہ دے ریتائر کیدو، پہ ہغہ ورخ باندے ئے دا تہولے ٹینڈرے ورکری دی۔ د دے ٹینڈرو خلاف بیا د ہغہ خائے د لوکل تھیکیدارانویو

یونین راغلی و و او هغوی بالا افسرانو ته شکایت کرے دے ، په هغه باندے بیا انکوائری مقرر شوه۔ د انکوائری افسرانو، هغه انکوائری افسر هر څه په دے وخت کبے اودرولی دی، Everything is held in abeyance، اوس داسے ده چه په دیکبے بعضے سکیمونه په تیزی سره شوی دی، بس سو فیصد مکمل دی، هر څه شوی دی، څه ستر فیصد شوی دی، تاسو پخپله هم دغه پوائنٹ آؤټ کړی دی نو په دیکبے هغه چه کوم نه دی ستارټ شوی، په هغه باندے به لا فیصله کیری او دا چه کوم دوی وائی، دا خو Obviously ستر پرسنټ یا سو پرسنټ شوی دی، په هغه کبے خو هډو څه دغه نشته، خامخا به دا Resume کیری په Near future کبے او د هغه افسر خلاف دا کارروائی ده چه کوم هیډ کلرک دے، د هغه نه خو Explanation call شوی دے او چه کوم ډیټی ډائریکټر دے، د هغه په دے وخت کبے پنشن وغیره، هر څه ئے بند شوی دی او د هغه نه به انکوائری کیری، شو کاز نوټس به ورته، اول Explanation letter دے، بیا Show cause notice، بیا هر څه طریقه کار چه وی، هغه به کیری۔ نو تاسو تسلی ساتنی چه په کوم باندے کار شوی دے، دا نه شی اودریدے، دا به Resume کیری هر څه۔

جناب گلستان خان: جناب سپیکر، دا تئیس نه دی، اکتیس ټینډرز دی۔ داسے ټینډرز هم پکبے منسوخ شوی دی چه باقاعده ایډورټائز شوی دی، شپږ میاشته مخکبے ایډورټائز شوی دی، د ده د ریټارنمنټ نه اوله په هغه باندے هم کار بند کړے شوی دے، لهدا زه دا وایم چه کوم ټینډر تهرو فنانس ډیپارټمنټ ایډورټائز شوی دی او په قانونی طریقه سره شوی دی، د هغه د فوراً د کهلاولو اجازت ورکړے شی او چه کوم غلط ټینډرز شوی دی، هغه ټینډرز د منسوخ کړے شی او هغه افسر ته د سختے نه سختے سزا ورکړے شی او د دے انکوائری د اوشی۔ په دیکبے نورے هم گهپلے شوی دی، صرف دا ټینډرز نه دی چه کینسل شوی دی۔ زه دا وایم چه داسے ټینډر هم شته دے پکبے چه په نن ورځے ټنډر شوی دے او په سحر باندے هغه ته پچهرتر لاکه روپئی Payment شوی دے Within one day۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا کله شوی دی؟ دا په دے کال کبے؟

جناب گلستان خان: جی ہاں، پہ دے کال کنبے، اٹھارہ مارچ باندے شوے دے جی۔ اٹھارہ مارچ باندے تیندر شوے دے او بیس تاریخ تہ یا سترہ تاریخ تہ تیندر شوے دے، پہ اٹھارہ تاریخ باندے د پریس کلب تانک پچھتر لاکھ Payment یکمشت شوے دے۔ پہ یوے ورخے دا دومرہ کار خنکھ کیدے شی؟ زہ دا وایمہ چہ دا د کمیٹی تہ حوالہ شی چہ پکنبے مونرہ دا شے ڈسکس کرو چہ دا کوم غلط کار شوے دے، د دے سزا د ورکھے شی دے سپری تہ۔ کہ یو سپرے پہ پنشن لار شی، د پاکستان نہ خونہ دے تلے کنہ۔

وزیر قانون: داسے دہ جی، ما خو گزارش او کرو چہ د دے خلاف دا چہ کوم، ایڈورٹائز خوبہ خامخا مخکنبے شوی وی، د ہغے نہ پس پہ کومہ ورخ باندے چہ دے ریتائر کیدو، پہ دغہ ورخ باندے دا ٹول کری دی۔ نو پخپلہ ہم ستاسو نور ملگری، Colleague تہیکیداران راغلی دی، د ہغوی یونین راغلی دے، ہغوی شکایت کرے دے جی، نو ہسے خو حکومت ایکشن نہ دے اغستے خو خامخا چا شکایت کرے دے، پہ دیکنبے بہ خہ گبر وی۔ اوس انکوائری روانہ دہ، تاسو خہ غوارئ؟ تاسو وایئ چہ انکوائری بندہ شی؟

جناب گلستان خان: جناب سپیکر، داسے واقعات ہم شوی دی چہ د دہ خوے او د دہ خوربے پی۔سی۔او تانک سب انجینیئر بھرتی کری دی چہ د پی۔سی۔او تانک سرہ د دے بالکل دغہ ہم نشتہ دے۔

وزیر قانون: دا ہر خہ In writing ما تہ کمپلینٹ راکری، تاسو گورئ چہ خہ نہ کیڑی؟ تاسو کمپلینٹ اوکری کنہ، تاسو In writing کمپلینٹ راکری۔ د دے مے درلہ جواب در کرو، تاسو اوس دا وایئ چہ نہ، دا یکدم شروع کری، لبر انکوائری چہ مکمل شی۔۔۔۔

جناب گلستان خان: دا د سر، کمیٹی تہ حوالہ شی چہ ہلتہ دا نور خیزونہ ہم پہ دے شی Explain شی چہ کوم غلط کارونہ ئے کری وی چہ ہغہ مونر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جو انکوائری ہو رہی ہے، اس کو مہینوں نہ چلائیں، Within a limited time اس کو آگے بڑھائیں اور اس کام کو جلدی جلدی نمٹائیں Within a week/ ten days. Tea break

for twenty minuts.

(چائے کیلئے ایوان کی کارروائی بیس منٹ کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: بسم الله الرحمن الرحيم۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب! کیا مسئلہ ہے؟

Mr. Israrullah Khan Gandapor: Thank you, Sir.

جناب سپیکر: بہت زیادہ لیجسلیشن رہتی ہے جی۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: یہ 7 اکتوبر کے ’نیوز‘ اخبار میں ایک سرخی ہے کہ ”Release of two

Dir youths from Indian jail demanded“۔ دیر کے دو نوجوان ہیں جو کہ انڈیا کی

جیل میں قید ہیں، تو اس میں چونکہ انہوں نے اپیل کی ہے پریزیڈنٹ صاحب سے، پرائم منسٹر صاحب

سے اور انہوں نے جو اس میں ڈیٹیل وغیرہ دی ہے، آج کے اخبار میں آئی ہے، گورنمنٹ کی وساطت سے

میں یہ چاہوں گا کہ چونکہ مولانا فضل رحمان صاحب بھی سٹینڈنگ کمیٹی جو کشمیر افسیر کی ہے، کے چیئرمین

ہیں، اسفندیار ولی خان صاحب بھی ہیں، تو اگر یہ وہ مسئلہ ان کے ساتھ Take up کر لیں کہ یہ جو دو

نوجوان ہیں ضلع دیر کے کہ انکی رہائی ممکن ہو سکے۔

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب! یہ سمجھ آگئی جی؟

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: نہیں، میں نے نہیں سٹینڈ کیا کہ کیا فرما رہے ہیں؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: ضلع دیر کے دو نوجوان ہیں، آج کی نیوز اخبار میں انکی کٹنگ آئی ہے اور

انہوں نے یہ مطالبہ کیا ہے پریزیڈنٹ صاحب سے اور پرائم منسٹر صاحب سے کہ ہماری رہائی کیلئے انڈین

جیل سے کوشش کریں۔ ان پرفارن ایکٹ انہوں نے لاگو کیا تھا، وہ کوئی ایسی Offence میں Involve

نہیں ہیں تو میری یہ خواہش تھی کہ اگر آپ مہربانی کر کے اسفندیار ولی خان صاحب یا مولانا فضل رحمان

صاحب جو کہ کشمیر کمیٹی کے چیئرمین بھی ہیں، اگر وہ بھی اپنی Good offices استعمال کر کے ان کی

رہائی کیلئے کوشش کریں تاکہ انکی رہائی ممکن ہو سکے۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر صاحب، دا پہ بل ملک کبنے دی، د دے کوشش بہ کوؤ خود ہر چا خپل قانون دے، زمونہ کسان ہلتہ کبنے دی او د ہغوی دلتہ کبنے دی نو دا بہ قانونی، چہ خہ پہ قانون کبنے وی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تاسو خپل کوشش او کړئ جی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): او جی، کوشش بہ کوؤ پہ سر سترگو۔

جناب سپیکر: تاسو کوشش او کړئ جی، بس صرف، تھینک یو۔ جی اکرم خان درانی صاحب۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر، لکہ خنگہ چہ دوئ خبرہ او کړہ چہ د دیر دوہ کسان دی، ہغہ د اندیا پہ جیل کبنے دی او دوئ د د خپلو مشرانو سرہ خبرہ او کړی نو زہ دہ تہ تسلی ور کوم چہ مولانا فضل رحمان صاحب سرہ بہ زہ د اسمبلی د اجلاس نہ بعد پہ تیلیفون باندے رابطہ ہم او کرم او انشا اللہ ہغہ بہ خپلہ خبرہ او چتوی۔

جناب سپیکر: دیرہ شکریہ۔ جی، آنتہم نمبر 9,8۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی جاوید صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، میں اس بل کے بارے میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جاوید صاحب، کیا؟

جناب محمد جاوید عباسی: میں نے کل 'لوگر بل' کے بارے میں بات کی تھی، آپ نے کہا تھا کہ سارے متفقہ طور پر بیٹھ کے اس کو تیار کر لیں، ہم نے تیار کر کے آپ کے پاس بھیج دیا ہے۔

جناب سپیکر: ہاں ہاں، میری سمجھ میں آگئی۔

جناب محمد جاوید عباسی: میری ایک ریکویسٹ ہے کہ چونکہ یہ بہت حساس معاملہ ہے اور جناب سپیکر، ہم نہیں چاہتے کہ یہ معاملہ کل یا پرسوں، کیونکہ سپیڈے کو بارک او بامہ صاحب نے اس پہ سائن کرنے ہیں، پریزیڈنٹ آف یو۔ ایس۔ اے نے، اس سے پہلے پہلے میں چاہتا ہوں کہ آج یہ معاملہ جناب ڈائریکٹ، ابھی یہ شاید ڈائریکٹ Relate کرتا ہے صوبہ سرحد سے، جناب سپیکر، سب سے زیادہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ معاملہ جو اس وقت ہے، مہربانی کر کے سارے ہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں، آپ اس کو بحث کیلئے، ابھی Lay

on کرے اس پہ ڈیٹیل بات کرنے کیلئے، پھر جو مستفقہ ہاؤس کی بات ہوگی، ہم انشاء اللہ اسکو سپورٹ کریں گے۔

جناب سپیکر: میں اس پہ اپنی رولنگ دے رہا ہوں کہ یہ As adjournment motion آپ لے آئیں اور بل بھی آنے دیں۔ After full debate we will take this۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: ہم لے کر آئے ہیں، ایڈجرمنٹ موشن لے کر آئے ہیں۔

جناب سپیکر: After full debate کدھر ہے؟

جناب محمد جاوید عباسی: یہ جی میں نے Submit کروادی۔ ہم اسلئے لیکر آئے، ہم ایڈجرمنٹ موشن لے کے آئے، ہمیں پتہ تھا کہ یہ Complication۔۔۔۔۔ شاید پیدا ہو۔

جناب سپیکر: Next sitting میں، ٹائم ختم ہوا ہے۔ Next sitting میں ہم کریں گے۔

جناب محمد جاوید عباسی: سر، یہ بہت Important ہے، صبح کیلئے، کل کیلئے فکس کروالیں۔ جناب سپیکر،

یہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تو آپ کا کیا خیال ہے کہ لیجسلیشن ہم چھوڑ دیں؟

جناب محمد جاوید عباسی: جی یہ بہت اہم معاملہ ہے، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: پرسوں کر لیں گے۔

جناب محمد جاوید عباسی: ایڈمٹ کر لیں، کل کیلئے ایڈمٹن کر لیں۔

جناب سپیکر: میں کر لوں گا، کر لوں گا۔

جناب محمد جاوید عباسی: کل کیلئے کر دیں، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: کر لوں گا جی، حکم حکم، ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

جناب محمد جاوید عباسی: آپ رولنگ دے دیں جناب سپیکر، تو ہمارا دل بڑا ہو جائے گا، خوش ہو جائینگے ہم۔

عبدالولی خان یونیورسٹی مردان مسودہ قانون مجریہ 2009 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Okay, okay. Item No. 8 and 9: The honourable Minister for Higher Education, NWFP, to please move that the Abdul Wali Khan University Mardan Bill, 2009, may be taken into consideration at once. Honourable Minister for Higher Education please.

Qazi Muhammad Asad Khan (Minister for Higher Education):
Thank you, Sir. I beg to move that the Abdul Wali Khan University
Mardan Bill, 2009, may be taken into consideration at once.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میری ایک درخواست ہے، اس پر میں کچھ گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

Mr. Speaker: Abdul Akbar Khan.

Mr. Abdul Akbar Khan: Mr. Speaker, “on the day on which any of
the motions referred to in rule 82 is made or on any subsequent day
to which the discussion thereof is postponed, the principle of the
Bill and its provisions may be discussed generally but the details of
the Bill shall not be discussed further than is necessary to explain
its principle”. It may be taken in

to consideration at once، جناب سپیکر، رول 85 کے تحت ہم دو تین منٹ اس پہ بولنا چاہتے
ہیں کیونکہ ہم نے کافی Amendments اس میں دی ہیں تو ہم ڈیٹیل پہ نہیں بولنا چاہتے لیکن دو چار
منٹ لیں گے کہ ہم نے کیوں یہ Amendments اس ہاؤس میں پیش کی ہیں، جناب سپیکر؟ تو رول 85
کے تحت جناب سپیکر، یہ جو عبدالولی خان یونیورسٹی ہے، یہ مردان کے لوگوں کی ڈیمانڈ تھی اور مردان کا جو
ڈویژن ہے، اس میں کوئی یونیورسٹی نہیں تھی اور بے شک جب بے نظیر بھٹو دسمبر 2007 میں آئی تھیں
تو ہم نے ان کو مطالبہ کیا تھا اور انہوں نے سٹیج پر اس مطالبے کو منظور کیا تھا کہ ہم یہاں پر یونیورسٹی بنائیں
گے اور ابھی اس حکومت کے ہم مشکور ہیں کہ انہوں وہاں پر ایک یونیورسٹی کے قیام کا اعلان کیا اور یہ
آرڈیننس اس کی سلسلے کی ایک کڑی ہے لیکن جناب سپیکر، میں آپ کی توجہ فیڈرل لیجسلیٹو سٹڈی کی طرف
مبذول کرنا چاہتا ہوں۔ اب دولسٹ ہیں جناب سپیکر، آئین کے آرٹیکل 143 کے تحت اور جس کو میں پڑھ
کر آپ اور ہاؤس کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں کیونکہ جناب سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ آہستہ آہستہ ہم،
صوبائی حکومت یا صوبے سے اختیارات مرکز کی طرف بغیر کسی آئینی جواز کے، بغیر کسی قانونی جواز کے شفٹ
ہو رہے ہیں اور ہماری حکومت، صوبے میں جو حکومت ہے یا آج کی حکومت یا کل کی حکومت یا آنے والی
حکومت جناب سپیکر، ان کی گرفت، آہستہ آہستہ اس پر کنٹرول ختم ہوتا جا رہا ہے۔ اب جناب سپیکر، اگر آپ
عبدالولی خان یونیورسٹی کے اس آرڈیننس کو لے لیں جو ابھی بل کی شکل میں آیا، جو ابھی پاس ہوگا جناب
سپیکر، مجھے پراونشل گورنمنٹ کا، سوائے اس کے کہ اس ہاؤس میں اسکو ہم اس سٹیج پر پاس کریں گے،
پراونشل گورنمنٹ کا، پراونشل منسٹر کا، پراونشل چیف منسٹر کا ایک انچ کا بھی اختیار نہیں ہے اور جناب سپیکر،
ہائر کمیشن آرڈیننس کے تحت یہ اختیار نہ صرف جناب سپیکر، اس صوبے، صوبائی حکومت سے سب کچھ لیا

گیا ہے بلکہ باوجود اس کے کہ آج یہ یونیورسٹی قائم ہے، یہ اس کے Premises میں ہے، جو پرائونٹل گورنمنٹ کی پرائیوٹی ہے یا جو کل ہم شکر کالج کی بات کر رہے تھے، وہ بھی پرائونٹل گورنمنٹ کی پرائیوٹی ہے لیکن پرائونٹل گورنمنٹ کا اس میں کوئی شیئر نہیں ہے جناب سپیکر، لیکن اگر آرٹیکل 143 کے تحت جناب سپیکر جائیں، تو اس میں یہ ہو گا کہ “If any provision of an Act of a Provincial Assembly is repugnant to any provision of an Act of Majlis-e-shoora (Parliament) which is competent to enact, or to any provision of any existing law with respect to any of the matters enumerated in the Concurrent Legislative List, then the Act of the Majlis-e-Shoora (Parliament), whether passed before or after the Act of the Provincial Assembly, or, as the case may be, the existence law, shall prevail and the Act of the Provincial Assembly shall, to the extent of the repugnancy, be void”.

لیجسلیٹیو لسٹ میں لیں گے تو اس کا آئٹم نمبر 17 ہے، جناب سپیکر، اس کا آئٹم نمبر 17 ہے، یہ بیچ ہے 205، اچھا اس میں جو فیڈرل لیجسلیٹیو لسٹ میں جو Words استعمال ہوئے ایجوکیشن کے متعلق، میں وہ پڑھ کے سنا تا ہوں کہ جس پر ہماری صوبائی اسمبلی قانون سازی نہیں کر سکتی، اس میں ہے کہ “Education as respects Pakistani students in foreign countries and foreign students in Pakistan”.

صرف ہم لیجسلیٹیشن نہیں کر سکتے کہ اگر کوئی فارن میں سٹوڈنٹ ہے پاکستان کا یا پاکستان میں کوئی باہر کا سٹوڈنٹ ہے تو اس کے متعلق لیجسلیٹیشن ہوگی تو وہ فیڈرل لسٹ ہوگی، فیڈرل جو پارلیمنٹ ہے، وہ کریگی لیکن جب آپ کنکرنٹ لسٹ پہ آتے ہیں، اگرچہ کنکرنٹ لسٹ میں اس صوبے کے ساتھ اختیار ہے صوبائی اسمبلی کے تحت، صوبائی اسمبلی کے تحت اختیار ہے کہ وہ لیجسلیٹیشن کرے۔ جناب سپیکر! یہ کنکرنٹ لیجسلیٹیو لسٹ کے آئٹم نمبر 38 کے مطابق صرف “Curriculum, syllabus, planning, policy, centres of excellence and standards of education” کی حد تک ہے۔ اب جناب سپیکر، اگر آپ اس یونیورسٹی کا وہ لے لیں، اور اس کے سیکشن 3 کا سب سیکشن (v) جو ہے، آپ اس کو ذرا دیکھیں جناب سپیکر، Notwithstanding anything contained in any other law for the time being enforced, the university shall have, Notwithstanding anything contained in any other law for the time being enforced, the university shall have academic,

financial and administrative autonomy, جو کہ نہ کنکرنٹ لسٹ میں ہے ایڈمنسٹریٹو اتانومی کی پروویژن اور نہ ان کی فیڈرل لسٹ میں ہے۔ اب جناب سپیکر، فنانشل اور ایڈمنسٹریٹو اتانومی حاصل کر کے، آپ پی اے سی کے چیئرمین ہیں، جناب سپیکر، پی۔ اے۔ سی اس میں کسی جگہ یہ نہیں لکھا ہے اور نہ آڈٹ ہو سکتا ہے۔ کسی جگہ نہیں لکھا ہے کہ آڈیٹر جنرل آف پاکستان، جو جنرل فنانشل رولز ہیں (GFR)، ان کے تحت ان کا آڈٹ کر سکتا ہے۔ اسی اتانومی کا سہارا لے کر وہ کہتے ہیں کہ آپ ہمارا پوچھ نہیں سکتے، اس کا سہارا لے کے وہ یونیورسٹی میں جو کچھ بھی کرنا چاہیں، وہ کرتے ہیں۔ یہ ایڈمنسٹریٹو اتانومی کا سہارا لے کے وہ یونیورسٹی کے سٹاف کے ساتھ یا ایمپلائوں کے ساتھ جو بھی کرنا چاہے، کر سکتا ہے اور پراونشل گورنمنٹ کیلئے مصیبت بن جاتی ہے، لوگ جلسے جلوسوں پہ اتر آتے ہیں، احتجاج کرتے ہیں تو پھر وہ پراونشل گورنمنٹ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ یہ کیوں نہیں ہو رہا ہے، یہ کیوں ٹھیک نہیں ہو رہا ہے جبکہ پراونشل گورنمنٹ کے ساتھ اختیار نہیں ہے۔ جناب سپیکر، میرا مقصد کہنے کا یہ ہے کہ ہم کیوں اپنا اختیار دے دیں؟ لیجسلیشن ہم کرتے ہیں، قانون سازی، آج یہ آرڈیننس آیا ہے، آج یہ بل پاس ہو جائے گا تو یہ تو یہ اسمبلی کرے گی، تو اس اسمبلی، اس حکومت کے ساتھ کوئی اختیار تو ہونا چاہیے کہ وہ کل پوچھ سکے کہ بھئی آپ کو ہم نے جو یہ اختیار دیا تھا، اب اس آرڈیننس میں کسی جگہ یہ جناب سپیکر، ایک بے چارے Pro-vice chancellor جو ہمارے وزیر تعلیم صاحب ہیں، ان کو ایک Sentence میں سارے آرڈیننس میں، اور وہ بھی اس وقت Pro-vice Chancellor reside کریں گے کہ جب سال میں کانویشن ہوگا یونیورسٹی کا اور چانسلر صاحب نہیں ہوں گے تو Pro-vice Chancellor اس کو Preside کریں گے، یعنی سارے ایکٹ میں پراونشل گورنمنٹ کا رول اس حد تک ہے کہ وہ صرف کانویشن کو Preside کر سکے اور وہ اس وقت Preside کر سکے گا کہ جب چانسلر نہیں ہوگا۔ اب مجھے بتائیں کہ اس اسمبلی کے ساتھ کیا اختیار ہے؟ آپ مجھے بتائیں کہ اس گورنمنٹ کے ساتھ کیا اختیار ہے؟ کروڑوں روپیہ آپ دے رہے ہیں، زمین آپ خرید رہے ہیں، بلڈنگ آپ بنا رہے ہیں، جناب سپیکر، چونکہ میری میجرٹی جو Amendments ہیں، وہ اس لحاظ سے ہیں کہ ہم یہ جو ایڈمنسٹریٹو اتانومی ہے، یہ فنانشل اتانومی، جب پیسہ ہم دیتے ہیں، وہ ہماری عمارت میں کام کرتے ہیں جناب سپیکر، تقریباً جو سارے Amendments میں نے Move کی ہیں، اس نظریہ سے کی ہیں، اس نظریہ سے نہیں کہ مجھے اس یونیورسٹی سے اختلاف ہے، اس نظریہ سے نہیں کہ میں اس یونیورسٹی کو قائم ہونا نہیں چاہتا، صرف اس

لئے کہ میں اس ہاؤس کو، اس حکومت کو Empower کرانا چاہتا ہوں تاکہ کل کو اگر کوئی مسئلہ پیدا ہو اور لوگ صوبائی حکومت سے مطالبہ بھی کریں تو کم از کم وہ کچھ مداخلت کر سکتے ہوں۔ شکریہ، جناب سپیکر۔
جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی ثاقب خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: دیرہ مہربانی، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان! یو خائے چہ دا دومرہ Autonomous bodies بہ دومرہ Independent بیا خنگہ چلیبری؟
جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، پہ ہغہ ایکٹ کبنے تاسو تہ بہ زہ ہغہ Wording بنایم کہ تاسو، دے ہاوس ہغہ Wording او کنٹل چہ ہغوی بالکل خان۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: دا ما کتلی دی۔

جناب عبدالاکبر خان: زہ ہم دغہ وایمہ جی، دا Amendment ہم زما پہ ہغہ سلسلے کبنے دے جی۔

جناب سپیکر: تھیک شوہ جی۔ جی، ثاقب خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، زمونبرہ مشر ورور خبرہ او کرہ، پہ ہغے کبنے ہغہ د دوئی Amendment spirit چہ دے، ہغہ ئے بیان کرل جی۔ ما ہم چہ کوم Amendments کری دی، د دے سپرٹ د دے نہ زیات مختلف نہ دے۔ وجہ دا دہ چہ تاسو د Autonomous bodies خبرہ او کرہ جی، دلته مونبرہ آئین د لاندے قانون سازی کوؤ، قانون سازی مونبرہ د خپل سبجیکٹ د پارہ کوؤ، د پراونشل سبجیکٹ د پارہ کوؤ، د فیڈرل سبجیکٹ د پارہ نہ کوؤ خو ما کتلی دی چہ خاصکر پہ ایجوکیشن انسٹی ٹیوشنز کبنے چہ خومرہ قانون سازی کیبری، ہغہ مونبرہ فیڈرل گورنمنٹ تہ حوالہ کرو، عبدالاکبر خان چہ کومہ خبرہ او کرہ، زہ د دے پورا تائید کوم جی۔ دویمہ خبرہ دا دہ جی، د اتانومی خبرے دی، Autonomous bodies چہ Concept دے جی، دا مادر پدر آزاد انسٹی ٹیوشنز، پہ دیکبنے فرق پکار دے جی۔ مونبرہ چہ کلہ انسٹی ٹیوشنز تہ اتانومی

ورکرو، د هغه مقصد دا نه دے چه هغه رولز، چه کوم General parameters دی، هغه د Violate کړی۔ په دیکبڼه ډیر خیزونه ما داسه کتلی او زما Amendments په دے Base باندے دی چه چرته د جی۔ایف۔آر، د فنانشل رولز Violation اوشی، نتیجه بیا دا وی سر، چه تاسو چئیرمیں یی د پی۔اے۔سی، هغه زمونږه مخے ته راخی، دغسے نور چه کوم پرنسپلز دی، زمونږه د پراونشل گورنمنٹ چه په هغه باندے انستی ټیوشنز پکار دی چه د هغه Parameters د بھر نه اوخی، نو هغه هم Violate شی۔ بل جی دا ایکټ د انستی ټیوشنز د صوبے دے، که د فیډرل گورنمنٹ دے، که د صوبے دے نو د صوبے نه به ټپوس کیری، حکمران نه به ټپوس کیری، د صوبے د ایډمنسټریشن نه به ټپوس کیری، د هائر ایجوکشن منسټر نه به ټپوس کیری چه د هغه رول نشته دے نو مونږه به څه ټپوس کوؤ جی؟ ډیره ضروری ده چه د هغه رول پکبڼه وی، د هغه چیک اینډ بیلنس وی۔ دلته گرانټ۔ان۔ایډ تاسو ورکوئ، د پبلک پیسے دی چه مونږ سره د خلقو امانت وی، هغه تاسو دے انستی ټیوشن له ورکوئ، د دوئ په سسټم کبڼه ئے اچوئ او د هائر ایجوکیشن منسټر پکبڼه هډو رول نشته، نو مونږه اکثر، دا پیکج چه دی، دا په دے Base باندے دی چه پراونشل انستی ټیوشن باندے پراونشل اتهارتی پکار ده، مهربانی جی۔

جناب سپیکر: تهپیک شوه جی۔ تهپینک یو، تهپینک یو۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب، یوه خبره زه کومه او هغه دا ده چه په یونیورسټی کبڼه د وی۔سی تقرری د فیډرل گورنمنٹ په تهر و باندے ده یعنی گورنر ئے کوی۔ کله چه د وی۔سی د تقرری مسئله راخی نو په هغه وخت کبڼه د وی۔سی کومه تقرری چه ده، هغه چه چیف منسټر کوم Recommendation او کړی، نو هغه Binding وی په گورنر باندے چه هغه کس به کوی۔ نو که چرته مونږ دا وی۔سی په دے انداز باندے راولو چه د هغه تقرری کبڼه د چیف منسټر اختیار راولو، بیا ایډمنسټریشن چه څنگه ستاسو د دغه نه بھر دے، دا او که چرته د ایډمنسټریشن هم تقرری هلته د فیډرل گورنمنٹ نه وی، د وی۔سی، په هغه کبڼه د پراونشل گورنمنٹ څه اختیار هم نه وی او بیا سبا څه مسئله وی نو بیا په هغه کبڼه مشکلات وی، نو ما وئیل چه په دیکبڼه که تاسو،

عبدالاکبر خان بہ کتلے وی، کہ چرتہ تاسو چہ کوم لکہ گومل یونیورسٹی دہ او
پہ ہغے باندے دا راولئی نو د دے بہ پورا کنٹرول چہ دے، ہغہ بہ د پراونشل
گورنمنٹ لاندے راشی۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، اس میں اگرچہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: آئٹمز وائرز آئیں گے ناجی۔ اسرار اللہ خان، کیا ہے اس میں جی؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، میری اگرچہ Amendment نہیں ہے لیکن چونکہ ایجنڈا
ڈسکشن۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں جی؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: Principle of the Bill پہ جنرل ایک ڈسکشن ہے تو میں سر،
بالکل ان کو Second کرتا ہوں۔ گزشتہ جب اسلامیہ کالج یونیورسٹی کابل آیا تھا، اس وقت بھی ہم نے
نشانہ ہی کی تھی لیکن ہمیشہ ایک جواب یہ آتا ہے کہ ہمارے پاس ایک ماڈل ایکٹ ہے، اس کو دیکھا کسی نے
نہیں ہے کہ ماڈل ایکٹ میں کیا ہے؟ جب وہ فیڈرل سے فنڈنگ مانگتے ہیں تو وہاں پہ کہتے ہیں کہ چونکہ ہم
پراونشل ایک ایکٹ کے تحت وجود میں آئے ہیں، تو آپ کا اس کے ساتھ کوئی کام نہیں ہے۔ جب ہمارے
پاس آتے ہیں تو پھر کہتے ہیں کہ چونکہ فیڈرل گورنمنٹ، ہمیں فنڈنگ کرتی ہے تو آپ کا ہمارے ساتھ کام
نہیں ہے اور اس میں سر، ایسی شقیں موجود ہیں کہ وائس چانسلر کو ایمر جنسی اختیارات حاصل ہیں جو کہ
آئین کے تحت صرف پریزیڈنٹ کو ہوتے ہیں، اگر وائس چانسلر کے ساتھ ایمر جنسی اختیارات ہوں جو
میرے خیال میں چیف منسٹر کے پاس نہیں ہیں، اگر وائس چانسلر کے پاس ایمر جنسی اختیارات ہوں پھر اس
کا جو Removal ہوتا ہے، وہ Three-fourth ہے، مطلب یہ ہے کہ آپ آئین میں Amendment
two-third سے کرتے ہیں، اس کی Removal سینٹ اگر کرے گا بھی یا Recommendation
بھیجے گا Three-fourth سے، پھر اس میں Bar of jurisdiction جو ہے کورٹس وغیرہ کا، ایک
اس کے بعد بھی Jurisdiction ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں سمجھ گیا جی۔ اس میں Simple majority پہ بہت Amendments آئی ہیں،
پھر اس میں آپ کریں۔ جی، قاضی اسد صاحب، منسٹر فار ہائر ایجوکیشن۔

قاضی محمد اسد خان: (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): سر، میں آپ کا مشکور ہوں۔ اس میں چونکہ جنرل ڈسکشن
ہو گئی تھی، میں دو چیزیں آپ کے سامنے اور اس August House کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں کہ انشاء

اللہ تعالیٰ اس لیجسلیشن کے بعد اور جو Amendments آرہی ہیں آریبل ممبرز کی، سپیکر صاحب، ان کو ہم میرٹ پہ دیکھیں گے لیکن ایک Sense جو ہاؤس کی ہے، وہ یہ کہ آپ ان اداروں میں صوبائی حکومت کو اور صوبائی جو سب سے بڑا فورم ہے، اس صوبائی اسمبلی کو بااختیار بنائیں لیکن سر، ایک چیز آپ کو بھی خیال کرنا پڑے گا، مجھے یاد آ رہا ہے تقریباً کچھ ماہ پہلے معزز اپوزیشن لیڈر صاحب نے کہا تھا کہ میں نے سیاست میں بڑے کام کئے ہیں، کچھ اچھے ہیں، کچھ مجھے خیال ہے کہ نہیں کرنے چاہئے تھے لیکن ایک جو بڑی غلطی تھی، وہ یہ تھی کہ میں نے بورڈز، گورنرز سے لے کر صوبائی حکومت کے حوالے کئے، اب سر، جمہوریت میں یہ بہت بڑی بات کی تھی انہوں نے، جمہوریت میں تو خیال یہ ہے کہ عوامی نمائندے اچھا فیصلہ کر سکتے ہیں اور وہ بہترین فیصلہ عوام کے مفاد میں کریں گے لیکن سر، آپ نے یہ نہیں دیکھا کہ ہر ایم پی اے وکیل بنا ہوا ہے، وہ سوائے Recommendations کے اور فیصلہ کرنے کیلئے تیار نہیں ہے۔ "بس دا اوکیرہ"، "یہ کر کے دو"، "یہ بس تم اس کیلئے راستہ نکالو"، تو اس Attitude کو بھی تبدیل کرنا پڑے گا۔ آپ معزز اراکین کو یہ فیصلہ پھر خود کرنا پڑے گا کہ یہ جو چیز میں منسٹر سے کہہ رہا ہوں یا جس چیز کی سفارش کر رہا ہوں، افسر سے کر رہا ہوں، بیورو کر لیں سے کر رہا ہوں، وہ اس قابل ہے یا نہیں؟ اس فیصلے سے سر، ہم مبراہیں، سب وکیل بنے ہوئے ہیں اور اسی لئے یہ مسئلہ ہے۔ اگر ہم فیصلہ کرنے کیلئے تیار ہو جائیں میرٹ پر، تو میرے خیال میں اس سے زیادہ اختیارات صوبائی اسمبلی کو ملنے چاہئیں۔

جناب سپیکر: انشاء اللہ، تھینک یو۔ ابھی میں دوبارہ Repeat کروں گا کہ The honourable Minister for Higher Education, NWFP, to please move that the 'Abdul Wali Khan University Mardan Bill, 2009' may be taken into consideration at once. Honourable Minister for Higher Education, please.

Minister for Higher Education: Thank you. Mr. Speaker Sir, I beg to move that the Abdul Wali Khan University Mardan Bill, 2009, may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Abdul Wali Khan University Mardan Bill, 2009, may be taken into consideration at once. Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried).

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Consideration stage, Clauses 1 to 2. Since no amendment has been moved by any honourable Member in clauses 1 to 2 of the Bill, therefore, the question before

the House is that clauses 1 to 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried).

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 2 stand part of the Bill. Amendment in sub-clause (5) of Clause 3. Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, to please move his amendment in sub-clause (5) of Clause 3 of the Bill. Mr. Abdul Akbar Khan, please.

Mr. Abdul Akbar Khan: Janab Speaker! I beg to move that in sub-clause (5) of Clause 3, the word appearing in line 6, 'no' may be deleted.

چونکہ اس میں کسی اور کی Amendment نہیں ہے تو میں ذرا یہ ہاؤس کو بتانا چاہتا ہوں کہ میں یہ Amendment کیوں لا رہا ہوں؟ جناب سپیکر، جو سب کلاز 3 کی سب کلاز (5) ہے، اس کو آپ دیکھیں اور جو Word میں Delete کرانا چاہتا ہوں، اب میں سارا تو نہیں پڑھ کے سناتا لیکن 'The Auditor appointed by the Government' اور 'Any Authority' 'Government' کی جو Definition clause ہے، 'Government of NWFP, shall have no power to' یعنی پھر یہ تو بالکل مذاق بن گیا ہے، 'Shall have no power to question the policy underlying the allocation of resources approved by the Senate in the annual budget of the University'۔ جب آپ کسی کو یہ اختیار ہی نہیں دیتے کہ وہ کونسیں کرے تو پھر اس شخص کی ضرورت کیا ہے، پھر اس انسٹی ٹیوشن کی ضرورت کیا ہے؟ اگر پرائونٹل گورنمنٹ چاہتی ہے کہ اس ادارے کا حساب کتاب کرے، ایک آڈیٹر مقرر کرتی ہے یا کسی نمائندے کو مقرر کرتی ہے کہ وہ جا کے اس کا حساب کتاب دیکھے کہ یہ کتنے غلط طریقے سے خرچ ہو رہا ہے یا صحیح یا ان کو کسی جگہ سے انفارمیشن ملتی ہے کہ یہاں پر کپشن ہو رہی ہے یا کچھ ہو رہا ہے لیکن جب یہ آپ کہتے ہیں کہ 'Shall have no power' تو پھر یا تو اس Sentence کو اڑادیں، یہ پرائونٹل گورنمنٹ کا ذکر ہی اڑادیں کہ جب آپ اس کو پاور ہی نہیں دینا چاہتے تو پھر اس کا ذکر کیوں کرتے ہیں یا تو پھر اس کو سارے Sentence کو اڑادیں بس اس سے پہلے جو ہے، وہ رکھ دیں اور اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ پرائونٹل گورنمنٹ کسی آڈیٹر کو بھیجے گی، کسی نمائندے کو حساب کتاب کیلئے بھیجے گی تو پھر اس کے پاس پاور تو ہونا چاہئے، اسلئے جناب سپیکر، میں نے جو 'No' کا لفظ ----

Mr. Speaker: You want to mention that ‘Government shall have power’.

جناب عبدالاکبر خان: بس، میں اس طرح کرنا چاہ رہا ہوں کہ “The Government or an Authority or Auditor appointed by the Government shall have power to question the policy underlying the allocation” صرف ‘No’ کو

Delete کرانا ہے۔ ٹھیک ہے جی۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: Agree کرتے ہیں اس کے ساتھ۔

Mr. Speaker: Okey, thank you. The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted. Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Amendments in clause 4, Mr. Saqibullah Khan Chamkani, MPA, to please move his amendment in clause 4 of the Bill. Mr. Saqibullah Khan Chamkani Sahib.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Thank you very much. I request to move that clause 4 may be substituted as follows:

“4. Jurisdiction of the University.- The University shall exercise the powers conferred on it by or under this Act within the territorial limits of the North West Frontier Province and in respect of such other educational institutions as may apply to the University for exercise of its powers.”

جناب سپیکر صاحب، دا تہول چہ Autonomy concept کلہ شروع شوے دے جی، د ہغے وجہ دا وہ چہ حکومت بہ انستیتی تیوشنز Run کول، ہغے سرہ بہ د ہغوی چہ کومہ Functionality وہ، Efficiency چہ وہ، ہغہ بہ ڍیرہ ڍسترب وہ، پہ ہغے بہ ہر چا اعتراض کولو نو اتانومی چہ ورکولہ، د ہغے سپربت یو دا ہم دے جی چہ دیکنبے یو Healthy competition راشی، دوئی خپل Performance پخپلہ او بنائی او خلقو تہ د یو بل Alternate راشی چہ د کوم

انسٹی ٹیوشن زیات Competition وی، د ہغے زیات بنہ Performance وی نو ہغہ Competition کنبے زیاتہ د ہغے بہتری کیری خو مسئلہ دا شوہ چہ کلہ تاسو Jurisdiction د یونیورسٹی Limit کوئی نو بیا خو تاسو ہغہ د یونیورسٹی Monopoly جو روئی ہغہ علاقے کنبے، ہغہ ایریا کنبے ستاسو ہغہ Monopoly جو رہ شوہ، Competition خہ شو جی؟ دا زما پہ خیال کنبے چہ د اپانومی ہغہ سپرٹ خلاف دے۔ پکار دا دی چہ، ہلتہ یو کنفیوژن کیدے شی، دیکنبے دا وی چہ مردان کنبے چہ خومرہ Educational Institutions دی د ہغے لاندے، د عبد الولی خان یونیورسٹی سرٹیفکیٹس د ہغوئی تہ، ڈگری، ہغے تہ Awarding Degree وائی یونیورسٹی، خو زمونرہ مقصد د اپانومی نہ تول ہم دغہ دے چہ دوئی تہ یو Healthy competition جو رہ شی، Performance base د یو competition دے نو زما ریکویسٹ دا دے چہ Jurisdiction limitation د یو انسٹی ٹیوشن Monopoly نہ دی جو رول پکار۔ پکار دہ چہ دا خپل Performance او بنائی او پہ ہغے Base باندمے د انسٹی ٹیوشن ہغے سرہ Affiliation او کری جی۔ ڈیرہ مہربانی، جناب سپیکر صاحب۔

Mr. Speaker: Minister for Higher Education, please.

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: بالکل سر، ہم Agree کرتے ہیں کہ اس کی Jurisdiction سارے صوبے میں ہونی چاہیے، ان کی Amendment ہمیں منظور ہے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: چونکہ یہ Adopt ہو چکا تو تشکیل بشیر عمر زئی صاحب اور عبد الاکبر خان، آپ کی Amendments ہم اب اس وقت اس میں نہیں لے سکتے۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، وہ تو دوسری کلاز میں ان کی Amendment تھی، اس کی جو نمبر (2) ہے، اس میں میری Amendment ہے، ان کی تو (1) میں ہے۔ ان کی دیکھیں نا، ان کی تو 'Jurisdiction of the University' کے سلسلے میں ہے۔

جناب سپیکر: نا، اس میں (1) اور (2) دونوں شامل ہیں جی؟
جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر، بات یہ ہے کہ میری جو ہے، وہ بالکل الگ ہے، میں (2) میں کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ نے پوری کلاز کو Amend کر لیا اور وہ (1) and (2) پہ Consist کرتا ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، اب ہماری Amendment کی Defeat ہوئی ہے، نہ پیش ہوئی ہے تو اس کا کیا حل ہے؟

Mr. Speaker: That stands part of the Bill now.

جناب عبدالاکبر خان: سر، بات یہ نہیں ہے۔ نہیں، سر۔
جناب سپیکر: آپ نے خود 'Yes' کہا جی۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، پھر یا Amendment کی Drafting میں غلطی ہو گئی ہے کیونکہ جب میری Amendment کو بعد میں ڈالا گیا ہے اور اس کی پوری کلاز کی Amendment، تو میری سب کلاز کی Amendment پہلے ہونی چاہیے تھی پھر پورے کلاز کی Amendment ہونی چاہیے تھی۔
جناب سپیکر: دا خوا او شو۔

جناب عبدالاکبر خان: جب آپ نے پوری کلاز کو Amend کیا تو میری سب کلاز کا کیا ہو گا؟ سر، یہ دیکھیں سب کلاز ہمیشہ Amend پہلے ہوتی ہے، Main Clause تو بعد میں Amend ہوتی ہے۔

اب اگر Main Clause کو آپ Amend کریں گے تو میری سب کلاز کا کیا ہو گا؟

جناب سپیکر: یہ اس وقت آپ نے سوچا نہیں، یہ اب Adopt ہو چکی ہے جی، سوری۔
Amendment in sub-clause (1) of Clause 5, Mr. Saqibullah Khan Chamkani, MPA, to please move his amendment in sub-clause (1) of Clause 5 of the Bill, one by one. Mr. Saqibullah Khan Chamkani please.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Thank you very much, Mr. Speaker. Sir, I request to move that in sub-clause (1) of Clause 5:-

- i. in line 2, 'comma' occurring after the words 'creed' may be substituted by the word 'or' and the words 'or domicile' may be deleted.
- ii. In line 4, 'comma' occurring after the word 'class' may be substituted by the word 'or' and the words 'or domicile' may be deleted.
- iii. After 'full-stop' occurring at the end the words 'however preference shall be given to persons with domiciles from the Province of North West Frontier' may be added.

جناب سپیکر: آپ Open minded بندے ہیں، اسلئے اتنا کھل کے سوچ رہے ہیں۔ جی بسم اللہ۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ڈیرہ مہربانی، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، زمونبرہ صوبہ بد قسمتی سرہ پہ ایجوکیشن کنبے د نورو صوبو پہ مقابلے کنبے ڈیرہ کمزورے دہ جی۔ چہ خومرہ زمونبرہ انسٹی ٹیوشنز پکار دی، دومرہ مونبرہ تہ نہ دی جی۔ دیکنبے جی د Discrimination خلاف دا کلاز دی جی، دے نہ جی ما ڈومیسائل اخوا کرے دے جی او د ہغے وجہ دا دہ چہ زہ وایم چہ Preference د این۔ ڈبلیو۔ ایف۔ پی ڈومیسائل ہولڈرز تہ ملاویری جی۔ د ہغے نہ پس بالکل چہ دا کیبری، زمونبرہ اوس ہم دومرہ دی او دا ہم تاسو تہ پتہ دہ سر، چہ اکثر داسے ہم کیبری چہ د نورو یونیورسٹیانو، زمونبرہ د تعلیم بدقسمتی دا دہ چہ سٹینڈرڈ دومرہ بنہ شوے نہ دے نو د نورو یونیورسٹیانو نہ، پنجاب نہ، سندھ نہ اکثر سٹوڈنٹس دلته داخلہ واخلی بیا مائیگریشن کوی خکہ چہ دلته واقعی، زہ دا غوارمہ جی چہ دا زمونبرہ انسٹی ٹیوشنز دی، زمونبرہ د صوبے خلقو پرے ورومبے حق دے او دا خکہ مونبرہ ہغے کنبے دا کرے دے جی۔

جناب سپیکر: جی منسٹر ہائر ایجوکیشن، پلیز۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں سمجھتا ہوں کہ یہ Amendment ہم نہیں منظور کر سکتے کیونکہ دیکھیں سر، آپ کو میں بات بتاؤں، بڑا پریش تھا اس سال بھی ہمارے اوپر کہ جو Reciprocal basis پہ پنجاب میں سیٹ ملتی ہے ان انسٹی ٹیوشنز میں، ان کو بڑھایا جائے۔ ڈیمانڈ بہت زیادہ ہے، تو یہ Discriminatory چیز آپ لے آئیں گے۔ کھلی رہے یونیورسٹی، سر۔ ان کیلئے جہاں سے بھی آنا چاہتے ہیں، آپ کے بچے اس میں پڑھیں اور یونیورسٹی کیلئے بھی اچھا ہوگا، صوبے کیلئے آپ بڑھارے ہیں تو اس میں میرا خیال یہ ہے Bar نہیں ہونی چاہیے، لہذا میں سمجھتا ہوں کہ اس کو ہم اپوز کریں گے۔

Mr. Speaker: Okay. The motion before the House is that amendments moved by the honourable Member may be adopted. Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The 'Noes' have it. The amendments are dropped and original sub-clause (1) of Clause 5 stands part of the Bill. Amendment in sub-clause (2) of Clause 5, Mr. Saqibullah Khan Chamkani, MPA, to please move his amendment in sub-clause (2) of Clause 5 of the Bill. Mr. Saqibullah Khan Chamkani, please.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Thank you very much, Sir. I request to move that in sub-clause (2) of Clause 5, the word 'ten' occurring in line 1, may be substituted by the word 'five'.

جناب سپیکر: یہ دس کی بجائے پانچ پر سنٹ پہ لانا چاہتے ہیں۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، تاسو جی خپل لیٹریسی ریت اوگورئ، تاسو خپل دغه اکنامک سچویشن او گورئ۔ مونبرہ خودا طمع لرو چه په دے تائم که زمونبر حکومت سره وسائل وے نو ما کیدے شی چه Recommendation کړے وے چه پکار ده چه Incentives ورکړی خو چه تاسو 10% کوئ په دے اکنامک سچویشن کبے نو زه وایمه چه دا تههیک نه ده۔ که پکار وی نو 5% هم دغه دے ځکه چه زه خبریم چه زمونبره صوبائی وسائل ډیر کم دی خو دے تائم خو پکار ده چه ایجوکیشن انستی تیوشنز کبے ماشومانو ته سبق د پاره Incentives ملاؤ شی خو زه دا خیال کومه چه 10% زیات دے جی او۔۔۔۔

جناب سپیکر: 5% د شی؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: او، 5% د شی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ جی، منسٹر صاحب۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں اس کو Oppose کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: Endorse کرتے ہیں؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: Oppose کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: Oppose کرتے ہیں؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: مخالفت کرتا ہوں۔ اس کی وجہ بھی میں بتا دوں۔ سر، دیکھیں یہ تو 5% کمہ رہے ہیں، اس کی 1% بھی فیس نہیں ہونی چاہیے، نئی ایجوکیشن پالیسی میں ہم Consider رہے ہیں، فیڈرل گورنمنٹ کی، کہ جو آپ کا ایجوکیشن کا بجٹ ہے، اس کو یونیورسٹیوں کے قانون کے مطابق 4% پر لے جائیں گے۔ جب وہ بجٹ آئے گا اور یونیورسٹیوں کے پاس پیسے ہوں گے تو وہ یہ Afford کر سکیں گے ورنہ آپ کی اچھی فیکلٹی پبلک سیکٹر یونیورسٹیوں کو چھوڑ کر چلی جائے گی۔ ہائر ایجوکیشن ساری دنیا میں ہنگامی ہے، گورنمنٹ فنڈز کا بندوبست کرے تو اس میں بعد میں ہم Amendment لے آئیں گے۔ فی الحال ابھی اس کو ہم Oppose کریں گے۔

Mr. Speaker: Okey. The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted. Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The 'Noes' have it. The amendment is dropped and original sub-clause (2) of Clause 5 stands part of the Bill. Amendment in sub-clause (vi) of Clause 6. Mr. Saqibullah Khan Chamkani, MPA, to please move his amendment in sub-clause (vi) of Clause 6 of the Bill. Mr. Saqibullah Khan Chamkani Sahib.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Thank you very much, Mr. Speaker. Sir, I beg to move that sub-clause (vi) of clause 6 may be deleted.

جناب سپیکر: تہ داد مفتو ڊ گری ختمول غوارے؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: نہ جی، داد مفتے ڊ گری نہ دی جی، دہغے بہ وروستو خبرہ راخی جی۔ (تمتے) خبرہ داسے دہ سر، چہ اوس 10% نہ چہ 5% تہ مونبرہ اپوز کوؤ جی، زمونبرہ امنڈمنٹ اپوز شو، منسٹر صاحب وائی چہ ہائر ایجوکیشن ڊیر Expensive دے، بل زمونبرہ د وسائلو خبرہ ہم ورکبنے اوشوہ سر، ما ڊیر خایونو کبنے کتلی دی سر، چہ وائس چانسلرانو تہ، پیسنور کبنے ہم چہ کلہ دا پاور هغوی تہ ملاؤ شو، Extraordinary salaries ئے دغہ کری دی جی، Extraordinary terms ئے ورکبنے دغہ کری دی نو هغوی ڊ پارہ یو پبلک رولز شتہ دے جی، هر یو شے ئے دغہ کیبری، نوزہ دا ریکویسٹ کومہ چہ دا پاور ورکری چہ زہ د اوس پاخمہ، سبا زہ وائس چانسلریم چہ زما خلور لکھہ

روپی تنخواہ شوہ، Can financially we afford it? او دا شوی دی، تاسو ته ہم پتہ ده سر، او دے ٲول ایوان ته پتہ ده چه دا پیسنور یونیورسٹی کنبے شوی دی، نومونبره وایو چه دا تاسو ور کوئی بل له حق نو۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: یہ آپ نے جو کیا ہے، دوسرا ہے، وہ Concerned، آزریری ڈگری والا ہے۔
جناب سپیکر: یہ آزریری ڈگری والا، میں نے وہی مفت کی ڈگری اسلئے بتائی نا۔ آپ آزریری ڈگری کو،
Sub Clause (iv) of Clause 6 کو اپوز۔۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سوری جی، دا یو امنڈمنٹ وو، هغه غلط ما دغه کرو جی، وه نہیں آئی ہے۔ زما یو امنڈمنٹ را نغلو سر، زه هغه کنبے کوم۔ سر، دا خو ٲیره آسانه ده جی چه هر یو کس به راخی، پولیٹیکل پریشر به اچوی، ٲگری به اخلی جی، نو هغه چه کومو کسانو دا محنت او کرو، زه جی مثال در کومه، یوه یونیورسٹی ده ٲه امریکه کنبے جی، ٲه 1836 کنبے هغه Establish شوے وه، 1836 کنبے او د آزریری ٲگری ور کولو حق هغه ته ٲه 1999 کنبے ملاؤ شو، نو دلته خو لا Establish شوے نه ده خه دغه کیری هم او زه به سبا خمه، زمونبره مشر به خی جی، تاسو بیا لار شئی ٲی۔ ایچ۔ ٲی ٲگری به اخلو او ٲه آرام به کبنینو، خان ته به ٲاکتر وایو، نو هغه کوم کس چه محنت کوی، د هغه به خه کیری؟ نو زه وایمه چه دا Delete شی۔

جناب سپیکر: جی قاضی اسد صاحب۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، یہ ساری دنیا میں ہوتا ہے۔ یونیورسٹی کے ٲاس یہ اختیار ہوتا ہے کہ وہ آزریری ڈگری دے سکتے ہیں اور یہ ضروری نہیں ہوتا کہ انہوں نے وہ تعلیم حاصل کی ہو۔ ہمارے Prominent لیڈرز کو یہ ڈگریاں ملی ہیں۔ ٲریزیڈنٹ کو مل سکتی ہے، یہ ایک Tradition ہے، اس کو ٲلایا جاتا ہے اور ہم اپوز کرتے ہیں اس امنڈمنٹ کو۔

جناب سپیکر: نہ، اس کو Age-wise کریں کہ ساٹھ سے اوپر کے لڑکوں کو۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، ٲھر آپ کو بھی نہیں دے سکیں گے آزریری ڈگری، اگر آپ کا بھی کبھی موقع بنا۔

(تھقے)

جناب سپیکر: ثاقب خان چمکنی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: دا ما سرہ چہ کوم کلاز 6 دیے جی، تاسو تہ جی ما
مخکبنے ہغہ اووئیل جی۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: It is roman six, (vi) of clause 6. This is sub-clause
(vi), roman six of sub-clause. It is sub-clause-----

(Interruption)

Mr. Speaker: Okay. The question is that the amendment moved by
the honourable Member may be adopted? Those who are in favour
of it may say 'Ayes'.

Voices: Yes.

جناب سپیکر: ثاقب خان، آپ نے خود بھی نہیں کہا۔

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Yes.

Mr. Speaker: Those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The 'Noes' have it. The amendment is dropped and
original sub-clause (vi) of Clause 6 stands part of the Bill.
Amendment in sub-clause (xxiii), of clause 6. Mr. Saqibullah Khan
Chamkani, MPA, to please move his amendment in sub-clause
(xxiii) of Clause 6 of the Bill. Mr. Saqibullah Khan Chamkani
Sahib.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: دیرہ مہربانی۔ جناب سپیکر صاحب، دا دومرہ کار بانڈے
خوپکار دی چہ یو آنریری ڈگری ما لہ مخکبنے راگری جی۔
(تقتے)

I request to move that in sub-clause (xxiii) of Clause 6, the words
'the residence of the' may be substituted by the words 'separate
residences for male and female'.

جناب سپیکر: عورتوں کیلئے علیحدہ اور مردوں کیلئے علیحدہ۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: او جی، داسے دا ہغہ تیکنیکل۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: بالکل اعتراض نہیں ہے سر، ہم Agree کرتے ہیں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment
moved by the honourable Member may be adopted? Those who are
in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say
'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Clauses 7 to 8, since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 7 to 8 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 7 to 8 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 7 to 8 stand part of the Bill. Amendment in sub-clause (5) of Clause 9. Mr. Saqibullah Khan Chamkani, MPA, to please move his amendment in sub-clause (5) of Clause 9 of the Bill. Mr. Saqibullah Khan Sahib.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، دے باندے خوزما اپوزیشن شوے دے۔ اصل کبنے د Consistency د پارہ دا Amendment ہم زہ بہ Withdraw کوم خکہ چہ ہاؤس د ہغے اپوزیشن کرے دے۔

Mr. Speaker: As the amendment is withdrawn therefore, the original sub-clause (5) of Clause 9 stands part of the Bill. Amendment in sub-clause (6) of Clause 9. Mr. Saqibullah Khan Chamkani, MPA, to please move his amendment in sub-clause (6) of Clause 9 of the Bill. Mr. Saqibullah Khan, please.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Thank you very much, Mr. Speaker. I request to move that in sub-clause (6) of Clause 9, the word 'serious', occurring after the word 'that', may be deleted and the word 'deliberate' may be inserted before the word 'mismanagement'.

جناب سپیکر صاحب، مونہرہ چہ کلہ یو سری تہ یو Responsibility ور کوؤ کنہ جی نو بیا پکار دہ چہ ہغہ د ہغے پہ معیار باندے پورہ کیڑی۔ غلطی او Criminal negligence کبنے فرق دے جی۔ یو Irregularity دہ چہ ہغہ کہ وروکے وی، کہ غتہ وی، پکار دہ چہ د ہغے تپوس کیڑی۔ دا خونہ دہ چہ وارہ غلطیانے، Mismanagement، Irregularities، پریردو او دا 'سیریس' بہ اخلو۔ زما منشا دا دہ چہ 'Deliberate' چرتہ وی، پکار دہ چہ د ہغے سزا وی۔ نور غلطیانے مونہرہ نہ کیڑی، نہ کیڑی، زہ وایم چہ دا 'سیریس' د اخوا کوی، ورسے ورسے غلطیانے او Irregularity او Mismanagement چہ کوی، ہغہ ہم دومرہ

پرا بلم جو پروی چه خومره دا کیبری۔ نور دیکبے خه سر، داسے زما خیال دے It's
all, Sir.

جناب سپیکر: دا Irregularity کہ وپره وی او کہ غتہ وی، تہ وایے چه۔۔۔۔۔
وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب! تاسو خه وایئی؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جی یہ فرما رہے ہیں کہ اس میں 'Deliberate' کو آپ ڈال دیں اور یہ
'Serious' کو ختم کر دیں۔ سر، 'Deliberate' جو ہے نا، اس کو ثابت کرنا، Prove کرنا ممکن نہیں
ہوتا، مشکل ہوتا ہے، لہذا ہم Oppose کریں گے اس Amendment کو۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی، ثاقب اللہ خان۔

وزیر قانون: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی ارشد عبداللہ صاحب، منسٹر لاء پلیرز۔

وزیر قانون: زہ بہ او بنایم، ثاقب خان چه خه Propose کری دی، هغه Whatever
he wants, he is not getting to it. دوئی خه بل خه کول غواپی او خه
Amendments چه دوئی Propose کری دی، هغه به بنه او نه شی بلکہ التا
دومره به گرانہ شی دا مسئلہ، دوئی پکبے 'Serious' اخوا کوی او
'Deliberate' راولی، نو Intention ثابتول چه کوم دے، قانوناً دا پیر زیات
گران دی، نو التا به مسئلہ نورہ گھمبیرہ شی بجائے د دے چه پہ وپره شی کبے
دا پہ Serious offence کبے ہم سرے نہ شی رانیولے کیدے، نو دا به گزارش
وی چه واپس ئے واخلی او هغه Wordings د بدل کری۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: وزیر صاحب ریکویسٹ کرے دے، تھیک شو سر، زہ بہ
ئے واپس واخلم جی۔

Mr. Speaker: Since the amendment is withdrawn, therefore, sub-
clause (6) of Clause 9 stands part of the Bill. Amendment in para
(c) of sub-clause (1) of Clause 10. Mr. Saqibullah Khan Chamkani,
MPA, to please move his amendment in para (c) of sub-clause (1)
of Clause 10 of the Bill. Mr. Saqibullah Khan Sahib.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، پہ دیکھنے یو Typing error ہم دے نوزہ بہ ہغہ شان او وایم چہ خنگہ It's intended، دا کیری۔ I request to move that in para (c) of sub-clause (1) of Clause 10, after the word 'offence', the words 'and cognizable criminal offence' may be inserted.

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: یہ (c) میں ہے۔

Mr. Speaker: Non-cognizable?

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: یہ Enter کرنا چاہتا ہے اس میں۔

وزیر قانون: قاضی صاحب، میں اس میں گزارش کر سکتا ہوں؟

Mr. Speaker: Non-cognizable is already a criminal offence. Ji.

وزیر قانون: داسے دہ سر، دوئی اول Propose کری دی Amendments چہ یرہ Even it Non-cognizable offence، نو Non-cognizable offence خو could be a traffic offence، یرہ ویرہ خبرہ کیدے شی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، زہ ریکوسٹ کوم چہ دا Typing error دے خکہ ما او ٹیل چہ I say چہ Cognizable د شی۔

وزیر قانون: کلیئر کومہ ئے جی خو اوس دے سٹیج باندے دوئی وائی چہ زہ دا بدلول غوارمہ نو یو خو پروسیجر کتل پکار دی چہ آیا تا سو Allow کولے شی پہ دے سٹیج باندے؟ یوہ خبرہ، دویمہ خبرہ دا دہ جی چہ دا Moral turpitude، دا چہ کوم پکبنے یو Tag لکیدلے دے کنہ جی، دا خو د پبنتنو ملک دے، پہ دیکبنے دا سرکاری آفیشلز، د دے خلقو ذاتی دشمنی ہم راخی، دعویداری ہم راخی او دا Moral turpitude لکہ کہ کرپشن ئے کری وی نو بیا د نو کروی نہ د او باسلو دغہ یو Sense جو پریری خو ہسے ویرے ویرے دشمنی د خلقو دغہ وی نو خکہ پکبنے دا Moral turpitude راغلے دے خو بہر حال کہ دوئی۔۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، دا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ ثاقب خان کا مائیک آن کریں جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: یرہ مہربانی۔ جناب سپیکر صاحب، دا چہ ما Amendment ور کرے وو چہ کوم 'Cognizable' وو، دا 'Non' ور کبنے

Typing error دے، پہ هغه ڪنڀے ما هم مخڪڀے نوٽ نه ڪرو جی، بخڀننه غوارمه او اوس مو نوٽ ڪرو جی، مقصد داسے دے ڪله هم جی چه Offence اوشی ڪنه جی او هغه Prove شی، Charge شی او هغه Prove شی نو پڪار ده، ڪه هغه د بنمنیانے وی نو هم، او ڪه دغه وی نو د هغه قانون دا دے چه هغه به بیا تاسو ڪوئی نو ڪه زه وایم چه Moral turpitude دا Limit ڪوی، ڪرپشن ته به راشی۔ یو د بنمنی وی، په هغه ڪنڀے یو سرے بل اوڙنی، هغه چارج شولو، هغه Convict شولو نو هغه سره به بیا خو Moral ڪنڀے بیا زمونڙه خو Culture definition ته تاسو Limit ڪرلو نو زه ڪه دا وایم چه دیکڀے۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب، تاسو ڪه دا اوگورئ، That in para (c) of sub-clause (1) of Clause 10, after the word 'offence', the words 'cognizable' هغوی وائی، چه ڪنڀه تاسو وائی چه د Cognizable criminal offence دے یعنی د دے Sentence به لکه داسے جوڙیری چه After the word په Original ڪنڀے دا دے Has been convicted by a court of law for an offence and بیا ئے ورسره 'And' ایڊ ڪرے دے ڪه چه تاسو After the word لگوئی۔

Mr. Speaker: Offence, cognizable offence.

جناب عبدالاکبر خان: بیا به Before لگوئی نو بیا به تههیک راخی۔ نو ڪه دا After لگوئی نو Offence به پڪڀے راشی او بیا دا 'and cognizable' دواڙه خو نه شی راتلے، بیا خودواڙه Words نه شی راتلے۔ یا به Criminal cognizable offence راخی یا به Offence راخی۔ نو ڪه ته وایے چه After the word offence، نو بیا به ورسره دا دواڙه راغلل نو Word offence هم راغے او Cognizable criminal offence دواڙه پڪڀے راغلل خو سر، د دے Lining تههیک ڪولو د پارہ ما وئیل چه د 'Offence' په ڪائے پس به دا لگی، مخڪڀے به دا لگی، 'Before the word offence, non-cognizable or cognizable offence may be inserted' نو هغه بیا ستاسو 'Offence' به والوخی، بیا 'Cognizable offence' به word راشی۔

وزیر قانون: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی قاضی صاحب۔ قاضی اسد صاحب۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر ہم نے تو Oppose کیا تھا جس وقت Non-cognizable بنا یا تھا، تو ابھی بھی سر، لاء ڈیپارٹمنٹ کے اشارے پر ہم اس کو Oppose کریں گے۔ (تالیاں / تمقے)

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted. Those who are in favour of it may say 'Aye'.

Voice: 'Yes'.

Mr. Speaker: Those who are against it may say 'No'.

Voices: 'No'.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The 'Noes' have it. The amendment is dropped and original para (c) of sub-clause (1) of Clause 10 stands part of the Bill.

(تالیاں)

جناب سپیکر: جو بھی ہے، کافی محنت کرتا ہے، ہم Appreciate کرتے ہیں۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Amendment in sub-clause (ii) of Clause 10. Mr. Saqibullah Khan Chamkani, to please move his amendment in sub-clause (ii) of Clause 10 of the Bill. Saqibullah Khan Chamkani Sahib.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Thank you very much, Janab Speaker Sahib. I request to move in sub-clause (ii) of Clause 10, after the word 'Senate' occurring in line 3, the words 'and after consultation with Pro-Chancellor' may be added.

Minister for Health Education: Agreed.

(تمقے/تالیاں)

جناب ثاقب اللہ خان چنگنی: د مطلب خبرہ وی سر، د مطلب خبرہ وی، تہ لے د مطلب

خبرہ وی کنہ۔ (تمقے)

جناب سپیکر: جی، قاضی صاحب۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، آپ جب سے تیزانیہ سے واپس آئے ہیں، آپ موقع دینے سے پہلے بڑی اچھی بات کر دیتے ہیں۔ بسم اللہ تو سر، میں نے بھی کہا کہ بسم اللہ۔ منظور ہے جی۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان! آپ کا بھی اسی میں ہے نا؟
جناب عبدالاکبر خان: ہاں سر، اگر آپ یہ لے لیں تو پھر ایسا نہ ہو کہ پھر مجھے کہیں سب کلاز (ii) میں بھی آپ نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر: تو آپ پیش کریں نا کیونکہ یہ ہو گیا ہے۔
جناب عبدالاکبر خان: سر، آپ ووٹ کیلئے نہ ڈالیں، میں اپنی Move کر لوں اور سب کلاز (ii) کو، دونوں کو اکٹھا ووٹ کیلئے ڈالیں۔ میرا مقصد ہے کہ میری بھی سب کلاز (ii) میں Amendment ہے لیکن وہ دوسرے Nature کا ہے۔

جناب ثاقب اللہ خان چیمکنی: دایو چہ واخلیٰ نو بیا د ہغے نہ پس۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تہ ئے Present کرے نو بیا؟
جناب عبدالاکبر خان: نہیں، اگر آپ سب کلاز (ii) کو اس ہاؤس سے Approve کریں گے تو میری۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ علیحدہ ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: یہی تو میں کہہ رہا ہوں۔

Mr. Speaker: That is a separate one.

Mr. Abdul Akber khan: Janab Speaker, I beg to move that in sub-clause (ii) of Clause 10, the word 'three-four the' may be substituted by the words 'simple majority'.

Mr. Speaker: I think that is a separate thing.

جناب عبدالاکبر خان: نہیں میں نے تو (ii) میں کیا ہے، اگر انہوں نے (ii) میں نہیں کیا ہے تو اس کا پھر (ii) میں نہیں ہو گا پھر کسی اور جگہ ہو گا۔ تو میری تو (ii) میں ہے۔

جناب سپیکر: اس کا Nature اور ہے اور اس کا Nature اور ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، ان کی الگ ہے اور میری الگ ہے۔ میری اس پر ایک اور بھی ہے، سر۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان! ایک منٹ۔

جناب عبدالاکبر خان: جی سر۔ سر، سب کلاز (ii) زیادہ ہے، کلاز 10 کی سب کلاز (ii) زیادہ ہے تو اس میں ایک اس کی Amendment آئی ہے اور دو Amendments میری ہیں اس میں۔

جناب سپیکر: دوا رہ بہ Move کرو۔ جی، جی، بسم اللہ۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! یہ اس میں لکھا ہے کہ سینٹی کے 'Three-fourth the Members'، اب جناب سپیکر، صدر پاکستان تو Two-third majority سے Impeach ہو سکتا ہے، آئین میں ترمیم تو Two-third majority سے ہوتی ہے، یہاں پر وزیر اعلیٰ Simple majority سے آتا ہے اور Simple majority سے جاتا ہے، وہاں پر وزیر اعظم Simple majority سے آتا ہے اور Simple majority سے جاتا ہے اور آپ وائس چانسلر صاحب کو The Three-fourth the Members، جناب سپیکر، یہ تو Impossible سی بات ہے کہ The Strength کے three-four سے وہ کیسے، کیسے ہوگا؟ میں نے تو Simple majority سے propose کی ہے اس میں، منسٹر صاحب میرے ساتھ Agree کریں گے، میرے خیال میں یہ مناسب ہوگا اور جناب سپیکر، اس میں ایک اور Amendment بھی دی ہے That is in sub-Clause Second of clause 10, 'the second proviso may be deleted' اب (ii)، Second proviso میں اس پر اتنا زیادہ زور نہیں دوں گا لیکن پھر بھی میں اپنی Amendment کو آپ کے سامنے رکھتا ہوں تو Provided further-----

جناب سپیکر: ایک منٹ، وہ علیحدہ ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر، وہ اسی میں نہیں ہے، اسی میں ہے۔ نہیں، میرا مقصد یہ ہے کہ پھر ووٹ کیلئے دوبارہ-----

جناب سپیکر: Second proviso ہے، عبدالاکبر خان، وہ ہم نے علیحدہ علیحدہ لیے ہیں، اس پر آپ بعد میں آجائیں۔

جناب عبدالاکبر خان: ٹھیک ہے جی۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، یہ Politicize ہو جائے گا، Simple majority کو نہیں کرتے، ایک درمیانہ راستہ نکال لیتے ہیں، 60% کر دیتے ہیں اس کی Total strength کو۔

جناب سپیکر: منظور ہے؟ (قہقہہ) Amendment بہ او س خنگہ دغہ کوؤ؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: اس کی Total strength کا۔

Mr.Speaker: Simple majority?

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: نہیں، اس کی جو Strength ہوگی، یہ نہیں، مجھے اعتراض نہیں ہے لیکن اس طرح میرے خیال میں وہ کہتے ہیں کہ پھر اتنی سختی ہو جاتی ہے کہ لوگ جو ہیں، وہ Frustrate ہو جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: د عبدالاکبر خان دا Simple شولو، ہغے تہ Agreed شولو؟ I shall
 -----take it, one by one, I think. The motion before the House

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: یہ ثاقب اللہ خان چمکنی صاحب کا، Is that amendment moved by the
 -----honourable Member may be adopted?

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: نہیں، یہ پہلی جو Amendment انہوں نے پیش کی ہے، وہ ٹھیک ہے، وہ انہوں نے پیش کی ہے، یہ 'پروچانسلسر' والا۔ Those who are in favour of it may say
 -----'Aye'

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: یہ ثاقب خان کا، Those who are in favour of it may say 'Aye' and
 those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Now-----

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان کی وہ پیش ہو چکی ہے، یا ابھی دوبارہ پیش کریں گے موشن؟ وہ 60% سے
 Simple majority پر آپ آگئے نا۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں یہ کہہ رہا ہوں، میں نے سر، Idea دیا تھا۔

جناب سپیکر: Simple پر آپ Agree کر گئے نا۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: نہیں، اس کو Two-third کر دیتے ہیں سر۔ اس کو Two-third، ایک صلاح
 مشورے کی بات ہے، میں کوئی ادھر پتھر کی لکیر لے کر نہیں آیا، Two-third کر دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: Two third کی بجائے Simple majority؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: نہیں سر، Three-four the کی بجائے Two-third۔

جناب عبدالاکبر خان: Three-four کی بجائے Two-third۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by Mr. Abdul Akbar Khan as amended by the honourable Minister for Higher Education, may be adopted. Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill.

Mr. Abdul Akbar Khan: As amended, Sir.

Mr. Speaker: As amended. The 'Ayes' have it. The amendment, as amended, stands part of the Bill. Now second amendment in sub-clause (ii) of clause 10, this is yours. Mr. Abdul Akbar Khan, to please move his second amendment in sub-clause (ii) of Clause 10 of the Bill. Mr. Abdul Akbar Khan.

Mr. Abdul Akbar Khan: Sir, I beg to move that in sub-clause (ii) of Clause 10, the second 'proviso' may be deleted.

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، ہم اس کو Oppose کریں گے جی۔

جناب سپیکر: جی؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: میں ریگولیشن کرونگا کہ عبدالاکبر خان مہربانی کر کے Withdraw کر لیں۔

جناب عبدالاکبر خان: میں Withdraw کرتا ہوں، سر۔

Mr. Speaker: Amendment is withdrawn and the original sub-clause (ii) of Clause 10 stands part of the Bill. Amendment in para (iii) of sub-clause (5) of Clause 1. Mr. Saqibullah Khan Chamkani, MPA, to please, sorry, clause 11. Now I may read it again. Amendment in para (iii) of sub-clause (5) of Clause 11. Mr. Saqibullah Khan Chamkani, MPA, to please move his amendment in para (iii) of sub-clause (5) of Clause 11 of the Bill. Mr. Saqibullah Khan Chamkani, please.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ڈیرہ مہربانی، جناب سپیکر صاحب۔ I request to move that in para (iii) of sub-clause (5) of clause 11, before the word 'contract', the words 'adhoc or' may be inserted and the words 'one year' may be substituted by the words 'six months'.

جناب سپیکر صاحب، زما خیال دے چہ دا خوتیکنیکل خبرہ دہ، منسٹر صاحب بہ ئے Approve کوی ہم جی۔ پہ دیکنبے پراجیکٹ سرہ کنٹریکٹ اکثر Associated وی، بل جی یو Temporary post چہ یو کال پورے Temporary وی نوزما خو دا خیال دے چہ ڍیرہ گرانہ وی، شیپر میاشتے ڍیر زیات تائم دے چہ پہ ہغے کنبے ہم نہ شی کیدے نو I don't think چہ دغہ کنبے اوشی، نوزما داریکوسٹ دے۔

جناب سپیکر: د کال پہ ڄائے د شیپر میاشتے شی؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: او، شیپر میاشتے سر، ڍیرے دی۔

جناب سپیکر: جی منسٹر ہائر ایجوکیشن، پلیز۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، Generally صوبے میں بھی ہم ایڈہاک جو ہے، وہ سال کیلئے کرتے ہیں، اسلئے وہ سال رہنا چاہیئے اور ایڈہاک کو ہم Propose کرتے ہیں سر، کہ اس کو کنٹریکٹ سے پہلے ایڈہاک کا Word ایڈ ہو جائے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted. Those who are in favour of it may say 'Aye'-----

(Interruption)

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Sir, as amended by the Minister.

Mr. Speaker: As amended by the Minister, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried).

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment with the amendment of the honourable Minister is adopted and stands part of the Bill. Amendment in para (iv) of sub-clause (5) of Clause 11 of the Bill. Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, to please move his amendment in para (iv) of sub-clause (5) of clause 11 of the Bill. Mr. Abdul Akbar Khan, please.

Mr. Abdul Akbar Khan: Janab Speaker! I beg to move that in para (iv) of sub-clause (5) of clause 11, before the semi colon, the words 'with consent and approval of the Government' may be added.

Mr. Speaker: You want statute with the consent of the Government?

Mr. Abdul Akbar Khan: Yes.

جناب سپیکر: منسٹر صاحب۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: بسم اللہ۔

جناب سپیکر: بسم اللہ؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: منظور ہے، سر۔ (تمتے)

جناب سپیکر: کتنا اچھا لگتا ہے جب آپ کو پورا آتی ہے، پاور بڑی خراب چیز ہے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: یہ سر، گورنمنٹ کو دے رہے ہیں۔ دیکھیں مسئلہ یہ ہے سر، کہ اس کے بارے

میں کوئی کونسلین اٹھتا ہے، جواب اس ہاؤس میں پوچھا بھی جاتا ہے اور اسی ہاؤس میں دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ نے ان کو کچھ کچھ لگ رہا ہے کہ کچھ Offers کئے ہیں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: نہیں سر، یہ ڈیڑھ سال کے تجربے کا بھی فائدہ ہے۔ (تمتے)

جناب سپیکر: کچھ نوکریاں، سفارشیوں، کچھ کیا ہے۔ The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill.

Mr. Abdul Akbar Khan: Thank you, Janab Speaker.

Mr. Speaker: Amendment in sub-clause (3) of Clause 12. Mr. Saqibullah Khan Chamkani, MPA, to please move his amendment in sub-clause (3) of Clause 12 of the Bill. Mr. Saqibullah Khan, please.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، کہ 'بسم اللہ' وائی نو د اوس نہ د

I request to move that in sub-clause (3) of Clause 12, after the word 'Chancellor', the words 'from a panel recommended by the Minister of Higher Education, NWFP', may be inserted.

جناب سپیکر: اس پر بھی خوش ہو گا کہ نہیں؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، اس میں، میں یہ Amendment کرنا چاہتا ہوں کہ 'From a panel recommended by the Pro-Chancellor' میں یہ پروپوزل ہے کہ اس میں یہ Words آئیں کہ 'From a panel recommended by the Pro-Chancellor'۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، بالکل ما تہ ہیخ اعتراض نشتہ دے خو زہ خیل قاضی صاحب تہ بہ یوریکویست ضرور کومہ چہ د 'پروچانسلر' چہ کوم رول دے، ہغہ خالی د یونیورسٹی د حد پورے محدود دے او منسٹر ہائر ایجوکیشن رول د ہغے نہ دغہ دے نو ہائر ایجوکیشن تہ دا خکہ ور کومہ لکیا یہ چہ دے As a Government functionary چہ دے، دا خو Establishment phases دی کنہ، چہ Establishment phases کنبے د دوئی دغہ راشی۔ باقی دوئی چہ خنگہ وائی، ما تہ اعتراض نشتہ دے جی۔

Mr. Speaker:- The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted?

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں نے اس میں Amendment دی ہے کہ یہ منسٹر ہائر ایجوکیشن لکھ رہے ہیں، میں نے کہا ہے وہ 'پروچانسلر' ہے۔ اس کی Definition میں ہے کہ منسٹر ہائر ایجوکیشن ہی۔ پروچانسلر ہے۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ما تہ جی ہیخ اعتراض نشتہ دے کہ د دوئی دے Amendment سرہ کیبری نو۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جیسے ہم Amend کرنا چاہتے ہیں کہ اس میں یہ لکھا جائے کہ "From a panel recommended by"

جناب سپیکر: کلیر کریں تاکہ Ambiguity نہ ہو اس میں۔

Minister of Higher Education: Of course, Sir. "From a panel recommended by the Pro-Chancellor".

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment as amended by the honourable Minister, is adopted and stands part of the Bill.

یہ آپ کو کہا نہیں تھا کہ 'Consideration Stage' سے پہلے اس پر بیٹھ جائیں، وہ کیا چیز تھی؟ عبدالاکبر خان! وہ کیا چیز تھی جو ہم۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: وہ سر، دوسری۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Regularization.

جناب عبدالاکبر خان: ہاں جی۔

جناب سپیکر: اس پر ہم نے نہیں کہا تھا؟

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، نہیں۔

جناب سپیکر: کیونکہ یہ کافی آسان ہو جاتا اگر آپ بیٹھ جاتے آپس میں۔ Amendment in sub-clause (5) of Clause 12: Mr. Saqibullah Khan Chamkani, MPA, to please move his amendment in sub-clause (5) of Clause 12 of the Bill. Mr. Saqibullah Khan, please.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ڈیرہ مہربانی، جناب سپیکر صاحب۔ I request to move that in sub-clause (5) of Clause 12, the word 'four' may be substituted by the word 'three' and after the word 'Chancellor' in the proviso, the words 'on advice of the Pro-Chancellor' may be inserted. جناب سپیکر صاحب، دے دوہ دغہ دی یو خوبیا د پروچانسلر مونرہ زیاتوؤ۔ جناب سپیکر صاحب، جی۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، دیکھنے دوہ مقاصد دی، یو دا دہ چہ د پروچانسلر Involvement زیات شی، د گورنمنٹ Involvement زیات شی۔ دویم زما خیال دے، خلور کالہ زما خیال دے چہ ڈیر زیات دی، درے کالہ، پہ دیکھنے د عبدالاکبر خان صاحب د دے نہ پس امنڈمنٹ دے، پہ ہغے کبے Recommendation نئے دوہ کالہ کھے دے نو زہ دا وایمہ چہ دا Medium way دہ، خلور کالہ کہ لہے کھئی او درے کالہ نئے کھئی نو دا ڈیر کافی وخت دے جی۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان! آپ نے دو سال مانگے ہیں، کیا کروں؟

جناب عبدالاکبر خان: سر، میں چاہتا ہوں جی، اگر آپ اسکو چار سال تک نہیں بٹا سکتے تو اس یونیورسٹی کا تو بیڑہ غرق ہو جائے گا، تو اسلئے میں نے کہا کہ جی، دو سال رکھیں لیکن اگر ثاقب خان اور منسٹر صاحب تین سال پر Agree کرتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں لیکن میرا ذاتی خیال تھا کہ دو سال ہونے چاہئیں، اگر یہ کہتے ہیں کہ تین سال ہونے چاہئیں، ضروری ہے تو تین سال اگر نہیں تو پھر میں نے دو سال کا کہا تھا۔
جناب سپیکر: چلیں منسٹر صاحب سے بھی پوچھ لیں۔

وزیر تعلیم: اتین سال جی۔

The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'yes'-----

(Interruption)

Minister for Higher Education: Janab, as amended.

جناب سپیکر: As amended، نہ، تین سال تو اس کا ہو گیا، آپ اس کے ساتھ Agree ہو گئے؟
جناب عبدالاکبر خان: میرا جو دو سال کا ہے تو اس پر بھی آپ نے ووٹنگ کرانی ہے تو اس میں، میں یہ کہتا ہوں ایک Amendment کر دیں تو دونوں کا بھی ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: ثاقب خان نے Three مانگا تھا اور یہ Amendment اسی پر آئی ہے نا۔ وہ تین سال پر Agree ہو گیا نا۔

جناب عبدالاکبر خان: ٹھیک ہے، لیکن اس نے 'On the advice of the Pro-Chancellor' بھی لکھا ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: Sir, I withdraw my amendment. اگر تین سال کا آپ نے Approve کر دیا ہے اس ہاؤس سے تو پھر میری Amendment کی ضرورت ہی نہیں رہے گی۔
جناب سپیکر: ہاں Withdraw ہونا ضروری ہے۔

Mr. Speaker: Now those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendments are adopted and stand part of the Bill. I think amendment No. 3 of Abdul Akbar Khan is withdrawn. Amendment in sub-clause (6) of clause 12. Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, to please move his amendment in sub-clause (6) of Clause 12 of the Bill. Mr. Abdul Akbar Khan.

یہ کیا ہے، وی سی کی Removal والی ہے؟

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر، وہ three-four والا قصہ ہے۔

جناب سپیکر: V. C. removal والی ہے، ہے نا؟

جناب عبدالاکبر خان: سر، یہ 12 میں، وہ تو 10 میں نہیں تھا؟ یہ تو 12 میں ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ Simple majority چاہ رہے ہیں نا۔

جناب عبدالاکبر خان: یہ ہے ناسر، یہ اس میں لکھا ہے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: بس اوو ایہ چہ Two-third majority-----

جناب عبدالاکبر خان: ہاں، Two-third، میں نے The three-four کی بجائے Simple کا کیا

تھا، ٹھیک ہے تو اب میں Two-third سے Agree کرتا ہوں، سر۔

جناب سپیکر: Two-third سے Agree کرتے ہیں؟

جناب عبدالاکبر خان: ہاں، ٹھیک ہے۔

Mr. Speaker: So this is withdrawn?

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: ہم بھی Two-third پر Agree کرتے ہیں۔

Mr. Abdul Akbar Khan: Pass with amendment.

Mr. Speaker: So this is withdrawn?

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر، Pass with amendment اگر میں Withdraw کرتا ہوں تو

پھر تو Three-four رہ جاتا ہے، اسلئے میں Withdraw نہیں کرتا، میں Amend کرتا ہوں کہ اس کو

Simple سے Two-third کر لیں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, as amended by the honourable Higher Education Minister, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Amendment in sub-clause (7) of Clause 12.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani, to please move his amendment in sub-clause (7) of clause 12 of the Bill. Mr. Saqibullah Khan, please.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: پیرہ مہربانی، جناب سپیکر صاحب۔ I request to move

that in sub-clause (7) of Clause 12, after the word 'Chancellor' occurring in line 1, the words 'and Pro-Chancellor' may be inserted. سر، دا د Consistency د پارہ مونبرہ دا Amendments کپری دی جی

چہ انسٹی ٹیوشن د پراونس دے، جی، د 'پروچانسلر' رول پکار دے چہ زیات

وی نو چہ چانسلر دا دغہ کوی چہ دا Remove کول پکار دی یا نہ دی نو جوابدہ

خو پروچانسلر دلته منسٹر آف ہائر ایجوکیشن دے، نوزہ وایمہ چہ ہغوی سرہ دا

رول وی جی۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: میں اس کے ساتھ Agree کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Agreed. The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted. Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Now amendment after sub-clause (9) of Clause 12. Mr. Abdul Akbar Khan, to please move his amendment after sub-clause (9) of Clause 12 of the Bill. Mr. Abdul Akbar Khan, please.

Mr. Abdul Akbar Khan: Janab Speaker! I beg to move that in Clause 12, after the existing sub-clause (9), the following new sub-clause (10) may be added, namely:-

“(10) The Government may remove Vice Chancellor at any report of its conduct or otherwise.”

Mr. Speaker: Mr. Abdul Akbar Khan!

جناب عبدالاکبر خان: جی، سر۔

Mr. Speaker: On whose report this action will be taken by the Government?

جناب عبدالاکبر خان: جی سر؟

Mr. Speaker: On whose report this action will be taken?

جناب عبدالاکبر خان: سر، گورنمنٹ کے پاس تو ہزاروں ایجنسیاں ہیں، گورنمنٹ کے ساتھ ایجنسیاں ہیں، حکومت کے ساتھ اپنی ڈیپارٹمنٹل ایجنسیاں ہیں، اینٹی کرپشن ایجنسیاں ہیں، وہ تو جب اس Misconduct کی رپورٹ آئے گی تو پھر۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: And explain one thing, what do you mean by 'otherwise'?

جناب عبدالاکبر خان: کیا جی؟

Mr. Speaker: What do you mean by this 'otherwise'?

جناب عبدالاکبر خان: 'Otherwise' کا مطلب ہے کہ اور بھی، اگر مطلب وہ آتے ہیں، اب میں ساری ایجنسیوں کے نام تو یہاں پر نہیں لکھ سکتا تو میں نے 'Otherwise' کا لفظ اسلئے استعمال کیا ہے تاکہ باقی جو

اگر کسی اور جگہ سے حکومت کو رپورٹ آتی ہے، کہیں سے بھی ہو لیکن پاور گورنمنٹ کے پاس ہوگی، پاور حکومت کے پاس ہوگی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): 'Otherwise'، مطلب ہے Conduct کے ساتھ ہوگی۔

جناب عبدالاکبر خان: ہاں، Conduct کے ساتھ ہوگی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Otherwise conduct کے ساتھ ہوگی۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب۔

ایک آواز: یہ نکال لیں۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، اب اگر ہاؤس کہتا ہے تو میں Misconduct کا لفظ، ہاں Otherwise کا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب سے پوچھتے ہیں نا۔ جی منسٹر صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، ٹھیک ہے جی۔ We agree، یہ 'Otherwise' نیچ میں سے نکال لیں۔

جناب عبدالاکبر خان: تو پھر میں Move کرتا ہوں کہ 'or otherwise' کا Word delete کر لیں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: آپ اس کی Amendment نہ Move کریں، یہ الگ Move کر دیں۔

جناب عبدالاکبر خان: چلیں Move کر دیں، 'or otherwise' کو Delete کر دیں۔

Mr. Speaker: Deleted. The motion before the House is that the amendment, as further amended, moved by the honourable Member and the Minister Higher Education, may be adopted. Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment, as further amended, is adopted and stands part of the Bill. Clauses 13 to 15. Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 13 to 15 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 13 to 15 may stand part of the Bill? Those

who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Clauses 13 to 15 stand part of the Bill. Amendment after sub-clause (2) of Clause 16. Mr. Abdul Akbar Khan, please move his amendment after sub-clause (2) of Clause 16 of the Bill.

Mr. Abdul Akbar Khan: Thank you, Janab Speaker. I beg to move that in Clause 16, after the existing sub-clause (2), the following new sub-clause (3) may be added, namely:-

“(3) The audit of the University shall be conducted by the Auditor General of Pakistan or his nominee as per G.F.R. and other rules in vogue”.

جناب سپیکر! چونکہ میں بیس سال تک پی اے سی کا ممبر رہا ہوں اور یہ پرالیم آپ کو بھی، کہ ابھی آپ چیئر مین ہیں، ساری پی اے سیز کو آتی ہے کہ جب بھی یونیورسٹی کیلئے آڈٹ ہو جاتا ہے تو وہ ہمارا پر آکر کہتے ہیں کہ ہم Autonomous ہیں، ہمیں کوئی نہیں کہہ سکتا تو میں نے سر، اسلئے بھی لگایا ہے تاکہ وہ Bound ہو جائیں اور یہ آڈٹ جو صوبے کے عوام کا پیسہ ہے، اس کی تحقیقات ہو سکیں تاکہ پھر اگر انہوں نے کوئی غلطی کی ہے تو۔۔۔۔۔
وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: ٹھیک ہے۔

Mr. Abdul Akbar Khan: All right. Thank you.

Mr. Speaker: Okay. The motion moved and the question is that amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Clauses 17 to 18; Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 17 to 18 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 17 to 18 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Clauses 17 to 18 stand part of the Bill. Amendment in para (a) of sub-clause (1) of Clause 19; Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, to please move his amendment in para

(a) of sub-clause (1) of Clause 19 of the Bill. Mr. Abdul Akbar Khan.

جناب عبدالاکبر خان: سر، اس میں مجھے لگتا ہے، ہو سکتا ہے میں غلط ہوں لیکن اس میں، میں نے (aa) کو Add کیا ہے کہ مطلب ہے پہلے 'پرووائس چانسلر' کو ممبر بنا دیں اور جب وہ ممبر بن جائے گا تو In absence of Chancellor وہ ہو سکے گا اور میرے خیال میں آپ کی بھی اس طرح کی ایک ہے Amendment، تو میرے (aa) کو اگر آپ پہلے لے لیں تو پہلے منسٹر یعنی 'پرووائس چانسلر' کو آپ ممبر بنائیں سینٹ کا کیونکہ اس سارے میں نہ وہ سینڈیکٹ کا ممبر ہے اور نہ سینٹ میں ممبر ہے تو پہلے اس کو ممبر بنائیں، اس کے بعد جب وہ ممبر بن جائے گا تو پھر جب چانسلر نہیں ہوگا تو 'پرووائس چانسلر' Preside کرے گا۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: زما خیال دے چہ دا (aa) والا، کہ تاسو اجازت راکرئ، دا بہ مخکبے اووایو نو بیا بہ د هغے نہ پس، زما او د عبدالاکبر خان صاحب یو دغہ دے جی۔

جناب سپیکر: پھر وہ دونوں ایک جگہ آجائیں گے۔ Let us take it one by one۔۔۔۔۔
(قطع کلامی)

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted. Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment stands part of the Bill. Amendment after para (a) of sub-clause (1) of Clause 19; Mr. Saqibullah Khan Chamkani and Mr. Abdul Akbar Khan, MPs, to please move their identical amendments after para (a) of sub-clause (1) of Clause 19 of the Bill, one by one. Mr. Saqibullah Khan, please.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Sir, I request to move that in sub-clause (1) of Clause 19, after para (a), the following new para (aa) may be inserted, namely.-

“(aa) the Pro-Chancellor”.

Mr. Abdul Akbar Khan: Janab Speaker! I beg to move that in sub-clause (1) of Clause 19, after para (a), the following new para (aa) may be inserted, namely.-

“(aa) the Pro-Vice Chancellor”.

One Voice: .Pro Chancellor’.

Mr. Abdul Akbar Khan: ‘Pro-Chancellor’, sorry ji, Pro-Chancellor.

Minister for Higher Education: Agreed, Sir.

Mr. Speaker: Agreed. The motion before the House is that the identical amendments moved by the honourable Members may be adopted. Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The amendments are adopted and stand part of the Bill. Amendment in para (f) of sub-clause (1) of Clause 19; Mr. Abdul Akbar Khan to please move his amendment in para (f) of sub-clause (1) of Clause 19 of the Bill. Mr. Abdul Akbar Khan, please.

Mr. Abdul Akbar Khan: Janab Speaker! I beg to move that in Clause 19 of sub-clause (1) in para (f), before the “colon”, the words “nominated by the Government” may be added.

جناب سپیکر، میں آپ کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں (f) کی جانب کہ جس میں، میں
Amendment لانا چاہتا ہوں، ‘Four persons from society’، جناب سپیکر، یہ سینٹ کے
ممبرز ہوں گے۔ سینٹ وہ ادارہ ہے یونیورسٹی کا، جو سب سے Important ادارہ ہے جس میں صوبائی
اسمبلی کا ممبر بھی نہیں ہوتا، ہم سینڈیکٹ کیلئے ممبرز Nominate کرتے ہیں، تو ‘Four persons
from society at large being persons of distinction in the fields of
administration, management, education, academic, law,
accountancy, medicine, fine arts, architecture, agriculture, science,
technology and engineering with a view to reflecting a balance
‘Four persons’، ab جناب سپیکر، کا ذکر تو ہے لیکن کوئی

ادارہ نہیں ہے کہ ان کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ اگر آپ پورا پورا پڑھیں تو ذرا۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جی؟

جناب سپیکر: Amendment کے ساتھ ذرا پورا پورا پڑھیں جو آپ نے Amendment
propose کی ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: کیا مطلب ہے، سر؟

جناب سپیکر : یہ جواب بھی۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، میں یہ پڑھوں کہ یہ۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: نہیں، میں اس کی وضاحت کر دیتا ہوں۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، آپ آرڈیننس سے کہتے ہیں کہ۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: نہیں، میں اس کی وضاحت کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: اس کی Wordings تو آپ پڑھ لیں ناکہ یہ اب ایسا نہیں ہوگا۔

Minister for Higher Education: Sir, he says 'four persons from society at large being persons of distinction in the fields of administration, management, education, academic, law, accountancy, medicine, fine arts, architecture, agriculture, science, technology and engineering with a view to reflecting a balance across the various fields'.

جناب عبدالاکبر خان: ہاں اس طرح۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: اس کے بعد وہ کہتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: قاضی صاحب، یہ بہتر نہیں ہوتا کہ 'Four persons nominated by the Government from the Society'?

جناب عبدالاکبر خان: سر، اس سے سارا Sentence بدل جاتا، سارا اس کا وہ سب کلاز ہی بدل جاتا،

اسلئے میں نے 'Colon' کے بعد جو اس کو رکھا ہے تو مطلب وہی ہے کہ 'Nominated by the

'Government' تو مطلب ہے کہ وہ چار Persons گورنمنٹ Nominate کرے گی کیونکہ اس

میں، یہ بڑا Important organ ہے یونیورسٹی کا، تو چار Persons اگر آپ کرتے ہیں تو اگر کسی کے

پاس اختیار نہیں ہے تو کون کرے گا ان چار کو؟ تو میں نے کہا کہ گورنمنٹ جو ہے، ان کو Nominate

کرے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں کہتا ہوں، Initially میں نے ان کے ساتھ Agree کیا تھا لیکن میں

سمجھتا ہوں سر، یونیورسٹی کو یہ اختیار میرے خیال میں ہونا چاہیے، باقی۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: تو Four persons کون کرے گا؟۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: نہیں، وہ یونیورسٹی میں تو کسی کو دے دیں ناں۔ نہیں، کسی کو تو دے دیں ناں۔ کون کرے گا؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: یہ سر، اس میں اگر آپ شروع سے پڑھیں، "The body responsible for the governance of the University shall be described as the Senate, and shall consist of the Chancellor who shall be the Chairperson of the Senate".

جناب عبدالاکبر خان: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: ٹھیک ہے ناں جی، The Vice Chancellor یعنی اس Body کے تحت۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، نہیں، باڈی نہیں، Who nominates these four persons? کمال ہے یار، یہ ہوا سے تو نہیں آئیں گے؟

Mr. Speaker: As simple as that Minister Sahib you oppose it or-----

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر، Oppose it کی بات نہیں ہے، یہ سارا آپ کا یہ (f) ختم ہو جائے گا، یہ چار ممبرز آپ کے پھر نہیں ہو سکیں گے کیونکہ چار ممبرز کہاں سے ہوں گے؟ یا تو کسی کو دے دیں، وائس چانسلر کو دے دیں، چانسلر کو دے دیں، پرووائس چانسلر کو دے دیں، گورنمنٹ کو دے دیں، کسی کو تو اختیار دے دیں ناں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، اصل میں ایکٹ میں چونکہ یہ واقعی اس کی Clear نہیں ہے، بعد میں رولز بنانے کی بجائے میں۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر، رولز کی کیا بات ہے؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: نہیں سر، میں Agree کر رہا ہوں ان کے ساتھ اور یہ لڑائی کرتے ہیں بار بار۔

(تہقے)

Mr. Speaker: The motion before the House is that amendment moved by the honourable Member may be adopted. Those who are in favour of it may say 'Aye'.

Voices: Yes.

Mr. Speaker: And those who are against it may say 'No'.

Voices: No.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill.

(شور)

جناب سپیکر: شکر ہے آپ لوگوں کی طرف سے کوئی 'No' بھی آگئی۔ (تمقہ) آپ تو ایسے خاموش بیٹھے ہیں جیسے میں کوئی دو چار کو بول رہا ہوں۔

(شور / تمقہ)

جناب سپیکر: آپ زیادہ وقت کیوں دوسرے چیزوں میں صرف کرتے ہیں، Legislation تو آپ کا کام ہے؟

جناب ارشد عبداللہ (وزیر قانون): اپوزیشن جو ہے جی، وہ Legislation میں ذرا دلچسپی لیں جی، بالکل عدم دلچسپی ہے ان کی۔

(تمقہ / شور)

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں اس سلسلے میں ذرا اس کی وضاحت کر دوں۔ سر، بات یہ ہے اگر۔۔۔۔۔

(شور)

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب، اگر یہ ٹائم پر آتے تو اتنا ٹائم نہ لگتا۔ اب تو نماز کا ٹائم ہے، ہم چھٹی کے انتظار میں ہیں۔

جناب سپیکر: دغہ خبرہ دہ۔ یہ اگر آپ صحیح ٹائم پر آیا کریں گے تو ایسا نہیں ہو گا پھر۔ اچھا،

Amendment in para (h) of sub-clause (1) of Clause 19; Mr. Saqibullah Khan Chamkani, MPA, to please move his amendment in para (h) of sub-clause (1) of Clause 19 of the Bill.

I request to move جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: پیرہ مہربانی، جناب سپیکر صاحب۔ that in sub-clause (1) of Clause 19, para (h) after the word 'Chancellor', the words 'in consultation with the Pro-Chancellor' may be added, Sir.

Minister for Higher Education: Bismillah, Sir, agreed. (Laughter).

Mr. Speaker: The motion moved and the question is that amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye'.

Voices: Yes.

Mr. Speaker: And those who are against it may say 'No'.

Voices: No.

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill.

جناب عبدالاکبر خان: بس کریں جی، سب تھک گئے ہیں۔ یہ سب کہہ رہے ہیں، سر۔ سب کہہ رہے ہیں

کہ بس چھٹی کریں، سر۔

جناب سپیکر: نہیں، ایسا نہیں ہے، پھر میں آپ کو۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: آپ میری بھی سنیں۔

جناب عبدالاکبر خان: اجلاس کو Adjourn کر دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، میں پکی چھٹی آپ کو دے رہا ہوں، اجلاس کو جمعہ کی صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی کرتا

ہوں۔

(اسمبلی کا اجلاس بروز جمعہ مورخہ 19 اکتوبر 2009 صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)